اللہ

اقوالِ معتبرہ در اصلاحِ معاشرہ

المعروف

تحفۂ نسواں در نصائحِ دختراں

مرتبہ

فقیر ناچیز الحاج مولانا صوفی ابو العطار محمد صفدر علی سیلمانی
فاضل جامعہ عربیہ اسلامیہ محلہ چشتیاں محمدی چوک جہلم (پاکستان)
خطیب برمنگھم (یو۔کے)

ناشر
جماعت غوثیہ مجددیہ اشاعت الاسلام پاکستان / یو۔کے

Marfat.com

Marfat.com

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

DATA ENTERED

اقوالِ معتبرہ در اصلاحِ معاشرہ

المعروف

تحفۂ نسواں در نصائحِ دختراں

مرتبہ

فقیر ناچیز الحاج مولانا صوفی ابو العطاء محمد صفدر علی سلیمانی

فاضل عربی و فارسی فاضل تنظیم المدارس پاکستان

بی اے پنجاب یونیورسٹی پاکستان

آستانہ عالیہ نقشبندیہ، مجددیہ۔ نوابیہ، معصومیہ۔ قادریہ، خضریہ۔ سلطانیہ، سلیمانیہ

فیض کوثر معصوم آباد کلرہ شریف تحصیل دینہ ضلع جہلم پاکستان

(حال مقیم برطانیہ)

Marfat.com

Marfat.com

۷۸۶
۹۲

یا اللہ　　یا رسول اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

اقوالِ معتبرہ در اصلاحِ معاشرہ

المعروف

تحفۂ نسواں در نصائحِ دختراں

مرتبہ

فقیر ناچیز الحاج مولانا صوفی ابوالعطار محمد صفدر علی سلیمانی
فاضل عربی و فارسی فاضل تنظیم المدارس پاکستان
بی اے پنجاب یونیورسٹی پاکستان
آستانہ عالیہ نقشبندیہ، مجددیہ۔ نوابیہ، معصومیہ۔ قادریہ، خضریہ۔ سلطانیہ، سلیمانیہ
فیض کوثر معصوم آباد کلرہ شریف تحصیل دینہ ضلع جہلم پاکستان
(حال مقیم برطانیہ)

ناشر
اشاعت نمبر ۱۵
جماعت غوثیہ مجددیہ اشاعت الاسلام پاکستان / یوکے

Marfat.com

ق 170
۱۳۲۷۳۶

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب : اقوال معتبرہ دراصلاح معاشرہ
حصہ اوّل
المعروف تحفہ نسواں درنصائح دختراں

مرتبہ و مؤلفہ : فقیر الحاج مولانا صوفی ابوالعطاء محمد صفدر علی سلیمانی

پروف ریڈنگ : مفتی محمد رفیق مجددی

اشاعت باراوّل : جمادی الثانی ۱۴۳۴ھ اپریل 2013ء

تعداد : گیارہ سو

حروف ساز : سلطانیہ پبلی کیشنز، جہلم

ناشر : جماعت غوثیہ مجددیہ اشاعت الاسلام

ہدیہ :

ملنے کا پتہ

پاکستان

جامعہ رضویہ انوار العلوم کلرہ شریف تحصیل دینہ ضلع جہلم
سلطانیہ الیکٹرک سٹور بلال ٹاؤن جہلم
سلیمانیہ الیکٹرونکس نیابازار جہلم

برطانیہ

صوفی صفدر علی سلیمانی (برطانیہ)
147-PARK LANE ASTON
BIRMINGHAM
B6 5DE UK

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	اظہارِ نسبت	11
2	سببِ تالیف	12
3	انتساب	13
4	نقش اسم ذات جل جلالہٗ و اسم محمد ﷺ	
5	نقاشی کلمہ شریف	14
6	خطاطی درود شریف	15
7	تقاریظ	16 تا 30
8	دینی تعلیم میں عزّت ہے	31
9	دینی تعلیم کی اہمیت	35
10	قبل اسلام عورت کی حیثیت	37
11	اسلام میں عورت کا مقام	45
12	ماں کی شان	48
13	ماں او پیاری ماں	50
14	انعام و اکرام برائے خواتین اسلام	52
15	وجود زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ	55
16	عورت، آزادی نسواں	57

Marfat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
17	عورت کی حفاظت، عورت اور تعلیم	58
18	مسلمان عورت کی شان	59
19	زینت کا بیان	60
20	مسلمان عورت کیلئے پردہ کا حکم	67
21	پردہ اور اس کی حکمتیں	78
22	آیتِ حجاب	83
23	ضرورت پردہ	99
24	پردہ قرآن اور سنت کی روشنی میں	105
25	اسلامی پردہ اور تحفظ نسواں	117
26	قرآنی پردہ	121
27	عورت اور پردہ	131
28	پردہ کی اہمیت	139
29	چہرے کا نقاب قراں وسنت کی روشنی میں	140
30	چہرہ کا پردہ اور تجدد پسندی	147
31	فتاوٰی رضویہ بابت پردہ کرنے میں سوال وجواب	152
32	آہ! وہ پردہ جو عقل پہ مردوں کی پڑ گیا	154
33	میں گنہگار ہوں بے غیرت نہیں	156
34	حجاب یا فیشن	157

Marfat.com

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
161	مسلمان مستورات اللہ جل جلالہٗ ورسول ﷺ کی لعنت سے بچیں	35
165	مسلمان عورت کیلیے سر کے بال کٹوانا یا کاٹنا	36
169	مسئلہ عورتوں کیلیے سر کے بال کٹانا	37
174	عورتوں میں سر کے بالوں کی تراش خراش کا فیشن	38
188	نیل پالش مت لگائیے	39
193	مسلمان عورت کی عزّت	40
195	بے پردگی کا انجام	41
197	معاشرے کے چند خطرناک پہلو	42
205	لباس کے بارے میں احتیاط	43
208	اسلامی معاشرے میں عورت کی حفظ وامان	44
216	منظوم کلام بطور نصیحت	45
220	کٹ پیس (اہم باتیں)	46
223	ایک عرب ماں کی اپنی بیٹی کو نصائح	47
225	بابل کی دعائیں لیتی جا	48
229	فتویٰ بریلی شریف موجودہ تعلیم نسواں کے متعلق	49
233	فتویٰ بھیرہ شریف	50
235	فتویٰ بریلی شریف نمبر۲	51
238	مسئلہ عورت کی اذان، تکبیر اور امامت کے بیان میں	52

Marfat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
53	طالبات کی آزادی اور نکاح میں تاخیر کا انجام	239
54	عورت کی امامت، عورتوں کیلئے جواز کی صورت	240
55	الاستفتاء (عورتوں سے میلاد پڑھوانا)	241
56	فتویٰ نمبر 2 بحوالہ فیض الرسول	242
57	میلاد النبی ﷺ کے جلوس میں عورتوں کی شرکت کی شرعی حیثیت	243
58	مخلوط تعلیم کا شرعی حکم	245
59	اسلامی بہنیں نعت پڑھیں یا نہیں؟	248
60	اسلامی بہنیں اسپیکر استعمال نہ کریں	248
61	عورت کے راگ کی آواز	249
62	اسلامی بہنیں نعت خوانوں کی کیسٹیں سنے یا نہیں	251
63	صاحب کرامت باپردہ سیدزادی	252
64	شمع محفل بے پردہ سیدزادی	253
65	عارفات کا تذکرہ	255
66	حضرت رابعہ عدویہؒ	256
67	حضرت لبابہ متعبدہؒ	257
68	حضرت مریم بصریہؒ	258
69	حضرت ریحانہ والہہؒ	258
70	حضرت معاذہ عدویہؒ	259

Marfat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
71	حضرت بی بی عفیرہ عابدہؒ	259
72	حضرت بی بی شعوانہؒ	260
73	حضرت بی بی کبرویہ حفصہؒ	261
74	حضرت بی بی رابعہ شامیہؒ	262
75	حضرت بی بی حکمیہ دمشقیہؒ	264
76	حضرت بی بی حفصہ بن سیرینؒ	265
77	حضرت بی بی فاطمہ نیشاپوریؒ	265
78	حضرت بی بی زیتونیہؒ	267
79	حضرت بی بی فاطمہ ابردعیہؒ	268
80	حضرت بی بی اُم علیؒ	268
81	حضرت بی بی اُم محمدؒ	269
82	حضرت بی بی فاطمہ بنت ابی بکر الکتانیؒ	270
83	حضرت بی بی فضہؒ	270
84	حضرت سری سقطی قدس سرہؒ کی ایک تلمیذہ خاتون رحمۃ اللہ علیہا	272
85	حضرت بی بی تحفہؒ	273
86	حضرت بی بی اُم محمدؒ	282
87	حضرت بی بی فاطمہ بنت المثنیؒ	282
88	حضرت بی بی حبشن لونڈیؒ	284

Marfat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
89	حضرت امراۃ مجہولہؒ	285
90	حضرت جاریہ مجہولہؒ	286
91	حضرت امراۃ مصریہؒ	287
92	ایک اور مصری خاتونؒ	287
93	ایک اور خوارزمی خاتونؒ	288
94	حضرت جاریہ سوداءؒ	288
95	حضرت امراۃ اصفہانیہؒ	290
96	حضرت امراۃ فارسیہؒ	291
97	حضرت شفا بنت حضرت عبداللہؓ	292
98	حضرت اُم درداؒ	293
99	حضرت ربیع بنت نضرؓ	293
100	حضرت اُم شریکؒ	293
101	حضرت اُم سائبؓ	294
102	حضرت اُم ورقہ بنت عبداللہؓ	295
103	حضرت سیدہ عائشہؓ	296
104	حضرت معاذہ عدویہؒ	297
105	حضرت رابعہ بصریہؒ	298
106	حضرت فاطمہ نیشا پوریہؒ	298

Marfat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
107	حضرت آمنہ رملیہؒ	299
108	حضرت میمونہ سوداؒ	300
109	حضرت حبیبہ عدویہؒ کا مجاہدہ	301
110	حضرت سریہؒ کا مجاہدہ	302
111	رونا دل کی راحت ہے	302
112	حضرت غفیرہؒ کا مجاہدہ	303
113	اقوال الصالحین	304
114	حضرت بریرہؒ کا مجاہدہ	304
115	حضرت معاذہ عدویہؒ کا مجاہدہ	305
116	حضرت رابعہ بصریہؒ کا مجاہدہ	305
117	حضرت شعوانہؒ کی دعا	306
118	حضرت رحلہؒ کا مجاہدہ	307
119	پاک دامن نیک سیرت خواتین	308
120	سائیں رابعہ اختر رحمۃ اللہ علیہا	308
121	سائیں امینہ بی بی رحمۃ اللہ علیہا	308
122	محترمہ آپاں زیب النساء رحمۃ اللہ علیہا	308
123	محترمہ آپاں علی بیگم رحمۃ اللہ علیہا	309
124	سائیں کنیز فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا	309
125	سائیں سردار بیگم رحمۃ اللہ علیہا	309

Marfat.com

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
309	سائیں سرداری صاحبہ	126
309	بہن انور جان صاحبہ	127
309	بہن فضلاں بی بی صاحبہ	128
309	حاجن حیات بیگم سعادت تنویر صاحبہ	129
309	حاجن بیگم صاحبہ	130
310	عظیم مائیں۔۔۔عظیم بیٹے	131
320	خواتین اسلام اوران کی ذمہ داریاں	132
330	چندخواتین کے عبرتناک واقعات	133
332	بلعم باعورا کا واقعہ	134
335	ایمان افروز حکایت	135
338	نیک بیبیوں کا انعام	136
339	غزل مسلسل (مع اردو ترجمہ)	137
341	خاتمۃ الکتاب مع دعا	138
342	تعارف چشمہ فنا وبقا (جامعہ رضویہ انوار العلوم وشاخ جامعہ ہذا)	139
346	جامعہ الحمیر اللبنات ضیاء العلوم معصوم آباد کلرہ شریف	140
351	تعارف جماعت غوثیہ مجددیہ اشاعت الاسلام	141
353	جماعت غوثیہ مجددیہ اشاعت الاسلام کے اغراض ومقاصد	142
354	جماعت غوثیہ مجددیہ اشاعت الاسلام کی مطبوعات	143
	تصویر	144

Marfat.com

......اظہار نسبت......

سگِ کمترین غوث زماں، قطب دوراں قبلہ عالم حضرت خواجہ

(۱) صوفی نواب الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ مجاز خواجہ خواجگاں، قطب دوراں، عالمی مبلغ اسلام

(۲) حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آستانیہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ موہری شریف تحصیل کھاریاں ضلع گجرات (پاکستان)

خلیفہ مجاز شیخ المشائخ، قطب دوراں، ابوالکلام

(۳) حضرت خواجہ عبدالمجید صاحب قادری وخضری

المعروف پیر آف دیول شریف

آستانہ عالیہ قادریہ مورگاہ شریف راولپنڈی (پاکستان)

و

نعلین فخر فقرا۔ رازدار اولیاء۔ حامل اسم اعظم

(۴) فقیر حضرت خواجہ صوفی میر محمد سلطان رحمۃ اللہ علیہ

آستانہ عالیہ نقشبندیہ وقادریہ سمندری شریف میانوالی روڈ تحصیل تلہ گنگ

ضلع چکوال پاکستان

اس کے علاوہ کثیر اولیائے قبور رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سے بھی استفادہ کیا جن کا ذکر تفصیلی کسی اور کتاب میں انشاء اللہ کروں گا۔ صفدر علی سلیمانی کو ان اکابر اولیاء اللہ کی نسبتیں حاصل ہیں۔ اس بات پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضور ﷺ کی خصوصی شفقت کا ممنون ہوں۔

فقیر ناچیز محمد صفدر علی سلیمانی

Marfat.com

(الف)

سبب تالیف کتاب ہذا ''تحفۂ نسواں در نصائح دختراں''

الحمد للہ بحیثیت والد دوسرے نیک اور ذمہ دار والدین کی طرح ہمیشہ اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو اچھی دینی تعلیم دینے اور دلوانے کے ساتھ اچھی اچھی باتیں بطور نصائح مختلف کتب ورسائل سے پڑھ کر بچوں کو وقتاً فوقتاً سناتا رہا۔ برطانیہ کے ماحول میں رہتے ہوئے بچیوں کی تربیت کے سلسلہ میں جو مضامین اور مسائل ناچیز حاصل کر کے جمع کرتا رہا وہی ایک کتاب کی صورت اختیار کر گئے۔ ان مضامین ومسائل کی اہمیت کے پیش نظر جس طرح بندہ ناچیز نے اپنی بچیوں کی تربیت کا فکر کیا دوسری مسلمان بچیوں کی تربیت کیلئے بھی ان مضامین ومسائل کو کتابی شکل میں تالیف کرنے کا ارادہ ہوا۔ جو برسرعام آرہی ہے۔

حروف تشکر: جو مضامین بندہ ناچیز نے مختلف رسائل سے اور مختلف احباب سے لئے ہیں خصوصاً ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف۔ ماہنامہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ پاکستان۔ ماہنامہ ضیائے حرم بھیرہ شریف پاکستان ان ناظمین حضرات جن کی وساطت وکوشش سے یہ رسائل شائع ہوتے ہیں۔ دل کی تہوں سے ممنون ہوں۔ یہ مضامین ومسائل پہلے بھی ان رسائل میں شائع ہو چکے ہیں۔ بندہ ناچیز نے بحرِ علم سے موتی جمع کر کے ایک لڑی میں پرودینے کی سعی کی ہے۔ تاکہ ایک موضوع کی باتیں ایک ہی جگہ سے مل جائیں۔

فقط طالب دُعا

محمد صفدر علی سلیمانی

Marfat.com

الله

محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم

Marfat.com

Marfat.com

(ب)

انتساب: دُختراں

فقیر ناچیز کتاب ہذا تحفہ نسواں در نصائح کنزؔاں (کنزاں سے مراد ناچیز کی دونوں بیٹیاں ہیں جن کے ناموں کی ابتداء لفظ کنز سے ہے) کو اپنی والدہ ماجدہ محترمہ الحاجن فضیلت بیگم نوابیہ ومعصومیہ رحمۃ اللہ علیھا کے نام منسوب کرتا ہوں۔ جن کی اعلیٰ پرورش وتربیت، اچھی تعلیم، پاکیزہ توجہ سے بندۂ ناچیز قلم اُٹھانے کے قابل ہوا۔

حال ہی میں دسمبر 2007ء ذوالحج میں محترم صوفی محمد بنارس صاحب نقشبندی ومجددی قادری وخضری ثُمَّ سلیمانی آف کلرہ شریف کی وساطت سے والدہ محترمہ کا نفلی حج کروانے کی سعادت نصیب ہوئی۔

یہی تمنا ہے کہ محترمہ والدہ ماجدہ مرحومہ کی دعائیں تا حشر بلکہ حشر کا امتحان (حساب وکتاب) ہونے اور جنت میں پہنچنے تک شامل حال رہیں۔ اور جنت میں ان کی خدمت میسر ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقہ تمام بیٹیوں اور بیٹوں کو اپنے والدین سے کم از کم مجھ ناچیز جیسی عقیدت و پیار عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

محمد صفدر علی سلیمانی

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

محمد رسول الله ﷺ

محمد رسول الله ﷺ

محمد رسول الله ﷺ

محمد رسول الله ﷺ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

(الف)

تقریظ و تاثرات......

برادرِ مکرم حضرت العلام صوفی صفدر علی سلیمانی صاحب مدظلہ العالی ان افراد امت میں سے ایک ہیں۔ جن کو رب الارض والسماء جل وعلا شانہٗ نے دردمند قلب اور فکر رسا عطا فرمائی ہے۔ شروع ہی سے اصلاح امت مسلمہ کا پاکیزہ جذبہ انہیں مضطرب کیے ہوئے ہے۔ اسی پاکیزہ تڑپ نے انہیں امراض معاشرہ کی تشخیص اور ان کے علاج کی طرف متوجہ کر رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زیر نظر تصنیف کے مضامین میں تنوع ہے۔ معاشرتی برائیوں کے قلع قمع کیلئے ہر پہلو سے قرآن وسنت کی روشنی میں تبلیغ و تعلیم کا فریضہ انجام دینا انہیں لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ جن کے ہاتھ میں دامانِ مصطفیٰ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم ہوتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ کریم ان کی مساعی جمیلہ کو قبول و منظور فرما کر نافع الخلائق بنائے۔ علم و عمر میں غیر فانی برکات پیدا فرمائے۔ آمین

محمد ابوبکر چشتی

Marfat.com

(ب)

تقریظ وتاثرات......

برادرِ مکرم حضرت العلام صوفی صفدر علی سلیمانی صاحب اہل سنت کے قابل فخر عالم دین ہیں۔ تعلیمات دین کے افشا کے لئے جس بے باکی اور جرات رندانہ کے ساتھ مردانہ وار معاشرتی ناہمواریوں کے خلاف برسرپیکار ہیں۔ وہ لائق صد تحسین بھی ہیں اور قابل تقلید بھی۔ رحمٰن ورحیم پروردگار ان کے اوقات میں مزید خیروبرکات پیدا فرمائے۔

آمین یارب العالمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین علیہ وعلیہم افضل صلوات اللہ تعالیٰ وسلامۃ۔

دعا گو:

احقر العباد

محمد عمر فیض

۲۳ جولائی ۱۹۹۳ء

Marfat.com

(ج)

تقریظ و تاثرات

سنت و قرآن اساس دین ماست
عز ما ایمان ما تمکین ماست

فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا محمد صفدر علی صاحب نقشبندی، قادری، سلیمانی کی کتاب مستطاب اقوال کثیرہ فی اصلاح افعال معاشرہ کا مسودہ میں نے اول تا آخر مطالعہ کیا۔

بفضلہٖ تعالیٰ فاضل محقق نے جس محنت شاقہ اور احسن انداز میں کتاب کو ترتیب دیا۔ وہ قابل تحسین ہے۔ کتاب کے مضمون اور مختلف کتب کے حوالہ جات سے حضرت علامہ کی علمی اور عملی حیثیت اور اتباع رسول ہاشمی ﷺ کا پاکیزہ جذبہ ہر ہر لفظ سے نمایاں ہے۔

اس پرفتن اور بدعملی کے دور میں ''احیائے اسلام'' اور ''لَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً'' کے عظیم مقام کے حصول کیلئے فرائض و سنن پر عمل کرنا ضروری ہے۔

اہل محبت اور ارباب طریقت سے عقیدت رکھنے والے اصحاب کو چاہیے کہ کتاب اقوال کثیرہ و اصلاح افعال معاشرہ کو خود بھی پڑھیں اور اہل خانہ کو بھی پڑھائیں۔

جناب مولانا سلیمانی صاحب کی اس اسلامی اور روحانی سعی جمیلہ کو رب العزت بزرگان دین و ملت کے صدقے قبول فرمائے اور اس کتاب کو امت مسلمہ کیلئے نافع بنائے۔ آمین ثم آمین

دعا گو:

حافظ محمد یوسف چشتی راولپنڈی

26-08-99

Marfat.com

(د)

﴾......تقریظ و تاثرات......﴿

خطیب ملت شیر بیشۂ اہل سنت

حضرت مولانا محمد اورنگ زیب خان قادری رحمۃ اللہ علیہ

آنحضرت ﷺ نے علمائے حق کو حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کا وارث اسی لئے فرمایا ہے۔ تبلیغ دین یعنی اسلام کی دعوت حضرات انبیاء کرام کا مشترکہ یعنی بالاتفاق پروگرام ہے۔ اس مشن کو آگے بڑھانے کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا سلسلہ نبوت آنحضرت ﷺ پر ختم ہوگیا ہے۔ آپ ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد اب یہ ڈیوٹی علمائے حق کے ذمہ فرمائی گئی ہے۔ اپنے اپنے دور اور زمانہ میں بزرگان دین نے اس مقدس مشن کیلئے بے پناہ خدمات سرانجام دی ہیں۔ اور اس مشن کو بڑھانے کیلئے بیشمار قربانیاں دی ہیں۔ بڑی تکلیف اور مصائب سے دوچار ہوئے لیکن ثابت قدمی سے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت پر عمل پیرا رہے۔ آج اس زمانہ اور خاص کر برطانیہ کی سرزمین پر خواجہ خواجگان الحاج خواجہ پیر محمد معصوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ آف موہری شریف کے خلیفہ مجاز حضرت فاضل جلیل عالم باعمل حضرت خواجہ پیر صوفی محمد صفدر سلیمانی صاحب اپنے اسلاف کی سنت کو زندہ کئے ہوئے ہیں۔ تقاریر کے ساتھ ساتھ تحریری خدمت دین اسلام کے لئے اللہ تعالیٰ نے ان سے بڑا کام لیا ہے۔ اور لے رہا ہے۔ انہوں نے ہر مسئلہ پر مسلمانوں کی رہنمائی فرمائی ہے اور بے لوث خدمت کی ہے اور کر رہے ہیں۔ میں مسلمانان عالم سے خصوصا مسلمانان برطانیہ سے عرض کرونگا کہ حضرت مولانا محمد صفدر علی سلیمانی

Marfat.com

صاحب نقشبندی مجددی، قادری سے رابطہ رکھیں انشاء اللہ دینی ودنیوی نفع ہوگا میں دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ حضرت علامہ موصوف کو دن دوگنی رات چوگنی برکت عطافرمائے۔آمین انہوں نے جو خدمت دین کی شمع روشن کی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک ﷺ کے طفیل اس کو بھی برکت بخشے۔آمین

دعا گو

محمد اورنگ زیب خان قادری غفرلہ

خطیب مرکزی جامع مسجد حنفیہ رضویہ محلّہ چوہدری فیروز خاں قاسم آباد

راولپنڈی پاکستان 18-11-96

Marfat.com

(س)

﴿......تقریظ وتاثرات......﴾

نحمده و نصلی و نسلم علی رسوله الکریم اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گرامی القدر حضرت علامہ مولانا الحاج صوفی محمد صفدر علی صاحب سلیمانی نقشبندی ومجددی، قادری دامت برکاتہم العالیہ عشق رسول مقبول ﷺ واتباع حضور ﷺ واحیائے سنن خیر الانام ﷺ کے جذبہ صادقہ کیساتھ جو یورپ و دیار غیر میں تبلیغ واشاعت مذھب حقہ اہل سنت و جماعت واحیائے سنن خیر الانام ﷺ کے سلسلہ میں زبانی وتحریری جوسعی جمیلہ فرمارہے ہیں قابل صد تحسین ہے۔اور ''اقوال الکثیرہ فی اصلاح افعال معاشرہ'' کے نام سے جو کتاب تحریر فرمارہے ہیں۔اس کے بعض مقامات بندہ نے پڑھے ہیں۔ماشاءاللہ حضور ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کی پیروی میں احیائے سنن کا یہ مجموعہ امت سرور کائنات ﷺ کی رشد وہدایت کیلئے روشنی کا مینار ہے۔تحریر کا انداز سادہ اور عام فہم ہے۔جس سے کم تعلیم والا حضور ﷺ کا ہر غلام فائدہ حاصل کر کے منزل مقصود تک پہنچ سکتا ہے۔

حضرت مولانا محمد عنایت اللہ چشتی برکاتی

بانی وخطیب جامع مسجد انوار مدینہ

شفقت آباد منڈی بہاؤالدین پنجاب پاکستان

5-5-94

Marfat.com

(ش)

تقریظ

کتاب تحفہ نسواں در نصائح دختراں مولفہ الحاج مولانا صوفی ابو العطا محمد صفدر علی سلیمانی صاحب کا مختلف مقامات سے مطالعہ کیا۔ یہ کتاب مسلمان بیبیوں کی دینی تعلیمات کیلئے انتہائی ضروری اور مفید ہے۔ عورتوں میں دینی تعلیم کا تناسب پہلے ہی قابل افسوس حد تک کم ہے۔ اس خلاء کو پُر کرنے کی شدید ضرورت ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کیلئے جناب صوفی صاحب نے بروقت اور صحیح سمت میں قدم اُٹھایا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ کتاب اللہ تعالیٰ اور اُسکے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس میں شرف قبولیت پائے گی۔ مسلمان بیبیوں کیلئے مفید اور صوفی صاحب کیلئے بہترین توشۂ آخرت ثابت ہوگی۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جناب صوفی صاحب کے علم وفضل میں اضافہ فرمائے۔ آمین

صوفی محمد اسلم نقشبندی
مہتمم جامعہ عربیہ اسلامیہ
محمدی چوک جہلم

۱۴۴۷۳۶

Marfat.com

(ص)

تقریظ

بندۂ ناچیز نے فاضل مؤلف کی کتاب تحفہ نسواں در نصائح دختراں کے اکثر مقامات کا مطالعہ کیا۔ ماشاء اللہ کتاب ھذا وقت کی اہم ضرورت تھی۔ کیونکہ دورِ حاضر میں بیشمار ایسے فرقے منظرِ عام پر آچکے ہیں۔ جو دعوی تو اہلسنت کا کرتے ہیں۔ لیکن ان کو دور سے بھی اہلسنت سے تعلق و واسطہ نہیں ہے۔

کتاب ھذا میں شرح و بسط کے ساتھ عقیدۂ اہلسنت کے تمام پہلو کھول کر بیان کیے گئے۔ جبکہ اصلاح کا ہر پہلو بھی واضح کر دیا گیا ہے۔

یہ جناب سیدی مرشدی الحاج مولانا صوفی ابو العطاء محمد صفدر علی سلیمانی کی ذاتی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔

فقط والسلام

قاری محمد خالد رضا چشتی القادری

خطیب جامع مسجد سوہن تحصیل و ضلع جہلم پاکستان

۲۰۰۸/۸/۴

یکم شعبان المعظم

مدرس شعبہ حفظ

جامعہ رضویہ انوار العلوم معصوم آباد کلرہ شریف

Marfat.com

(ض)

تقریظ

تاریخ ان لوگوں کی احسان مند ہے۔ جنہوں نے اپنی جدوجہد، نیک نیتی، خدا ترسی، جرأت واستقامت انسان دوستی اور جذبہ ایثار وقربانی کی وجہ سے اسکا چہرہ روشن کیا اور مختلف علوم وفنون کے جھرمٹ میں سرخروئی کا موقع عطا کیا یہی لوگ تاریخ کی مراد اور لوح تاریخ پر کندہ سنہرے حروف ہیں۔ جنکی روشنی آج بھی لوگوں کو اپنی منزل پر پہنچنے میں مدد دیتی ہے۔

تاریخ ایسے لوگوں سے بھری پڑی ہے مگر ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ ہم نے اپنے ان چراغوں کی روشنی سے مستفید ہونے اور اپنے باطنی ماحول کو روشن کرنے کی بجائے اندھیروں میں جھانکنے اور جگنو تلاش کرنے کی عادت اپنالی۔ جس کی وجہ معاشرہ سایوں اور سرابوں کی نذر ہو گیا۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ جب تک ہم خاک کوفہ ونجف کو اپنی آنکھ کا سرمہ بنانے اور دنیا کو بینائی عطا کرنے والی شخصیات کی سیرت اور کارناموں، جہاد زندگی اور اسلوب حیات کو مشعل راہ نہیں بنائیں گے۔ سفر رائیگاں سے نجات حاصل نہیں کر سکتے۔ جو ہم ایک عرصے سے کرتے چلے آرہے ہیں۔ جس کا نتیجہ پریشانی اور پشیمانی کے علاوہ نہیں ہو سکتا ہے۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ آفتاب رسالت ﷺ کے منصہ شہود پر جلوہ فرما ہونے سے پہلے عورت کی مظلوم ذات ضلالت وگمراہی کے اس دشت خارزار میں آبلہ پا تھی جہاں عزت وتوقیر کے کواکب کی ضیا پاشیاں ماند پڑ چکی تھیں اسکے جیب

Marfat.com

وگریباں کی دھجیاں اُڑاتی جارہی تھیں دامن عصمت تارتار تھا۔

ابن آدم کے استحصالی بگولوں سے گلشن زن کی پتیاں لرزاں تھیں صنف قوی کے انداز جوش و بہیمانہ سے اس کا بدن زخم زخم تھا اور اسکے شیشہ حرمت کی کرچیاں بکھیر کر بھی فرزند آدم برہم تھا۔

مدتوں بعد آخر فضائے بسیط میں وہ خورشید صداقت ﷺ طلوع ہوا جس کی تابنا کیوں نے قعر مذلت وظلمت میں کراہتی ہوئی نسوانیت کو نور سحر عطا کیا۔

نجاست وغلاظت سے لتھڑی نسوانیت کو شرف وقار کے دیدہ زیب تاج پہنادیئے کانٹوں میں اُلجھے ہوئے پائے نازک میں گل نشاط بکھیر کر رکھ دیئے زخموں سے چور چور پیکر نسواں کو قرار جاں نصیب ہوا اور مردوں کے دلوں پر طبقہ نسواں کی عظمت مرتسم ہوئی۔

زیر نظر کتاب ''تحفہ نسواں در نصائح دختراں'' اس سلسلے کی حسین کڑی ہے۔

یہ جناب فقیر الحاج مولانا صوفی ابو العطاء محمد صفدر علی سلیمانی صاحب کی عرق ریزی اور جانفشانی کا نتیجہ ہے۔

ساجد محمود

مدرس شعبہ کتب جامعہ رضویہ انوار العلوم

معصوم آباد کلرہ شریف

Marfat.com

(ض)

تقریظ

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین.

اما بعد! بندہ ناچیز نے تحفۂ نسواں درنصائح دُختراں کے چند اوراق کا مطالعہ کیا سیدی مرشدی الحاج مولانا صوفی ابوالعطاء محمد صفدر علی سلیمانی صاحب حال مقیم برطانیہ کی علمی صلاحیت اور تصنیفی قابلیت لائق صد تحسین وآفرین ہے۔ ایسے اللہ کے بندے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام خال خال ہوتے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سے ایسی بے پناہ خوبیوں اور نوازشوں سے نوازتا ہے جن میں سیدی ومرشدی حضور قبلہ صوفی ابوالعطاء محمد صفدر علی سلیمانی کا نام سرفہرست ہے۔

اس مسئلہ پر کچھ لکھنے سے پہلے عورت کے لفظ اور مفہوم اور اس کے متعلق قرآن وحدیث کے ارشادات کو بیان کرنا ضروری ہے۔ عورت اُن انسانی اعضاء کو کہا جاتا ہے جن کے دیکھنے سے انسان کو شرم محسوس ہو اور انکا بے پردہ کرنا دیکھنا اور دکھانا موجب عار ہے۔

امام راغب اصفہانی فرماتے ہیں یہ عار سے متعلق ہے اس لئے اسے ظاہر کرنے سے انسام کو شرم لاحق ہوتی ہے۔ اسی بنا پر عربی لغت میں عورت کو عورت کہا جاتا ہے۔
لغوی معنیٰ کے اعتبار سے عورت کیلئے پردہ لازم اور بے پردگی باعث شرم وندامت ہے۔ قرآن پاک نے اس میں کس قدر تشبیہ فرمائی سورۂ نور میں ارشاد ہے۔

Marfat.com

عورتیں اپنے پاؤں زور سے نہ رکھا کریں جس سے زینت ظاہر ہو جائے۔
طبرانی شریف کی حدیث ہے کہ عورتوں کو مجبوری کے بغیر گھر سے باہر جانے کا کوئی حق نہیں۔

انبیاؑ اولیا و اتقیاء وصوفیا بطن عورت سے متولد ہوئے قوم کے مصلحین محافظین اور قائدین بھی آغوش مادر میں پرورش پا کر شاہراہ منزل پر گامزن دکھائی دیتے ہیں۔اسی طرح ایک مغربی مفکر نے کہا تھا کہ ماں جتنی بڑی ہوتی ہے بیٹا اتنا عظیم ہوتا ہے۔فاطمہ رضی اللہ عنہا نہ ہوتو شبیر رضی اللہ عنہ کیسے پیدا ہو۔ماں عظیم نہ ہوتی تو محمد بن قاسم کیسے بنتے، طارق بن زیادہ تاریخ کیسے رقم کرتے۔

وہ بھی مائیں تھیں جنہوں نے آیات قرآنی کی تلاوت کر کے صلاح الدین ایوبی اور عمر بن عبدالعزیز پیدا کئے اور وہ عورت تھی جس کیلئے قلندر لاہوری کو کہنا پڑا۔

فاطمہ تو آبروئے اُمت مرحوم ہے
ذرہ ذرہ تیری مشتِ خاک کا معصوم ہے

حضرت خواجہ پیر صوفی ابوالعطاء صفدر علی سلیمانی نے ہر مسئلہ پر مسلمانوں کی رہنمائی فرمائی۔میں عوام الناس بالخصوص اہل علم حضرات سے عرض کروں گا کہ حضرت موصوف سے رابطہ رکھیں انشاءاللہ دینی ودنیوی نفع ہوگا۔

آخر میں دُعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ حضرت العلام موصوف کو دین حق کی خدمات وبرکات عطا فرمائے اور موصوف کو عمر خضر عطا فرمائے۔آمین۔

دُعا گو

الراقم مفتی محمد مسکین صدیقی رضوی

مدرس جامعہ عربیہ انوار العلوم معصوم آباد کلرہ شریف
25/5/12

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کامیابی وکامرانی کے راستے اسی قوم پر کشادہ فرماتا ہے۔ جو وقت کے زندہ مسائل کو سمجھتے ہیں۔ اوران کے تقاضوں کے مطابق اپنی عملی توانائیاں صرف کرتے ہیں۔ وہ قوم جو عصر حاضر کے مطالبات سے چشم پوشی کرتے ہوئے تن آسانی اورعیش کوشی میں محو ہو جائے۔ اور جس کے قوائے عمل مضمحل ہو جائیں۔ وہ کبھی شاہراہ ترقی پر گامزن نہیں ہوسکتی۔ اس کا جوش اور جذبے سے خالی اور بے دلی سے اٹھنے والا ہرقدم پستی اور اور ناکامی کی طرف جائے گا۔ وہ نہ صرف خود مایوسی اور قنوطیت کا شکار ہو جائے گی۔ بلکہ دوسروں کو بھی اس میں دھکیل دے گی۔

ارباب علم کو جان لینا چاہیے کہ آج عورت کو کیا مقام حاصل ہے اور زمانہ اسلام سے پہلے ان کی کیا حالت تھی اور آج کے اس دور میں عورت کا مقام لوگوں کے سامنے ظاہر کرنا ضروری تھا۔ جس کے پیش نظر ہمارے شیخ طریقت الحاج ابوالعطاء صوفی محمد صفدر علی سلیمانی صاحب نے عورت کی عظمت پر کتاب جس کا عنوان تحفہ نسواں درنصائح دختراں لکھی۔

جو کہ عورتوں کیلئے نہایت مفید ثابت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ حضرت صاحب کو مزید دین حق کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

والسلام

حافظ ناصر محمود سلیمانی / سفیر اختر سلیمانی / اسرار احمد سلیمانی

متعلمین جامعہ عربیہ اسلامیہ محمدی چوک جہلم شہر

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد اللہ رب العالمین والصلوۃ السلام علیٰ حبیبہ سیدنا و مولانا محمد خاتم الانبیاء وعلیٰ آلہٖ وازواجہ واصحابہ اجمین

اس وقت کتاب ''تحفۂ نسواں درنصائح دختراں'' میرے سامنے موجود ہے۔کتاب کے مولف رہبر شریعت، پیر طریقت الحاج حضرت مولانا صوفی صفدر علی سلیمانی صاحب مدظلہ نے اس کتاب میں ''دختران اسلام'' کے مقام کی اپنے علم و حکمت کے موتیوں سے بڑی خوبصورت مالا پروئی ہے تمام اُمت مسلمہ کی بیٹیوں کو اپنی زندگیاں خدا عزوجل اور رسول ﷺ کے احکام کے مطابق گزارنے کے بہترین گوہر عطا فرمائے ہیں۔حضرت مولانا سلیمانی صاحب کا یہ کارنامہ رہتی دنیا تک آنے والی تمام عورتوں کے لیے مشعل راہ ثابت ہوگا جس پر عمل پیرا ہو کر وہ خاتون جنت جگر گوشہ رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کی کنیزیں بننے کی سعادت حاصل کرسکتی ہیں۔اس کتاب بے مثال میں عورت کا مقام اسلام سے پہلے اور اسلام کے بعد اسکے حقوق، درجات، فرائض، پردہ، تعلیم غرض کہ اسکی زندگی کے تمام پہلوؤں پر قرآن وحدیث اولیاء اکرام اور جید علماء کے بہترین حوالہ جات سے روشنی ڈالی گئی ہے اس کتاب کا مطالعہ کرنے سے اور اسکے اصولوں پر کاربند ہو کر عورت دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کرسکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب کریم غم خوار امت حضرت محمد ﷺ کے صدقے تمام اُمت مسلمہ کی بیٹیوں کو حضرت فاطمۃ الزہرۃ رضی اللہ عنہا کی چادر تطہیر کے صدقے شرم کی چادر شرم کا برقعہ عطا فرمائے۔اللہ تعالیٰ حضرت مولانا پیر صاحب

Marfat.com

مدظلہ العالی کی اس کتاب کو شرف قبولیت بخشے اور دین اسلام کی اشاعت کیلئے کی گئی سابقہ کاوشوں کو بھی قبول و منظور فرما کر وسیلہ آخرت بنائے۔ امت مسلمہ کی بیٹیاں اس کتاب کے مطالعہ سے شریعت مطہرہ پر عمل پیرا ہو کر اپنے ظاہر و باطن کی تمام کجیوں کو دور کر سکیں۔

اللہ عزوجل حضرت مولانا پیر صاحب مدظلہ العالی کی اپنی بیٹیوں اور ''جامعۃ الحمیر اللبنات'' کی طالبات و معلمات کو حضرت جنابہ سیدہ فاطمۃ الزہرۃ رضی اللہ عنہا اور جنابہ سیدہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

دعا گو

معلّمہ شبانہ رُوبی نقشبندیہ

معلّمہ جامعۃ الحمیر اللبنات ضیاء العلوم

معصوم آباد کلرہ شریف جہلم

Marfat.com

دینی تعلیم میں عزت ہے

از: دلاور حسین نائب صدر محبان جہانیاں کمیٹی دار العلوم انوار مصطفیٰ
سہلاؤ شریف گرڈیا، رامسر، باڑمیر (راج)

دورِ حاضر کے مسلمانوں نے دین اسلام سے پیچھے ہٹ کر یہود ونصاریٰ کی پیروی کرنا شروع کردی ہے۔ جب غیر مسلموں نے داڑھی منڈنا اور مونچھیں بڑھانا اور فیشنی داڑھی رکھنا شروع کردیا تو نوجوان مسلمانوں نے بھی انکے نقش قدم پر چلنا شروع کردیا۔ پیارے مصطفیٰ ﷺ کا فرمان عالیشان ہے کہ تم مشرکوں کی مخالفت کرو۔ یعنی وہ داڑھی منڈاتے ہیں اور تم داڑھی بڑھاؤ اور عمامہ باندھتے ہیں تو شملہ نہیں رکھتے تم عمامہ کے نیچے ٹوپی پہنو اور شملہ رکھو اس فرمان رسول اللہ ﷺ پر عمل پیرا ہونا تھا۔

لیکن ہم نے اس کے برخلاف کرنا شروع کردیا کہیں بازار میں جائیں کوئی مسلمان آئے تو اس کو سلام ومصافحہ کرنا سنت ہے ہمارا حال یہ ہے کہ ہم کو کوئی سلام نہیں کرتا ہے۔ اس لئے کہ ہمارے چہرے پر اسلامی نشان ہے نہ اسلامی لباس۔

دین اسلام کی خلاف ورزی کرنا ہمارا پیشہ بن چکا ہے۔ ہمارے نوجوانوں کو سینما دیکھے بغیر نیند بھی نہیں آتی ہے۔ افسوس صد افسوس! وہ مسلمان تھے جن پر اسلام کو ناز تھا ہم کو ٹی وی پر ناز ہے۔ پہلے وہ زمانہ تھا جب بہ وقت صبح نماز فجر کے بعد ہر مسلمان کے گھر میں قرآن مجید کی تلاوت کی آواز آتی تھی۔ آج ہمارے گھروں میں صبح کے وقت ریڈیو کے گانوں کی آواز آرہی ہیں۔ ہماری مائیں بہنیں قرآن پاک کی تلاوت سنتی تھیں آج وہی ٹی وی اور ریڈیو کے گانے سن رہی ہیں۔ جب تک ہمارے

Marfat.com

دلوں میں محبت رسول ﷺ اور احکام شرعیہ پر عمل کا جذبہ اور لبوں پر قرآن مجید کی تلاوت تھی تب تک ہم حکمراں تھے۔

جب ہم نے احکام شرعیہ سے منہ پھیرا تو ہم غلام بن گئے۔ آج مسلمان کو بدنام کیا جارہا ہے۔ ملک کا غدار کہا جارہا ہے۔ آخر کیوں؟ صرف اس لئے کہ ہم نے اصل کو چھوڑ دیا ہے۔ قرآن وحدیث پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ ہمارے دلوں سے محبت رسول ﷺ نکل چکی ہے۔ اتنی ساری خرابیاں آنے کی وجہ صرف ایک ہی ہے ہم نے اپنی اولاد کو دینی تعلیم سے محروم رکھا۔ کالجوں کا راستہ دکھایا جہاں پر بے پردگی وبیہودگی عام ہے۔ بے پردگی عام ہو چکی ہے۔ ماں باپ نے اپنی نوجوان لڑکیوں کا رخ کالجوں کی طرف کر دیا۔ غیر محرموں سے اختلاط ہوتا ہے۔ بے پردگی عام ہوتی جارہی ہے۔ ہماری خواتین بے پردہ بازاروں میں طواف کر رہی ہیں۔ حالانکہ عورت کو شریعت مطہرہ نے حکم دیا ہے کہ پردہ میں رہے یہاں تک کہ عورت کی آواز غیر محرم نہ سنے۔ یہ سب مسلمان جانتے ہیں کہ نبی کریم رؤف رحیم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سب مسلمانوں کی مائیں ہیں ایسی مائیں کہ تمام جہان کی مائیں ان کے قدموں پر قربان اگر وہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن مسلمانوں سے پردہ نہ کریں تو ظاہراً کوئی حرج معلوم نہ ہوتا تھا۔ کیونکہ اولاد سے پردہ کیسا لیکن قرآن پاک نے ازواج مطہرات سے خطاب کر کے فرمایا اے نبی (کریم ﷺ) کی بیبیو! تم اپنے گھروں میں ٹھہری رہا کرو۔ اور بے پردہ نہ ہو جیسے جاہلیت کی بے پردگی۔ مسلمانوں سے حکم ہو رہا ہے۔ اے مسلمانو! جب تم نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات سے کوئی استعمال کی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو۔ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن

Marfat.com

کو گھروں میں روک دیا۔اور مسلمانوں کو باہر سے کوئی چیز مانگنے کا طریقہ سکھایا۔

ایک دن رسول پاک صاحب لولاک ﷺ اپنی ازواج مطہرات ام المومنین حضرت ام سلمہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تشریف فرما تھے کہ اچانک حضرت عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ نابینا تھے آ گئے۔حضور ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات سے فرمایا کہ ان سے پردہ کرو۔انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ تو نابینا ہیں فرمایا کہ تم تو نابینا نہیں ہو۔اس سے یہ معلوم ہوا کہ صرف یہ ضروری نہیں کہ مرد عورت کو نہ دیکھے بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ اجنبی عورت غیر محرم مرد کو بھی نہ دیکھے۔دیکھو یہاں مرد نابینا ہیں پھر بھی پردہ کا حکم دیا گیا۔

میرے مسلمان بھائیو اس بے پردگی کو دور کرو۔دین اسلام نے جو ہم کو سبق سکھایا ہے اس پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔عورت کو حج کے واسطے غیر محرم کے ساتھ جانا منع ہے۔برسرعام بازاروں میں پھرنا کتنا عظیم گناہ ہوگا۔دوستو! تین چیزوں سے اپنی لڑکیوں اور بیبیوں کو بچاؤ۔ایک ناول، دوسری کالج اور اسکول کی تعلیم، تیسرے تھیٹر اور سینما۔یہ تین چیزیں لڑکیوں کیلئے زہر قاتل ہیں۔اپنی لڑکیوں کو دینی تعلیم دو۔اس لئے کہ دوسری تعلیم و تربیت میں غیر حجاب رہنے کا امکان ہے۔دینی تعلیم میں عزت و آبرو ہے۔حدیث شریف میں ہے کہ علم طلب کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔اتنا علم کہ عورت احکام شرعیہ، حیض و نفاس، مسائل نماز و روزہ جان سکے۔حلال و حرام کو سمجھ سکے۔علم حاصل کرنے کی احادیث مبارکہ میں بہت تاکید آئی ہے۔آج ہم دینی تعلیم سے دور بھاگے جا رہے ہیں۔ہمارے پاس دینی تعلیم نہیں ہے۔ہمیں احکام شرعیہ کا پتہ نہیں۔حلال و حرام کی جانکاری نہیں ہے۔قبل ازیں علم دین

Marfat.com

حاصل کرنا بہت دشوار تھا آج وہ زمانہ ہے کہ جگہ جگہ مدرسے قائم ہیں۔ پہلے کئی میل سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے علم حاصل کرنا پڑتا تھا۔ اگر ہمارے پاس دینی تعلیم ہے تو سب کچھ ہے ورنہ کچھ نہیں۔ دینوی تعلیم اولاد کو کتنی ہی دلائیں ان کو یہ خبر نہ ہوگی کہ مرشد کی تعظیم کیا ہے۔ والدین کا ادب واحترام کیا ہے۔ انکے پاس نہ بڑوں کا ادب ہوگا نہ چھوٹوں پر شفقت نہ ماں، بہن کا ادب ہوگا۔ نہ پردہ ہوگا۔

پئے علم چوں شمع باید گداخت

کہ بے علم نتواں خدارا شناخت

علم حاصل کرنے کے لئے انسان موم بتی کی طرح پگھلنا چاہئے۔ بغیر علم کے انسان اللہ تبارک وتعالیٰ کو پہچان نہیں سکتا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل نہیں ہوسکتی ہے۔

آج کے دور میں جتنی جتنی دینوی تعلیم ضروری ہے اس سے بڑھ کر دینی تعلیم ضروری ہے۔ اپنی اولاد کو دنیوی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم بھی دیں۔ اس لئے کہ ہر طرف مکاروں نے جال پھیلا دیئے ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری اَن پڑھ اولاد ان مکاروں کے جال میں پھنس کر اپنی دنیا وآخرت برباد کر بیٹھے۔ ایمان کو بچانے کے واسطے اور محبت رسول اللہ ﷺ اور تعظیم اولیاء اللہ اور والدین کے ادب واحترام کو برقرار رکھنے کے لئے دینی تعلیم ضروری ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ ہم سب کو دینی تعلیم سیکھنے اور سکھانے اور قرآن شریف پر عمل پیرا ہونے کی اپنے پیارے حبیب لبیب ﷺ کے صدقے میں توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

Marfat.com

دینی تعلیم کی اہمیت

(از مولانا عبدالمبین قادری)

☆ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا۔ علم دین سیکھنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ (مسند امام اعظم اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۱۲۱)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ایک گھڑی رات میں علم دین سیکھنا سکھانا ساری رات عبادت سے افضل ہے۔ (دارمی مشکوٰۃ)

☆ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے اور تمام آسمان و زمین یہاں تک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلی سب اس عالم کے لیے دعائے خیر کرتے ہیں جو لوگوں کو نیکی کی تعلیم دیتا ہے۔ (ترمذی مشکوٰۃ ۳۴)

☆ حضور ﷺ نے فرمایا۔ ایک عالم ہزار عابد سے زیادہ شیطان پر بھاری ہے۔

(ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ ج ۱ ص ۳۴)

☆ حضور ﷺ نے فرمایا: تھوڑے علم والا زیادہ عبادت والے سے بہتر ہے۔

(طبرانی: اَلْحَدِیْقَةُ النَّدِیَّة ج ۱ ص ۳۶۳)

☆ قیامت کے دن عابد اور عالم لائے جائیں گے۔ عابد سے کہا جائے گا جنت میں جا اور عالم سے کہا جائے گا تو رک لوگوں کی شفاعت کر لے پھر جنت میں جا۔

☆ حضور ﷺ کی خدمت میں ایک عبادت گزار آدمی کا ذکر ہوا تو ارشاد فرمایا، عالم کی فضیلت عابد پر ویسی ہی ہے جیسی کہ میری فضیلت تمہارے ادنیٰ آدمی پر۔ (ایضاً ۳۴۵)

Marfat.com

☆ قیامت کے دن سب سے پہلے انبیائے کرام علیہم افضل صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ شفاعت فرمائینگے پھر انکے بعد علماء پھر شہدا۔ (ایضاً ۳۲۶)

☆ اگر کسی شخص نے علم دین کا کوئی ایک باب اس غرض سے حاصل کیا اسے لوگوں کو بتائے تو اس کو ستر (۷۰) صدیق کا ثواب ملے گا۔ (ایضاً ۳۷۶)

☆ تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن کو سیکھے اور سکھائے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۸۳)

Marfat.com

قبل اسلام عورت کی حیثیت

از: محمد احمد سمنانی رضوی، ساکن جوانس، پوسٹ بھاندل،
تحصیل سلونی ضلع چمبہ (ہماچل پردیش بھارت)

اسلام سے پہلے عورتیں انتہائی کسمپرسی کی زندگی گزارتی تھیں، عورتوں کی حالت نہایت ہی المناک اور دردناک دکھائی دے رہی تھی معاشرہ وسوسائٹی میں کوئی عزت نہ تھی۔ اگر آپ تاریخ کے ذریعہ سے حالات ماضیہ کا جائزہ لیں تو آپ پر یہ بات مخفی نہ رہے گی کہ قبل اسلام عرب کا ماحول یہ تھا کہ عورتوں کو منحوس سمجھ کر لڑکیوں کو زندہ درگور کیا جاتا تھا بے گناہ بچیوں کو منوں مٹی کے سپرد کرنے میں دریغ نہ کرتے تھے عورتوں کو شر وفساد کا تخم سمجھا جارہا تھا۔ کوئی اسے گھر کا اثاثہ بتاتا تھا۔ تو کوئی کھلونا سمجھتا یونان اسکو شیطان کہتا، کلیسا اسکو باغ انسانیت کا کانٹا تصور کرتا دنیا میں بڑے بڑے لیڈر عقلاء ودانشور اور صاحب سلطنت وسطوت آئے لیکن عورت کو عورت کا جائز مقام نہ دلا سکے اور نہ ہی عورت کی حقیقت کو پہچان سکے یہاں تک کہ عورتیں جن دنوں میں حیض ونفاس کی حالت میں ہوتیں ان دنوں میں ان سے میل جول ربط واختلاط خورد ونوش یکسر منقطع کردیتے اس سے بخوبی یہ بات عیاں ہوجاتی ہے کہ عورتوں کی حیثیت ایک کھلونے کی سی تھی کہ جب چاہے گھر کے باہر رکھدے اور جب چاہے اسے اٹھاکر مانند اثاثہ کے گھر کے اندر رکھدے مزید برآں ان سے طرح طرح کی محنت ومشقت کے کام لئے جاتے محنت ومزدوری کرنے پر جبر وتشدد کیا جاتا اور معمولی غلطیوں کی بنا پر حیوان وبہائم کی طرح زود کوب کیا جاتا بلکہ بعض شقی القلب وخسیس الدہر انسان بے جا ظلم وتشدد پر آمادہ ہوکر ان کے ناک اور کان یا پھر جسم کا کوئی

Marfat.com

دوسرا حصہ کاٹ ڈالتا یا پھر قتل کر دیتا اعزا و اقرباء میں کوئی آہ بھرنے والا نہیں تھا جب کسی مکان میں سب وشتم جور و جفا شور وشغف کی بارش ہوتی تو ہم سایہ و ہم جلیس کی زبانیں گنگ ہو جاتیں کوئی بھی انکی حمایت کرنے والا نہیں تھا۔ اور نہ ہی کوئی آہ وفغاں کرنے والا ہر چہار جانب مصائب و مظالم خرافات والزامات کے بیج بوئے جا رہے تھے۔ عدل وانصاف کا جنازہ نکل چکا تھا انسان انسانیت کو سمجھنے سے قاصر تھا شب و روز ان کے ساتھ بیہمانہ سلوک کیا جاتا تھا انہیں محنت و مزدوری کا عوض ملتا تو وہ بھی مردوں کی ہی ملکیت کہلاتا تو انکو اپنی کمائی پر بھی تصرف کا اختیار نہ تھا اگر دل چاہتا تو انہیں کھانے پینے کو دیتا ورنہ نہیں۔ یہیں تک محدود نہیں بلکہ عورتوں کو ماں باپ بھائی بہن یا شوہر کی میراث سے کوئی حصہ نہیں دیا جاتا تھا۔ جتنا مال میت کا ہوتا وہ سب کا سب مردوں کی میراث کہلاتا ان کے حق میں طرح طرح سے پامالی کی جارہی تھی۔ ان کے حصہ وحق پر جبراً وقہراً اپنا قبضہ جما لیا جاتا عرب کے بعض جہالیت پسند قبائل میں یہ دستور تھا کہ جب کوئی عورت بیوہ ہو جاتی تو اسے سال بھر تک کیلئے ایک تنگ وتاریک کمرہ میں زندگی بسر کرنے کیلئے مقید کر دیا جاتا وہ اس میں شب و روز ماتم کرتی رہتی اور رو رو کر دست بدعا ہوتی کہ اے پروردگار عالم تو اس دنیائے فانی میں پیدا نہ کرتا تو بہتر تھا۔ وہ اس ظلمت کدہ سے باہر کی آب و ہوا لے سکتی نہ ہی غسل کر سکتی اور نہ ہی کپڑے بدل سکتی تھی۔ جب سال پورا ہوتا تو اس کے آنچل میں اونٹ کی مینگنیاں ڈالی جاتیں اور اسے مجبور کیا جاتا کہ وہ کسی جانور سے اپنے جسم کو رگڑے پھر اسی پراگندہ لباس میں اطراف ونواحی کا گشت کرایا جاتا تا کہ لوگ سمجھیں کہ اسکی عدت اب پوری ہوگئی۔ ہندوستان کو اپنے قدیم تہذیب وتمدن پر ناز تھا مگر یہاں پر بھی عورتوں کے ساتھ

Marfat.com

مصائب وآلام کے پہاڑ توڑے جا رہے تھے۔ جن کو سن کر کلیجہ منہ کو آنے لگتا ہے۔ عورتوں کا جینا ہر جا اجیرن ہو چکا تھا ہندو شاستروں نے عورتوں کے وجود کو جہنم اور زہریلے ناگ سے زیادہ خطرناک قرار دیدیا تھا ہندو مذہب میں ضروری تھا کہ عورت اپنے شوہر کی شب وروز پوجا کرتی، اسے اپنا حقیقی مالک اور حقیقی پالن ہار سمجھتی جب وہ کسی مرض یا حادثہ کے سبب مرجاتا تو اس کے لاشہ کے ساتھ وہ بھی جل بھن کر خاکستر ہو جاتی۔ ہندو دھرم میں یہ رسم بھی روا تھی کہ ایک عورت کئی بھائیوں کی بیوی بن سکتی تھی۔عصر حاضر میں جس طرح مال ومتاع فروخت کیا جاتا ہے اسی طرح لوگ عورتوں کو بھی فروخت کرتے بلکہ بعض تو دوسرے کی بیوی کو چوری کر کے بیچتا نیز اگر کوئی شخص عورت کے کسی عضو کو کاٹ لیتا یا قتل کر دیتا تو اسکا کوئی قصاص وسزا نہ تھی اور نہ ہی کوئی اس کی طرف سے حمایت کرتا کہ آخر تو نے ایسا فعل شنیع کیوں کیا بچیوں کی پیدائش کو بدفالی تصور کر کے زندہ گاڑ دیا کرتے تھے تو رب کائنات نے یوں ارشاد فرمایا:

''لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْراً '' اپنی اولاد کو قتل نہ کرو مفلسی کے ڈر سے ہم انہیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی بے شک ان کا قتل بڑی خطا ہے۔ (پارہ ۱۵/رکوع ۳/سورہ بنی اسرائیل) اگر اتفاق سے کوئی شخص اپنی بچیوں کو سپرد خاک نہ کرتا تو محض اس لئے کہ جب وہ عنفوان شباب کو پہنچے گی تو اسے شادی و بیاہ کے نام پر فروخت کر کے خوب خوب روپے پیسے حاصل کریں گے گویا ان کی پرورش بیع وشرا کے قبیل سے تھی غرض کہ ساری دنیا میں ظلم وزیادتی کا دور دورہ تھا بے رحم وسنگدل لوگوں کی حکمرانی تھی بے گناہ بچیوں اور عورتوں کی طرفداری کرنے والا کوئی نہیں تھا پورا معاشرہ وسماج ہی بگڑا ہوا تھا۔ ایسے پرفتن

Marfat.com

و پر آشوب دور میں ضرورت تھی ایک باکمال عادل و حاکم کی جو بچیوں کے مجروح دلوں پر مرہم رکھے اور زندہ درگور کرنے والوں پر پابندی عائد کردے عورتوں کے حق میں مسیحائی کرے بگڑے ہوئے ماحول میں امن وسلامتی کی تخم ریزی کرے پرخاش وفساد کا سرے سے ازالہ کردے بہیمانہ کردار وافعال پر آروپ لگادے خسیس وناہنجار لوگوں کے باطل افکار ونظریات بے بنیاد احکام وقوانین کا خاتمہ کرکے عورتوں اور بچیوں کو جینے کا حق قائم کردے ان حالات میں خدائے وحدہ لاشریک کا احسان عظیم ہوا کہ اس نے اپنے آخری نبی ﷺ کو رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا جس نے بے حیائیوں اور برائیوں کا خاتمہ کرکے عورتوں اور بچیوں کو انکا جائز مقام عطا فرمایا کسی نے کیا ہی سچ کہا ہے۔

جہاں تاریک تھا ظلمت کدہ تھا سخت کالا تھا
کوئی پردے سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اُجالا تھا

جب سرور کائنات ﷺ اس دنیائے گیتی میں جلوہ افروز ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے متعلق ارشاد فرمایا: ''وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ''

ترجمہ: ''اے محبوب ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔'' تو ساری دنیا آپ کے رحم وکرم بخشش وعطا سے فیضیاب ہونے لگی دنیا بھر کی پژمردہ خاطر عورتوں کی قسمت کا ستارہ بلند وبالا ہوگیا ہر چہار جانب مسرت وشادمانی کی صدائیں گونج اٹھیں عرب کی عورتیں اور بچیاں فرحان وشاداں ہو کر ترانے گانے لگیں۔

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجبت شکر علینا ما دعا للہ داع

Marfat.com

برسوں ستائی ہوئی عورتوں کی فریاد سننے والا آ گیا ظالم وجابر کے پنجوں سے نجات دلانے والا آ گیا عورتوں کا درجہ اس قدر اوج پر پہنچ گیا کہ عبادات ومعاملات، حیات وممات کے ہر ہر موڑ پر عورتیں مردوں کے دوش بدوش کھڑی ہو گئیں مردوں کی طرح عورتوں کے حقوق مقرر کیے گئے انہیں حصہ وحق دلانے کے لئے اسلامی عدالتیں اسلامی قوانین جاری کر دیئے گئے۔ حکم ربی ہوتا ہے۔ ''وَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ'' ترجمہ: '''بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے۔'' (پ۴/ع۱۳/سورہ نساء) چنانچہ اس قانون خداوندی کے تحت عورتیں اپنے ماں باپ اور شوہروں کی میراث کی وارث بن گئیں۔ نیز اپنے طے شدہ مہر کی رقم کی بھی مالک بن گئیں دوسری جگہ یوں ارشاد ہوتا ہے۔ ''وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ'' ترجمہ: ''اور عورتوں کا بھی حق ایسا ہی ہے جیسا ان پر شرع کے موافق'' (پ۲/ع۱۲/سورہ بقرہ) یعنی جس طرح عورتوں پر شوہروں کے حقوق کی ادائیگی واجب ہے۔ اسی طرح مردوں پر بھی عورتوں کے حقوق کی ادائیگی واجب ہے اور عورتوں کے حقوق کی رعایت لازم وضروری ہے۔

مذکورہ دونوں آیاتِ مبارکہ سے بخوبی معلوم ہو گیا کہ جو عورتیں آمد نبی ﷺ سے قبل حقوق ومیراث سے محروم رہا کرتی تھیں وہ بعثتِ نبی ﷺ کے بعد میراث کی ہر چھوٹی بڑی شئی چاہے منقولہ ہو یا غیر منقولہ کی مکمل طور پر مالک بن گئیں۔ وہ لوگ جو عورتوں کی تذلیل کرتے اور ان پر ظلم وستم کو روا جانتے تھے ایسے مردوں کو بھی قرآن نے باز رہنے کی تاکید وتوبیخ کی چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: ''وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ''

ترجمہ: ''اور ان سے اچھا برتاؤ کرو۔'' (پ۴/ع۱۴/سورۃ نساء)

یعنی عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو اور زوجیت کے جملہ امور کو حتی الامکان نبھانے کی کوشش کرو نبی ﷺ کی بعثت سے قبل لوگ خواہش نفس اور دل کی

Marfat.com

آگ بجھانے کی خاطر اپنی عورتوں سے ہمبستر ہوتے تھے۔ وہ زیادہ اولاد نہیں چاہتے تھے۔ ان کا نظریہ تھا کہ اولاد اگر زیادہ ہوگی تو خورد و نوش کے انتظامات میں دشواری ہوگی۔ جبکہ قرآن میں صراحتہً مذکور ہے۔ ''وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا '' ترجمہ: ''اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر نہ ہو۔'' (پ۱۲/ع۱/سورہ ہود) یعنی جسے اللہ تعالیٰ پیدا فرماتا ہے پیدائش کے ساتھ ساتھ خزانہ رزق غیب سے کھول دیتا ہے تا کہ کوئی جاندار رزاق مطلق سے رزق کی شکایت کا حرف زبان پر نہ لا سکے۔ بچیوں کی پیدائش کو نحوست و بدفالی سمجھ کر زندہ در گور کر دیا کرتے تھے اور انہیں خسارہ اور نقصان کا باعث سمجھتے تھے جب کہ قرآن میں جا بجا تاکید کی گئی ہے کہ اپنی اولاد کو قتل نہ کرو ارشاد ہوتا ہے: ''قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ '' بیشک تباہ ہوئے وہ جو اپنی اولاد کو قتل کرتے ہیں احمقانہ جہالت سے (پ۸/ع۳/سورۃ انعام) خاص کر یہ فعل شنیع قبیلۂ ربیع و مضر وغیرہ میں عام تھا بعض سنگدل و بے رحم انسانوں کا تو یہ عالم تھا کہ لڑکوں کو بھی قتل و غارت کرنے سے گریز نہیں کرتے تھے جہالت و سفاہت لوگوں میں اس قدر پائی جا رہی تھی کہ کتوں کی پرورش کو باعث فخر سمجھتے لیکن اولاد جیسی عزیز و پیاری نعمت کو ہلاکت و تباہی کا سبب تصور کرتے جبکہ قرآن میں قتل اولاد کو فعل حرام قرار دیا ہے اور آخرت کا خوف دلا کر جاں ستاں جاں سوز کو متنبہ کیا گیا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ''وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ''۔ جب زندہ دبائی ہوئی سے پوچھا جائے گا کس خطا پر ماری گئی (پ۳۰ع۶/ سورہ تکویر) یعنی بروز محشر زندہ دبائی جانے (زندہ دفن کی جانے) والی لڑکی سے پوچھا جائیگا کہ تو کس خطا کے سبب دبائی گئی

Marfat.com

تھی تو وہ برجستہ جواب دیگی کہ میں بے گناہ و بے خطا دبائی گئی تھی تو ایسے نازک وقت میں دبانے والا اللہ کے حضور بے بس ولا جواب ہو جائیگا۔ حضرت امام قرطبی مذکورہ آیت کریمہ یعنی "قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ الخ"۔ کی تفسیر یوں سپرد قلم کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم ﷺ کے ایک صحابی ہمہ وقت مغموم و آزردہ حال رہا کرتے تھے سرکار ﷺ نے ان سے افسردگی و مایوسی کا سبب دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا کہ میں نے زمانہ جہالت میں اتنا بڑا گناہ کیا شاید کہ اللہ بھی معاف نہیں فرمائیگا۔ بس اسی خوف و ہراس سے غمزدہ رہا کرتا ہوں۔ سرکار ﷺ نے فرمایا: "اَخْبِرْنِیْ عَنْ ذَنْبِکَ" اپنا گناہ بتاؤ جس کے سبب تم پشیمان رہتے ہو۔ اس نے عرض کیا کہ آپ نہ سنیں تو بہتر ہے لیکن سرکار ﷺ کے بار بار اصرار کرنے کی وجہ سے واقعہ الم من وعن بیان کرنا شروع کیا کہ میری ایک نہایت حسین وجمیل پری صورت و پری پیکر بچی تھی جب وہ طفولیت کے ایام کو عبور کر کے جوانی کے عالم میں پہنچی تو جگہ جگہ سے شادی کے پیغامات آنے لگے تو میری غیرت نے للکار کر کہا اے نادان تجھے عرب کا ماحول پسند نہیں کیا تو نے عرب کے قوانین وضوابط کو فراموش کر دیا اگر تو قانون کی خلاف ورزی کرے گا تو ہر جگہ ہر قدم پہ خفت وندامت سے دوچار ہونا پڑے گا غیروں کے سامنے سر جھکانا پڑیگا کثرت متاع جہیز سے سارا گھر آنگن ہو جائیگا ان سب باتوں نے میرے دماغ کو بوجھل کر دیا کہ آخر کار کھلتے ہوئے پھول کو تحت خاک کرنے کا عزم مصمم کر ہی لیا میں نے حیلہ بنا کر اپنی زوجہ سے کہا کہ آج میں فلاں قبیلہ میں رشتہ داروں سے ملاقات کے لئے جا رہا ہوں لہذا تم بچی کو عمدہ وفاخرہ لباس سے آراستہ کر و اس نے حکم کی بجا آوری کی اب باپ بیٹی باہم چل پڑے اثنائے راہ ایک کنواں دکھائی دیا وہاں پہنچ کر اچانک

Marfat.com

رک گئے اس پر بیٹی نے پوچھا ابا حضور آپ یہاں کیوں رک گئے مگر اس کی بات پر کچھ کان نہ دھرا کیوں کہ شیطان لعین میرے ذہن میں مکمل طور پر فریب کا جال بچھا چکا تھا۔ جونہی شیطان نے خفیف انداز میں ورغلایا سنگدل باپ بیٹی کو کنویں میں ڈالنے لگا۔ جب اس نے یہ المناک منظر دیکھا تو ننھا سا کلیجہ دھک دھک ہونے لگا باپ کا ظالمانہ وجابرانہ کردار دیکھ کر کہنے لگی اے میرے باپ تم نے مجھے اس لئے جنم دیا تھا کہ یہاں تن تنہا بیابان وریگستان میں چھوڑ جاؤ کیا میں تمہیں اچھی نہیں لگتی اگر تمہارا یہی مقصد اصلی تھا تو مجھے جنم کیوں دیا تھا تم ایسی ظالمانہ حرکت سے باز آجاؤ تم ایسے بہیمانہ فعل سے عبرت اختیار کرلو تم ایسی رزیلانہ صفت سے دور رہو کیونکہ مجھے عدم سے وجود میں لانے کا ذریعہ تم ہی تو ہو تمہارے ہی دل کا ٹکڑا ہوں آج تم میرے اوپر شقاوت وبدبختی کا پہاڑ توڑ رہے ہو کل اللہ کے حضور کیا منہ دکھاؤ گے۔ یہ باتیں سن کر میرا دل پسیج گیا اور محبت پدری غالب آگئی اسے کنویں سے نکال لیا پھر مجھ پر شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ تو اپنے مقصد میں نامراد ہوکر جائیگا ایسا ہرگز مت کر پھر اسے دوبارہ اوندھا گرا کر ہمیشہ کی نیند سلا دیا۔ تھوڑی دیر تک چیخ وپکار اور آہ بکا کی آوازیں آتی رہیں پھر آہستہ آہستہ مفقود ہوگئیں جب سرکار ﷺ نے یہ دلخراش ودلدوز واقعہ سنا تو آپ کو حد درجہ افسوس ہوا۔ آپ ﷺ اس قدر روئے کہ آپ ﷺ کی داڑھی مبارک تر ہوگئی۔ آپ ﷺ نے انتہائی غضب وجلال میں آکر ارشاد فرمایا: ''لَوْ اُمِرْتُ اَنْ اُعَاقِبَ اَحَدًا بِمَا فَعَلَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ لَعَاقَبْتُکَ'' اگر زمانہ جاہلیت کے کاموں پر سزا دیتا تو یقیناً تم کو دیتا لیکن قبل اسلام کے تمام گناہ معاف ہیں اس لئے تم بری ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ضرور معاف فرمائے گا۔ (ماہنامہ اعلیٰ حضرت ماہ فروری ۲۰۰۸ء)

Marfat.com

اسلام میں عورت کا مقام

مدرسۃ البنات تنظیم الاسلام ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ میں دینی مدارس کی طالبات پر مشتمل ایک مجلس مذاکرہ کا موضوع تھا ''اسلام میں عورت کا مقام''۔ اس پاکیزہ محفل میں تلاوت ونعت شریف کے بعد طالبات نے مذکورہ موضوع کے مطابق تقاریر کیں۔ مدرسۃ البنات جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم زینۃ المساجد گوجرانوالہ کی جس طالبہ کو اول انعام اور خصوصی خراج تحسین پیش کیا گیا، اس کی تقریر درج ذیل ہے۔

'' نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّابَعْدُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اِنَّ اللّٰہَ لَایُغَیِّرُ مَابِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَابِاَنْفُسِہِمْ . صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ''۔

ریگستان عرب میں جب اسلام کا سورج طلوع ہوا تو اس وقت ہر طرف تاریکیوں کے گہرے سائے تھے۔ ظلم وظلمات کے ہر سو ساماں تھے۔ رشد وہدایت کے راستے ویراں تھے۔ نیکی کے خواہاں پریشاں تھے اور امن کے داعی ہراساں تھے۔ پورا ملک عربستان ظلمتوں تاریکیوں اور اندھیروں کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔

رب رحمٰن ورحیم کی رحمت جوش میں آئی تو صحرائے عرب میں رحمۃ للعلمین ﷺ کو مبعوث فرما کر سارے کرہ ارضی کو حق آشنا کر دیا۔ ظلمتیں کافور ہو گئیں۔ رسول رحمت ﷺ نے اس گئے گزرے گدلے معاشرہ کو معاشی برکتوں، حقیقی مسرتوں، انسانی رفعتوں، اسلامی شوکتوں، جواں ہمت مردوں اور باغیرت عورتوں سے معمور کر دیا۔ گویا ؎

Marfat.com

جہاں تاریک تھا ظلمت کدہ تھا سخت کالا تھا

کوئی پردے سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اجالا تھا

وہ عرب قوم جو اپنے سوا دیگر اقوام کو عجمی گونگا قرار دیتی تھی ، اس کے اپنے معاشرہ کے خدوخال لڑائی جھگڑوں سے عبارت تھے۔ تاریخ کے اوراق پلٹتے ہوئے جب ہم قبل از اسلام کے عربی معاشرہ میں عورت کی حیثیت کا جائزہ لیتے ہیں تو لگتا ہے کہ اس دور میں ماں بہن بیٹی کی کوئی تمیز نہ تھی۔ جہالت کی یہ حالت تھی کہ بیٹی کا باپ ہونے کو اہانت جانتے تھے اور انہیں زندہ درگور کرنے پر فخر کرتے تھے۔ کوئی ایسی معاشی پستی نہ تھی جو اس معاشرہ نے عورت کو نہ دے رکھی ہو عورت کا اس معاشرہ میں محض یہ مقام تھا کہ وہ یا تو نفرت وحقارت کا مجسمہ سمجھی جاتی تھی۔ یا رذالت وملامت کا پیکر۔ اس معاشرہ کی اسی عورت کو رسول رحمت تاجدار ختم نبوت علیہ الصلوۃ والسلام نے ان پستیوں سے اٹھایا اور اس پیکر ظلمت کو ایسا نور فطرت عطا کیا کہ یہ مہتاب سے تابندہ تر عزت وعظمت کا مرقع بن گئی۔ اسلام نے مسلمان عورت کو جو مقام عطا کیا ہے وہ نورانی رفعتوں ، لافانی شوکتوں ، ایمانی جرأتوں ، پاکیزہ عقیدتوں اور سراپا غیرتوں کا ایسا حسین محور ہے کہ جس کے صدقہ سے مسلمان عورت بیٹی ہے تو باعث برکت ہے ، بہن ہے تو لائق عزت ہے ، بیوی ہے تو سراپائے خدمت ہے اور ماں ہے تو اس کے پاؤں تلے جنت ہے۔ وہ غازیوں اور شہیدوں کو جنم دیتی ہے تو دعاؤں کا انداز یہ ہوتا ہے۔

اسی کی تربیت سے مرد میداں مرتضٰی رضی اللہ عنہ بھی ہیں

اسی کی گود کے حسنین رضی اللہ عنہما جیسے باصفا بھی ہیں

اسی سے بوذر و سلمان رضی اللہ عنہما باخدا بھی ہیں

اسی کے دودھ سے طارق ہیں قاسم رہنما بھی ہیں

Marfat.com

وقت قلیل ہے، بات طویل ہے۔ مجھے آج کے معاشرہ کی عورت کی حالت دیکھ کر دلی دکھ ہو رہا ہے۔ مسلمان ہوتے ہوئے میری بہنیں اپنے مقام سے ہٹتی جا رہی ہیں۔ یہ جس سمت رواں ہیں وہ توقیر کا نہیں تذلیل کا رستہ ہے۔ آہ آج ؎

وہ عورت جس میں مردوں کی طرح تھی جرأت ایماں
وہ عورت جس کے چہرے سے عیاں تھی طلعت ایماں
وہ عورت جس نے پائی تھی خدا سے فطرت ایماں
وہ عورت جان دے کر جس نے کی تھی خدمت ایماں
اب اس کو بے حجاب و بے ہدایت دیکھتی ہوں میں
اب اس کو پردہ مغرب پہ رقصاں دیکھتی ہوں میں

اسلامی اقدار سے بیگانگی کا یہی عالم رہا تو آنے والے دور کی مائیں کسی رابعہ بصری، کسی طارق و ابن قاسم کو جنم نہیں دیں گی۔ ان کی کوکھ سے بے غیرت، بے حیا اور بزدل اولاد پیدا ہوگی۔ میں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے کارپردازان معاشرہ کو آواز دیتی ہوں کہ اے ارباب بست وکشاد ! آنے والی نسل کو تباہی سے بچانا چاہتے ہو تو آج کی عورت پر بے راہروی کے دروازے بند کر دو ورنہ تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں کیونکہ

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

وما علینا الا البلاغ المبین

ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ۔ ذوالقعد ۱۴۲۱ھ

Marfat.com

ماں
کی محبت پھولوں سے زیادہ تر و تازہ اور لطیف ہے

ماں: کے قدموں تلے جنت ہے۔ (حدیث نبوی ﷺ)

ماں: کی دعا جنت کی ہوا۔

ماں: کی نافرمانی کرنا کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ ہے۔ (حدیث نبوی ﷺ)

ماں: کی اصل خوبصورتی اسکی محبت ہے اور میری ماں دنیا کی خوبصورت ماں ہے۔ (محمد علی جوہر رحمۃ اللہ علیہ)

ماں: کی نافرمانی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

ماں: میری دنیا کی عزیز ترین ہستی ہے۔ (ظہیر الدین بابر رحمۃ اللہ علیہ)

ماں: کی خوشنودی دنیا میں باعث دولت اور آخرت میں باعث نجات ہے۔

(شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ)

ماں: کی آغوش انسان کی پہلی درسگاہ ہوتی ہے۔ (ارسطو)

ماں: کو مصیبت کے وقت جب بھی یاد کرتا ہوں تو مجھ کو سکون ملتا ہے۔ (شیلے)

ماں: کے منہ سے نکلی ہوئی دعا خدا کو بھی ماننا پڑتی ہے۔ (اختر علی)

ماں: کے بغیر گھر ایک قبرستان ہے۔ (برنارڈ شاہ)

ماں: پیار کا دوسرا نام ہے۔ (اے ایس)

ماں: زندگی کی تاریک راہوں میں روشنی کا مینار ہے۔ (آرچ بولڈ)

ماں: انسان کو سب سے زیادہ پیار کرنے والی ہستی ہے۔ (محمد احمد)

ماں: کو گالی دینا سب سے بڑا گناہ ہے۔ (بابا سعید)

پتر ہووے بھاویں زمانے دا ولی ۔ نئیں ماں دے پیراں دی خاک ورگا

Marfat.com

ماں

☆ الفاظ نے کہا کہ ماں وہ لفظ ہے جو اپنے اندر شفقت اور محبت کا سمندر جذب کئے ہوئے ہے۔

☆ مصنف نے کہا کہ ماں وہ عنوان ہے جس پر کتابیں ہی کتابیں کیوں نہ لکھی جائیں پھر بھی دل کی پیاس نہیں بجھتی۔

☆ ہمیشہ اس بات سے ڈرو کہ ماں نفرت یا بددعا کے لئے ہاتھ نہ اٹھائے۔

☆ سمندر نے کہا ماں ایسا انمول صدف ہے جو اولاد کے لاکھوں راز اپنے سینے میں چھپالیتا ہے۔

☆ بادل نے کہا ماں ایک دھنک ہے جس میں ہر رنگ نمایاں ہوتا ہے۔

☆ شاعر نے کہا ماں ایک ایسی غزل ہے جو ہر سننے والے کے دل میں اترتی چلی جاتی ہے۔

☆ مالی نے کہا: ماں گلشن کا وہ دلکش پھول ہے جس سے خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ فرماتے ہے ماں میری طرف سے قیمتی اور نایاب تحفہ ہے۔

Marfat.com

ماں اور پیاری ماں

تیرے پیار کا ساون ایسا برسا ماں
ٹھنڈا لگتا ہے اب ہر اک صحرا ماں
تیرے ماتھے کی کرنوں سے جگ روشن
تیرے دل کی ہر دھڑکن اک تارا ماں
اپنے پاؤں کی جنت میں اب سونے دے
دھوپ جزیرے میں صدیوں جاگا ماں
تیری آنکھ میں نور برستا رہتا ہے
تیرے دم سے گھر ہے چاند کا ٹکڑا ماں
سارا دن کیوں کپڑے سیتی رہتی ہے؟
تو نے کیوں اپنا سب زیور بیچا ماں
کیسا روگ لگا رکھا ہے جیون کو
رنگ ہوا جاتا ہے تیرا پیلا ماں
تنہائی میں کیا کیا سوچتی رہتی ہے
کچھ تو بول کہ فکر ہے تجھ کو کیا کیا ماں
تیری خاطر سارے درد سمیٹوں گا
میری خاطر تو نے ہر دکھ جھیلا ماں
میں ساحل کی ریت پہ کب کا بیٹھا ہوں
تو لہروں کے روپ میں اب تو آجا ماں

Marfat.com

آج کی سب تو پریوں جیسی شکل دکھا!
گھر آنگن میں بیٹھا ہوں میں تنہا ماں
کون سنائے گا اب مجھ کو رات گئے
رستہ بھولی شہزادی کا قصہ ماں
مطلب کے ہیں ، اپنے ہوں یا غیر حسن
اس دنیا میں بن مطلب کا رشتہ ماں

حسن عباسی

ہفتہ روزہ آواز 4 جون تا 10 جون 2009ء

Marfat.com

انعام واکرام برائے خواتین اسلام

تحریر: حضرت الحاج پیر سید محمود شاہ صاحب مدظلہ العالیٰ

(ریٹائرڈ ایڈمن آفیسر محکمہ تعمیرات ومواصلات پشاور)

۱۔ ایک نیک اعمال سیرت عورت ستر (۷۰) اولیا سے بہتر ہے۔

۲۔ ایک بداعمال سیرت عورت ہزار بداعمال مردوں سے بدتر ہے۔

۳۔ جب شوہر پریشان گھر آئے اور اس کی بیوی اس کو مرحبا کہے اور تسلی دے تو اللہ تعالیٰ اس عورت کو نصف جہاد کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔

۴۔ جب شوہر سفر سے واپس آئے اور عورت اس کو کھانا کھلائے اور اس دوران اس نے کوئی خیانت بھی نہ کی ہو تو اس عورت کو ۱۲ سال کی نفلی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔

۵۔ جو عورت اپنے شوہر کو کہے بغیر دبائے تو اس کو سات تولہ سونا صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ اگر شوہر کے کہنے پر دبائے یعنی مٹھی چاپی کرے تو سات تولہ چاندی صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

۶۔ جو شخص اپنی عورت کو رحمت کی نگاہ سے دیکھے اور بیوی اپنے شوہر کو رحمت کی نگاہ سے دیکھے تو اللہ تعالیٰ دونوں کو رحمت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

۷۔ دو افراد کی نماز سر سے اوپر نہیں جاتی ایک وہ جو اپنے مالک سے بھاگا ہو دوسری وہ عورت جو اپنے خاوند کی نافرمان ہو۔

۸۔ جو عورت غیر مرد کو دیکھے اللہ تعالیٰ اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ جیسے غیر عورت کو دیکھنا حرام ہے اسی طرح غیر مرد کو دیکھنا بھی حرام ہے۔

۹۔ جو عورتیں (دنیا میں) بے پردہ پھرتی ہیں لوہے کی دو دو سلاخیں گرم کر کے

Marfat.com

(آخرت میں) ان کی آنکھوں میں ٹھونک دی جائیں گی کہ یہ صلہ ہے تمہارا چہرہ کھول کر دنیا میں پھرنے کا۔

۱۰۔ سید البشر حضرت محمد مصطفی ﷺ نے فرمایا کہ عورتیں نامحرم مردوں سے پردہ کریں۔ باریک کپڑا پہننے والی عورتیں لوگوں میں خواہش پیدا کرنے والی عورتیں۔ یعنی تکلف اور بناؤ سنگھار سے رہنے والی عورتیں نہ تو جنت میں داخل ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو سونگھنے کو ملے گی۔ (مسلم شریف)

۱۱۔ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا کہ جو عورت نماز روزے کی پابندی کرے۔ پاک دامن رہے اور اپنے شوہر کی تابعداری کرے اس کو اختیار ہے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔ (مشکوۃ شریف)

۱۲۔ جو عورت بسم اللہ پڑھ کر آٹا گوندھے گی اللہ تعالیٰ اس کی روزی میں برکت ڈال دیتے ہیں۔

۱۳۔ جو عورت ذکر کرتے ہوئے جھاڑو دے اللہ تعالیٰ اس کو خانہ کعبہ میں جھاڑو دینے کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔

۱۴۔ اپنی بیوی کو ایک مسئلہ سکھانا اسی (۸۰) سال کی عبادت کا ثواب ہے۔

۱۵۔ ایک حاملہ عورت کی دو رکعت نماز بغیر حاملہ کی اسی (۸۰) رکعتوں سے بہتر ہے۔

۱۶۔ جو عورت حاملہ ہو اس کی رات عبادت اور دن روزہ میں شمار ہوتا ہے۔

۱۷۔ جب کسی عورت کا بچہ پیدا ہو جائے تو اس کے لیے ستر (۷۰) سال کی نماز اور روزے کا ثواب لکھا جاتا ہے اور بچہ پیدا ہونے میں جو تکلیف برداشت کرتی ہے ہر رگ کے درد پر ایک حج کا ثواب اور درجہ عطا ہوتا ہے۔ اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد

Marfat.com

عورت چالیس (۴۰) دن کے اندر وفات پا جائے تو اُس کو شہادت کا ثواب اور درجہ عطا ہوتا ہے۔

۱۸۔ جب بچہ روئے اور ماں بغیر کوسے اس کو دودھ پلائے تو اس کو ایک سال کی نمازوں اور روزوں کا ثواب ملتا ہے۔ جب بچے کا دودھ پینے کا وقت پورا ہو جائے تو آسمان سے ایک فرشتہ آ کر اس خاتون کو خوشخبری سناتا ہے کہ ''اے خاتون! اللہ نے تم پر جنت واجب کر دی ہے''۔

۱۹۔ جو عورت اپنے بچے (اولاد) کو باوضو دودھ پلائے۔ اس کی اولاد نیک وصالح ہو گی۔ (بزرگان دین)

۲۰۔ جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ اس حدیث شریف میں عورت کو ماں کی حیثیت سے عظیم مرتبہ دیا گیا ہے۔ سبحان اللہ! اسلام نے عورت کو کتنا اونچا مقام اور انعام و اکرام عطا فرمایا ہے۔

Marfat.com

وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ

1۔ عورت ہی مرد کو ایثار سکھاتی ہے۔ (سیموئیل)

2۔ عورت نشانِ ذوالجلال ہے۔

3۔ عورت بہترین آسمانی تحفہ ہے۔ (ملٹن)

4۔ عورت زندگی کی کٹھن راہوں پر راہبر کامل ہے۔

5۔ دنیا تمام تر متاع ہے اور بہترین متاع ایک صالح عورت ہے۔ (حدیث شریف)

6۔ جس گھر میں تعلیم یافتہ اور نیک ماں ہوتی ہے وہ گھر انسانیت اور تہذیب کی یونیورسٹی ہے۔

7۔ ہر بلند مرتبہ مرد کی رہنمائی عورت کے شیریں الفاظ کرتے ہیں۔ (گوئٹے)

8۔ آپ مجھے ایک اچھی ماں دیجئے میں آپ کو اچھی قوم دوں گا۔ (نپولین)

9۔ عورت اپنے مرد کیلئے سرمایہ سکون حیات رکھتی ہے۔ (جبران)

10۔ محبت کی آگ عورت کے دل میں محض ایک مرتبہ بھڑکتی ہے اور اس کا سب کچھ جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔

11۔ عورت ایثار و محبت کیلئے تخلیق کی گئی ہے۔

12۔ عورت وقار، ایثار، مروت اور محبت کا سبق سکھلاتی ہے۔

13۔ عورت گلاب کی ایک کلی ہے جس میں خودداری کا چھوٹا سا کانٹا لگا ہوا ہے۔ (ٹینی سن)

14۔ عورت اگر بیٹی ہے تو خدا کی طرف سے سلام۔ بیوی ہے تو شوہر کا لباس اور اگر ماں ہے تو اسکے قدموں کے نیچے جنت ہے۔

Marfat.com

15۔ عورت خودداری اور حیا کا مجسمہ ہے۔ (بائرن)

16۔ دنیا کا ہر شرف عورت کی آغوش کا پردہ ہے۔ (سید وقار عظیم رحمۃ اللہ علیہ)

17۔ دنیا میں دو طاقتیں ہیں ایک قلم اور دوسرا خنجر لیکن عورت ان دونوں طاقتوں سے زیادہ مضبوط ہے۔ (محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ)

18۔ سخت سے سخت دل عورت کی پرنم آنکھوں سے موم کیا جا سکتا ہے۔

(علامہ محمد اقبالؒ)

19۔ عورت کے تن نازک میں شیر کا دل ہوتا ہے۔ (ہنری مکف)

20۔ عورت کا ایک آنسو دنیا کے عظیم ترین انقلاب کا باعث بن سکتا ہے۔

(کارلائل)

21۔ عورت کی حکمت گھر کو آباد رکھتی ہے۔ (حضرت سلیمان علیہ السلام)

22۔ عورت مرد کی نسبت زیادہ وسیع القلب ہے۔ (لارڈ مارٹن)

23۔ نیک عورت دنیا سے نہیں بلکہ اسباب آخرت سے ہے۔

(جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ)

24۔ تمدن عورت کے اقتدار و احترام کا دوسرا نام ہے۔ (المیرسن)

بحوالہ: ہفت روزہ نسیم جہلم
مینجنگ ایڈیٹر محمد اسحٰق نقشبندی مرحوم

Marfat.com

عورت

وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ
اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوزِ دروں
شرف میں بڑھ کے ثریا سے مشتِ خاک اس کی
کہ ہر شرف ہے اُسی دُرج کا دُرِ مکنوں
مکالماتِ فلاطوں نہ لکھ سکی لیکن
اسی کے شعلے سے ٹوٹا شرارِ افلاطوں

آزادیٔ نسواں

اس بحث کا کچھ فیصلہ میں کر نہیں سکتا
گو خوب سمجھتا ہوں کہ یہ زہر ہے وہ قند
کیا فائدہ کچھ کہہ کے بنوں اور بھی معتوب
پہلے ہی خفا مجھ سے ہیں تہذیب کے فرزند
اس راز کو عورت کی بصیرت ہی کرے فاش
مجبور ہیں ، معذور ہیں ، مردانِ خردمند
کیا چیز ہے آرائش و قیمت میں زیادہ
آزادیٔ نسواں کہ زمرد کا گلوبند؟

Marfat.com

عورت کی حفاظت

اک زندہ حقیقت مرے سینے میں ہے مستور
کیا سمجھے گا وہ جس کی رگوں میں ہے لہو سرد
نے پردہ ، نہ تعلیم ، نئی ہو کہ پرانی
نسوانیت زن کا نگہبان ہے فقط مرد
جس قوم نے اس زندہ حقیقت کو نہ پایا
اس قوم کا خورشید بہت جلد ہوا زرد

عورت اور تعلیم

تہذیب فرنگی ہے اگر مرگ اُمومت
ہے حضرت انساں کے لیے اس کا ثمر موت
جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نازن
کہتے ہیں اسی علم کو ارباب نظر موت
بیگانہ رہے دیں سے اگر مدرسۂ زن
ہے عشق و محبت کے لیے علم و ہنر موت

(کلیاتِ اقبالؒ ۴۶۰، ۴۶۱)

Marfat.com

عورت

از: محمد اسلام الدین اشرفی بہرائچی جہانگیر مسجد چوکنڈی ناسک سٹی مہاراشٹر

☆ عورت خداوند قدوس کی عظیم شاہکار ہے۔

☆ عورت شہد کی طرح شیریں ہوتی ہے اور تلخ زندگی میں رس بھر دیتی ہے۔

☆ پاکدامن عورت سے ملکوتی شان نمایاں ہوتی ہے۔

☆ عورت جوہر کا ٹکڑا ہے بلکہ اچھی عورت جواہرات کا خزانہ ہے۔

☆ عورت ایک نازک کلی کو کہتے ہیں جو چٹکنے کے بعد ہی موسم بہار سے ہم آغوش ہونا چاہتی ہے۔

☆ عورت محبت کی بھوکی اور محبت ہی اس کی کائنات ہے۔

☆ عورت اور شرم وحیاء ایک دوسرے کے لئے لازم وملزوم ہے۔

☆ عورت کا سب سے عمدہ زیور پردہ ہے۔

☆ عورت نور ونکہت میں نہایا ہوا ایک مکمل وجود ہے۔

☆ عورت عفت وعصمت کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے۔

☆ عورت وفاشعاری کی منہ بولتی تصویر ہے۔

☆ عورت اگر بیٹی ہے تو خدا کی رحمت ہے۔

☆ عورت اگر بیوی ہے تو اپنے شوہر کا لباس ہے۔

☆ عورت اگر ماں ہے تو اُس کے قدموں تلے جنت ہے۔

(از ماہنامہ اعلیٰ حضرت۔ ماہ اکتوبر 2006ء)

Marfat.com

زینت کا بیان

حدیث ۱۔ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، فرماتی ہیں حضور کو میں نہایت عمدہ خوشبو لگاتی تھی۔ یہاں تک کہ اس کی چمک حضور کے سر مبارک اور داڑھی میں پاتی تھی۔

حدیث ۲۔ صحیح مسلم میں نافع سے مروی کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہا کبھی خالص عود (اگر) کی دھونی لیتے یعنی اس کے ساتھ کسی دوسری چیز کی آمیزش نہیں کرتے اور کبھی عود کے ساتھ کافور ملا کر دھونی لیتے اور یہ کہتے کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح دھونی لیا کرتے تھے۔

حدیث ۳۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک قسم کی خوشبو تھی جس کو استعمال فرمایا کرتے تھے۔

حدیث ۴۔ شرح السنہ میں انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کثرت سے سر مبارک میں تیل ڈالتے اور داڑھی مبارک میں کنگھا فرماتے۔

حدیث ۵۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے بال ہوں ان کا اکرام کرے یعنی ان کو دھوئے، تیل لگائے، کنگھا کرے۔

حدیث ۶۔ امام مالک رضی اللہ عنہ نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی فرماتے ہیں میرے سر پر پورے بال تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی ان کو کنگھا کیا کروں حضور ﷺ نے فرمایا ہاں اور ان کا اکرام کرو لہذا حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے فرمانے کی وجہ سے کبھی دن میں دو مرتبہ تیل لگایا کرتے۔

Marfat.com

حدیث ۷۔ ترمذی وابوداؤد ونسائی علیہم الرحمۃ نے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے روزروز کنگھا کرنے سے منع فرمایا (یہ نہی تنزیہی ہے اور مقصد یہ ہے کہ مرد کو بناؤ سنگھار میں مشغول نہ رہنا چاہیے)۔

حدیث ۸۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرماتے ایک شخص آیا جس کے سر اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے تھے حضور ﷺ نے اُن کی طرف اشارہ کیا گویا بالوں کے درست کرنے کا حکم دیتے ہیں وہ شخص درست کر کے واپس آیا حضور ﷺ نے فرمایا کیا یہ اس سے بہتر نہیں کہ کوئی شخص بالوں کو اس طرح بکھیر کر آتا ہے گویا وہ شیطان ہے۔

حدیث ۹۔ ترمذی شریف نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اثمد پتھر کا سرمہ لگاؤ کہ وہ نگاہ کو جلا دیتا ہے اور پلک کے بال اگاتا ہے اور حضور کے یہاں سرمہ دانی تھی جس سے ہر شب میں سرمہ لگاتے تھے تین سلائیاں اس آنکھ میں اور تین اس میں۔

حدیث ۱۰۔ ابوداؤد ونسائی علیہا الرحمۃ نے کریمہ بنت ہمام رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہتی ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مہندی لگانے کے متعلق پوچھا انہوں نے فرمایا کہ اس میں کچھ حرج نہیں لیکن میں خود مہندی لگانے کو ناپسند کرتی ہوں کیونکہ میرے حبیب ﷺ کو اس کی بو ناپسند تھی۔

حدیث ۱۱۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ ہند بنت عقبہ نے عرض کی یا نبی اللہ ﷺ! مجھے بیعت کر لیجئے فرمایا میں تجھے بیعت نہ کروں گا جب تک تو اپنی ہتھیلیوں کو نہ بدل دے (یعنی مہندی لگا کر انکا رنگ نہ

Marfat.com

بدل لے) تیرے ہاتھ گویا درندہ کے ہاتھ معلوم ہو رہے ہیں۔(یعنی عورتوں کو چاہیے کہ ہاتھوں کو رنگین کر لیا کریں)۔

حدیث ۱۲۔ ابوداؤد ونسائی علیہما الرحمۃ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی فرماتی ہیں کہ ایک عورت کے ہاتھ میں کتاب تھی اس نے پردہ کے پیچھے سے رسول اللہ ﷺ کی طرف اشارہ کیا یعنی حضور ﷺ کو دینا چاہا حضور ﷺ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور یہ فرمایا کہ معلوم نہیں مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا ہاتھ ہے اس نے کہا عورت کا ہاتھ ہے فرمایا کہ اگر عورت ہوتی تو ناخنوں کو مہندی سے رنگا ہوگا۔

حدیث ۱۳۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک مخنث (ہیجڑہ) لایا گیا جس نے اپنے ہاتھ اور پاؤں مہندی سے رنگے تھے ارشاد فرمایا اس کا کیا حال ہے (یعنی اس نے کیوں مہندی لگائی ہے) لوگوں نے عرض کی یہ عورتوں سے تشبہ کرتا ہے حضور ﷺ نے حکم فرمایا اس کو شہر بدر کر دیا جائے، مدینہ منورہ سے نکال کر نقیع کو بھیج دیا گیا۔

حدیث ۱۴۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کی فرماتے ہیں کہ اللہ طیب ہے طیب یعنی خوشبو کو دوست رکھتا ہے۔ ستھرا ہے ستھرائی کو دوست رکھتا ہے۔ کریم ہے کرم کو دوست رکھتا ہے جواد ہے جود کو دوست رکھتا ہے۔ لہذا اپنے صحن کو ستھرا رکھو یہودیوں کے ساتھ مشابہت نہ کرو۔

حدیث ۱۵۔ صحیح مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہوگا جنت میں نہیں جائے گا ایک شخص نے عرض کی کہ کسی کو یہ پسند ہوتا ہے کہ کپڑے اچھے ہوں جوتے اچھے ہوں (یعنی یہ

Marfat.com

بات بھی تکبر ہے یا نہیں) فرمایا اللہ جمیل ہے جمال کو دوست رکھتا ہے۔ تکبر نام ہے حق سے سرکشی کرنے اور لوگوں کو حقیر جاننے کا۔

حدیث ۱۶۔ صحیح بخاری ومسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہود ونصاریٰ خضاب نہیں کرتے تم ان کی مخالفت کرو یعنی خضاب کرو۔ (بالوں کا رنگ بدلو)

حدیث ۱۷۔ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن ابو قحافہ (حضرت ابوبکر صدیقؓ کے والد) لائے گے اور ان کا سر اور داڑھی ثغامہ (یہ ایک گھاس ہے) کی طرح سفید تھی نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس کو کسی چیز سے بدل دو (یعنی خضاب لگاؤ) اور سیاہی سے بچو (یعنی سیاہ خضاب نہ لگانا)

حدیث ۱۸۔ ابوداؤد ونسائی علیہما الرحمۃ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے جو سیاہ خضاب کریں گے جیسے کبوتر کے پوٹے وہ لوگ جنت کی خوشبو نہیں پائیں گے۔

حدیث ۱۹۔ ترمذی وابوداؤد ونسائی علیہم الرحمۃ نے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے اچھی چیز جس سے سفید بالوں کا رنگ بدلا جائے مہندی یا کتم ہے یعنی مہندی لگائی جائے یا کتم۔

حدیث ۲۰۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک شخص گزرا جس نے مہندی کا خضاب کیا تھا ارشاد فرمایا یہ خوب اچھا ہے پھر ایک دوسرا شخص گزرا جس نے مہندی اور کتم کا خضاب کیا تھا فرمایا یہ اس سے بھی اچھا ہے پھر ایک تیسرا شخص گزرا جس نے زرد خضاب کیا تھا فرمایا

Marfat.com

یہ ان سب سے اچھا ہے۔

حدیث ۲۱۔ ابن النجار رحمۃ اللہ علیہ نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے پہلے مہندی اور کتم کا خضاب ابراہیم علیہ السلام نے کیا اور سب سے پہلے سیاہ خضاب فرعون نے کیا۔

حدیث ۲۲۔ طبرانی کبیر میں اور حاکم نے مستدرک میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ مومن کا خضاب زردی ہے اور مسلم کا خضاب سرخی ہے اور کافر کا خضاب سیاہی ہے۔

حدیث ۲۳۔ صحیح بخاری و مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ کی لعنت اس عورت پر جو بال ملائے یا دوسری سے بال ملوائے اور گودنے والی اور گودوانے والی پر۔

حدیث ۲۴۔ صحیح بخاری و مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ اللہ کی لعنت گودنے والیوں پر اور بال نوچنے والیوں پر جو عورتیں دانتوں کو رگڑ کر خوبصورت بناتی ہیں اور اللہ کی پیدا کی ہوئی چیز کو بدل ڈالتی ہیں۔ ایک عورت نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہو کر یہ کہا مجھے خبر ملی ہے کہ آپ نے فلاں فلاں قسم کی عورتوں پر لعنت کی ہے انہوں نے فرمایا کیوں نہ لعنت کروں ان پر جن پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی اور اس پر جو کتاب اللہ میں (ملعون) ہے اس نے کہا میں نے کتاب اللہ پڑھی ہے مجھے تو اس میں یہ چیز نہیں ملی فرمایا تو نے (غور سے) پڑھا ہوتا تو ضرور اس کو پایا ہوتا کیا تو نے یہ نہیں پڑھا ''مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (۵۹:۷)''

Marfat.com

یعنی رسول ﷺ جو کچھ تمہیں دے اسے لو اور جس چیز سے منع کردیں اس سے باز آجاؤ اس عورت نے کہا ہاں یہ پڑھا ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے ایک روایت میں ہے کہ اس کے بعد اس عورت نے یہ کہا کہ ان میں سے بعض باتیں تو آپ کی بی بی میں بھی ہیں عبداللہ بن مسعود نے فرمایا اندر جا کر دیکھو وہ مکان میں گئی پھر آئی تو آپ نے فرمایا کیا دیکھا اس نے کہا کچھ نہیں دیکھا۔ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر اس میں یہ بات ہوتی تو میرے ساتھ نہ رہتی یعنی ایسی عورت میرے گھر میں نہیں رہ سکتی ہے۔

حدیث ۲۵۔ صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نظر برحق ہے یعنی نظر لگنا صحیح ہے ایسا ہوتا ہے اور گودنے سے حضور ﷺ نے منع فرمایا۔

حدیث ۲۶۔ سنن ابوداؤد میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا بال ملانے والی اور ملوانے والی اور ابرو کے بال نوچنے والی اور نوچوانے والی اور گودنے والی اور گودوانے والی پر لعنت ہے جبکہ بیماری سے یہ نہ کیا ہو۔

حدیث ۲۷۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی کہ جس سال حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں حج کیا (مدینہ میں آئے) اور منبر پر چڑھ کر بالوں کا گچھا جو سپاہی کے ہاتھ میں تھا لے کر کہا اے اہل مدینہ تمہارے علماء کہاں ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ حضور ﷺ اس سے منع فرماتے ہیں یعنی چوٹی میں بال جوڑنے اور حضور ﷺ یہ فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل اُس وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے یہ کرنا شروع کر دیا۔

Marfat.com

مسائل فقہیہ: انسان کے بالوں کی چوٹی بنا کر عورت اپنے بالوں میں گوندھے یہ حرام ہے حدیث میں اس پر لعنت آئی بلکہ اس پر بھی لعنت جس نے کسی دوسری عورت کے سر میں ایسی چوٹی گوندھی اور اگر وہ بال جس کی چوٹی بنائی گئی خود اسی عورت کے ہیں جس کے سر میں جوڑی گئی جب بھی ناجائز اور اگر اون یا سیاہ دھاگے کی چوٹی بنا کر لگائے تو اس کی ممانعت نہیں۔ سیاہ کپڑے کا موباف بنانا جائز ہے اور کلاوہ تو اصلاً حرج نہیں کہ یہ بالکل ممتاز ہوتا ہے اسی طرح گودنے والی اور گودوانے والی یا ریتی سے دانت رگڑ کر خوبصورت کرنے والی یا دوسری عورت کے دانت ریتنے والی یا موچنے سے ابرو کے بالوں کو نوچ کر خوبصورت بنانے والی جس نے دوسری کے بال نوچے ان سب پر حدیث میں لعنت آئی ہے۔ (درمختار)

مسئلہ: لڑکیوں کے ناک کان چھیدنا جائز ہے۔

(بہار شریعت حصہ ۱۶۔ ص ۱۲۷، ۱۲۸)

Marfat.com

مسلمان عورت کیلئے پردہ کا حکم

مولانا ابوالعطا محمد صفدر علی سلیمانی (برطانیہ)

۱۔ ارشادِ باری تعالیٰ: یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ.

ترجمہ: اے نبی اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں۔ (کنزالایمان ۲۲پ رکوع ۵)

(ترجمہ: از اعلیٰ حضرت عظیم البرکت احمد رضا خاں صاحب بریلوی علیہ الرحمۃ)

شانِ نزول: عرب میں لونڈیاں لباس و پردہ میں احتیاط نہ کرتی تھیں وہ ننگے منہ اور ننگے سر باہر نکلتی تھیں۔ جس کے باعث فاسقوں کو چھیڑ چھاڑ کا موقع ملتا تھا۔ اسی پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ مسلمان آزاد و باوقار خواتین ایسی لونڈیوں کی طرح بے پردگی اور ان کے ساتھ مشابہت نہ کریں۔ بوقت حاجت گھروں سے باہر نکلیں تو سر کے بالوں اور چہروں کو چادروں سے چھپائیں اور باپردہ رہیں۔

(تفسیر طبری و نیشاپوری)

ایسا ہی شانِ نزول اس آیہ کریمہ کا صاحب تفسیر مظہری نے ضحاک اور کلبی کے حوالہ سے لکھا ہے۔ (بحوالہ تفسیر مظہری)

۲۔ سر اور چہرے کو چھپائیں۔ جب کسی حاجت کے لیے ان کو نکلنا ہو۔

(حاشیہ خزائن العرفان از صدرالافاضل مولنا نعیم الدین مرادآبادی)

۳۔ یعنی جب ضرورۃً گھر سے باہر نکلنا پڑے تو دوپٹہ کے علاوہ چادر بھی اوڑھ لیا کریں جس کا ایک حصہ چہرے پر ہو۔ باقی جسم کے بقیہ حصہ پر۔ عورتوں کے گھونگٹ

Marfat.com

کی اصل یہ آیت کریمہ ہے۔ برقع و چادر اس سے ثابت ہے۔

(حاشیہ نور العرفان از حضرت مفتی احمد یار خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

۴۔ اے نبی اپنی بیبیوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں کو حکم دیں کہ وہ بضرورت شرعیہ گھر سے نکلتے وقت اپنی چادروں کا کچھ حصہ اپنے (منہ) پر لٹکائے رہیں۔ یہ (پردہ) اس کے بہت قریب ہے کہ وہ پہچان لی جائیں کہ یہ پاکدامن آزاد عورتیں ہیں۔ (آوارہ، گرد باندیاں، لونڈیاں نہیں)

(البیان ترجمہ قرآن از حضرت علامہ احمد سعید کاظمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

۵۔ یہ آیت نازل ہوئی کہ اے نبی مکرم آپ اپنی ازواج مطہرات اپنی دختران پاک اور ساری مسلمان عورتوں کو یہ حکم دیں کہ جب وہ اپنے گھر سے باہر نکلیں تو ایک بڑی چادر سے اپنے آپ کو اچھی طرح لپیٹ لیا کریں۔ پھر اس کا ایک پلو اپنے چہرہ پر ڈال لیا کریں۔ تاکہ دیکھنے والوں کو پتہ چل جائے کہ یہ مسلمان خاتون ہے۔

اسی طرح کسی بد باطن کو تمہیں ستانے کی جرات نہ ہوگی۔

(تفسیر ضیاء القرآن از حضرت علامہ پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ بھیرہ شریف)

6۔ یعنی عورتیں بوقت حاجت باہر نکلیں تو اپنی چادر کا بعض حصہ اپنے چہروں پر ڈالیں۔ سوائے ایک آنکھ کے (رستہ وغیرہ دیکھنے کیلئے) بخلاف لونڈیوں کے کہ وہ منہ کا پردہ نہیں کرتی تھیں۔ (تفسیر جلالین از حضرت علامہ جلال الدین سیوطی و شیخ جلال الدین محمد بن احمد محلیؒ) (و تفسیر مظہری از علامہ ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین)

7۔ اے نبی کہہ دیجئے کہ (سر سے) نیچی کر لیا کریں (اپنے چہرے کے اوپر) تھوڑی سی اپنی چادریں (یعنی چادر سے سر اور چہرہ چھپا لیا جائے)

(بیان القرآن از مولوی محمد اشرف تھانوی)

Marfat.com

8۔ اس آیت کے نازل ہونے پر مسلمان عورتیں بدن اور چہرہ چھپا کر اس طرح نکلتی تھیں کہ صرف ایک آنکھ دیکھنے کے لیے کھلی رہتی تھی۔ نیک بخت بی بی کا نشان گھونگٹ رکھ دیا۔ (حاشیہ شبیر احمد عثمانی بر ترجمہ محمود الحسن دیوبندی)

مندرجہ بالا تراجم اور تفاسیر سے معلوم ہوا۔ کہ عورت کے لیے سر اور چہرہ کا پردہ بھی باقی جسم کی طرح ضروری ہے۔ (سلیمانی)

Marfat.com

احادیث مبارکہ

1۔ تفہیم البخاری جلد ہفتم باب قَوْلُهُ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوبِهِنَّ میں حدیث ۴۴۴۲ میں صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو عورتوں نے اپنی چادروں کو اطراف سے پارہ پارہ کیا اور ان سے اپنے چہرے اور سینے ڈھانپ لیے۔

2۔ ابوداؤد شریف کتاب الجہاد حضرت شماس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ بارگاہ رسالت ﷺ میں نقاب پوش خاتون اپنے شہید صاحبزادہ کا حال دریافت کرنے آئیں تو ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے انہیں اس مصیبت میں بھی بانقاب دیکھ کر تعجب کیا۔ وہ خاتون بولی میں نے اپنا لخت جگر قربان کیا ہے۔ لیکن الحمد للہ شرم وحیاء میرے ہاتھ میں ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا تمہارے فرزند کو ارجمندی (سعادت مندی) ملی۔ اسے دو شہیدوں کا اجر ملا۔

3۔ ابوداؤد شریف باب فی خضاب النساء میں حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کو ایک خط پیش کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ مردانہ ہاتھ ہے یا زنانہ۔ عورت عرض گذار ہوئیں زنانہ۔ فرمایا تو نے مہندی کیوں نہ لگائی۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ صحابیات رضی اللہ عنہن حضور ﷺ سے بھی پردہ کرتی تھیں۔

4۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا۔ عورت

Marfat.com

چھپانے کی چیز ہے۔ جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے گھورتا ہے۔

(ترمذی شریف، مشکوٰۃ شریف)

5۔ حضرت اُمّ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس تھیں کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دونوں ان سے پردہ کرو۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یہ نابینا ہیں جو ہمیں نہیں دیکھتے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم دونوں نابینا ہو؟ کیا تم دونوں انہیں نہیں دیکھتی ہو؟ (احمد، ابوداؤد، مشکوٰۃ)

حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ حضور ﷺ نے سب سے دریافت کیا عوت کے لیے کون سی بات سب سے بہتر ہے اس پر تمام صحابہ خاموش رہے اور کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں نے واپس آ کر فاطمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا کہ عورتوں کے لیے سب سے بہتر کیا بات ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ نہ غیر مردوں کو دیکھیں اور نہ غیر مرد انہیں دیکھیں۔ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے یہ جواب دیا۔ حضور ﷺ سے عرض کیا۔ (آپ ﷺ اس جواب سے اس درجہ مسرور ہوئے) کہ ارشاد فرمایا (کیوں نہ ہو) وہ میری لخت جگر ہے۔ (دار قطنی)

7۔ عورتوں کو گھر سے باہر نکلنے میں کوئی حصہ نہیں۔ بجز اس کے کہ مجبور ہوں۔

(طبرانی شریف)

مندرجہ بالا احادیث مبارکہ سے بھی واضح ہوا کہ سوائے مجبوری عورت کو سر، منہ (چہرہ) اور باقی جسم بھی پردہ میں رکھنا چاہیے۔ (سلیمانی)

Marfat.com

اقوال فقہاء کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

حضرت امام ابوحنیفہ، حضرت امام مالک، حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک چہرہ اور پہونچے تک دونوں ہاتھ حکم ستر سے مستثنیٰ ہیں۔

امام ترمذی نے بروایت سعید بن جبیر ابن عباس کا یہی قول نقل کیا ہے۔ ''مَـا ظَهَـرَ'' سے مراد چہرہ اور دونوں کف یعنی پہونچے سے نیچے نیچے ہتھیلیاں وغیرہ ہیں۔ عطاء کی روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھی اس قول کی نسبت کی گئی ہے۔

دوسری روایات میں کفّین کے ساتھ قدموں کو مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔

مختلفات قاضی خان میں آیا ہے کہ کف کا اندرونی اور بیرونی حصہ پہونچے تک مستثنیٰ ہے اور ظاہر الروایات میں آیا ہے کہ ہتھیلیاں ستر نہیں مگر ہتھیلیوں کا بیرونی حصہ قابل ستر ہے۔ (کذا قال ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ) دونوں قدم عورت کے قابل ستر ہیں لیکن ایک روایت میں امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا قول اس کے خلاف آیا ہے۔

''ھدایہ'' میں ہے کہ کسی مرد کے لیے اجنبی عورت کا کوئی حصۂ بدن سوائے چہرہ اور کفین کے دیکھنا جائز نہیں کہا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا۔ (اس آیت میں مَـا ظَهَـرَ یعنی چہرے اور کفین کو مستثنیٰ کر دیا ہے) اس کے علاوہ چہرے اور کفین کے چھپائے رکھنے میں سخت دشواری بھی ہے۔ ان کا ضرورت کے وقت کھلا رہنا ضروری ہے۔ مردوں سے لین دین میں ان کا کھلنا ضروری ہے۔ (تفسیر مظہری مترجم جلد ہشتم سورہ النور پارہ ۱۸۔ یہی مضمون تفسیر ضیاء القرآن جلد سوم سورۂ نور۔ حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا قول تفسیر حسنات جلد چہارم سورہ النور اور حضرات اربعہ آئمہ

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے اقوال تفسیر فیوض الرحمٰن ترجمہ روح البیان پارہ ۱۸ سورۃ النور میں بھی موجود ہیں۔

لیکن مندرجہ بالا اقوال وارشادات کی وضاحت قید وحد کا بیان کرنا لازم ہے۔

Marfat.com

اقوال فقہائے کرام علیہم الرحمۃ کی وضاحت

1۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اجانب ماظہر منھا پر نظر ڈالنا حرام نہیں بلکہ اصل مسئلہ یہی ہے کہ آزاد (مسلمان) عورت کا تمام بدن عورت (پردہ) ہے سوا خاوند اور محرم کے اس کے کسی حصہ پر نظر کرنا جائز نہیں۔ مگر بضرورت جیسے کہ معالجہ میں یا شہادت میں۔ (تفسیر حسنات جلد چہارم ۶۵۵)

2۔ عورتوں کو دیکھنے کے چار قاعدے ہیں۔ (۱) تمام اعضاء کو دیکھنا، جیسے شوہر اپنی عورت کے تمام اعضاء دیکھ سکتا ہے ایسے ہی اپنی لونڈی کو۔

(۲) چہرہ اور ہتھیلیاں دیکھنا، یہ غیر محرم مرد کو دیکھنا جائز ہے بشرطیکہ جانبین سے خطرہ شہوت نہ ہو اور یہ بھی بوقت ضرورت دیکھنا جائز ہے۔ (۳) سینہ، سر اور پنڈلی کو دیکھنا یہ محرم کیلئے مثلاً ماں، بہن، پھوپھی، خالہ باپ کی زوجہ بیٹے کی منکوحہ یعنی بہو، عورت کی ماں یعنی ساس یہ رشتہ رضاع کے ہوں یا نسبت کے۔

نوٹ: محرم عورتوں سے زنا کرنے کا جرم بہت سخت ہے۔ اس لیے اگر ان کو دیکھنے یا چھونے سے نفسانیت کے بیدار ہو جانے کا کسی ایک طرف بھی خطرہ ہو تو دیکھنے اور چھونے سے پرہیز رکھے۔ (تفسیر مظہری جلد ۸/۳۳۲)

4۔ جب خطرہ ہو کہ عورت کے کسی عضو کو دیکھوں گا تو شہوت کا حملہ ہوگا تو پھر ہر صورت میں ہر عضو کو دیکھنا حرام ہے۔

(تفسیر فیوض الرحمٰن ترجمہ روح البیان پارہ ۱۸ ص ۲۰۳)

5۔ حضرت امام رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ چہرہ اور ہاتھوں کی طرف دیکھنے کی تین صورتیں ہیں۔

Marfat.com

(الف) چہرہ دیکھنے کی کوئی غرض نہ ہو، فتنہ کا اندیشہ بھی نہ ہو۔

(ب) دوسری صورت یہ ہے کہ دیکھنے کی غرض کوئی نہیں فتنہ کا اندیشہ ہو۔

(ج) غرض بھی ہے اور فتنہ کا اندیشہ بھی ہے۔

پہلی صورت میں اجنبیہ کی طرف بلا مقصد و قصد و ارادہ دیکھنا جائز نہیں۔ اگر ایک دفعہ نگاہ پڑ جائے تو آنکھیں پھیر لے۔ نگاہیں نیچی کرے۔ حضرت امام ابوحنیفہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی رائے یہ ہے کہ اگر فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو ایک مرتبہ جائز ہے اور بار بار دیکھنا منع ہے۔

دوسری صورت میں جبکہ اجنبیہ کے دیکھنے کا مقصد ہو مثلاً اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہو تو اس کے لیے اس عورت کا چہرہ اور ہتھیلیوں کو دیکھنا جائز ہے۔

تیسری صورت میں جبکہ اجنبیہ کی طرف محض شہوت کے خیال سے دیکھے تو اس وقت اس کے کسی حصۂ جسم کو دیکھنا بھی ممنوع ہے۔ البتہ ڈاکٹر اور طبیب مریضہ کے جسم کے کسی بھی حصہ کو دیکھ سکتا ہے جبکہ اس کا دیکھنا علاج کے لیے ضروری ہو۔ لیکن مستورات کے علاج کے لیے ایسے طبیب اور ڈاکٹر کے پاس جانا چاہیے جو امین ہوں۔ اسی لیے امام رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ طبیب امین کے لیے عورت کی طرف علاج کے لیے دیکھنا جائز ہے۔ اگر عورت ڈوب رہی ہو یا اسے آگ لگ گئی ہو تو اسے بچانے کے لیے اس کے جسم کے کسی حصے کو ہاتھ لگانا اس کی طرف دیکھنا ممنوع نہیں۔ کیونکہ اس وقت اس کی جان بچانا فرض ہے۔

یہ احکام اس عورت کے تھے جو اجنبیہ اور نامحرم ہو۔ محرم عورت کے متعلق حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد یہ ہے کہ جسم کے وہ حصے جو کام کاج کرتے

Marfat.com

وقت کھل جاتے ہیں۔ فقط ان کی طرف دیکھنا جائز ہے۔

اگر فتنہ کا اندیشہ ہو تو عورت مرد کے کسی حصہ کو نہ دیکھے حتی کہ مرد کے چہرہ کو بار بار دیکھنا بھی جائز نہیں۔

(خلاصہ از تفسیر کبیر بحوالہ تفسیر ضیاء القرآن جلد سوم ص ۳۱۵، ۳۱۶)

علامہ ابن حبان الاندلسی لکھتے ہیں۔ اگر عورت خوبرو ہو اور اس کے چہرے اور ہاتھوں کی طرف دیکھنا فتنے کا باعث ہو تو اس پر لازم ہے کہ اپنے چہرے اور ہاتھوں کو ظاہر نہ کرے۔ (بحر محیط)

اگر نفسانی میلان کے ابھار کا اندیشہ ہو تو ایسی حالت میں سوائے خاص مجبوری کے چہرہ کو دیکھنا بھی جائز نہیں ہے۔

امام ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اگر اجنبی عورت کے یا اَمرَد لڑکے کے چہرے کو دیکھ کر نفسانیت میں بیداری اور ابھار کا شبہ ہو تو تب بھی اجنبی عورت کو دیکھنا ناجائز ہے۔ اور یہ امرد یعنی بے ریش خوبصورت لڑکے کے چہرے کو بھی جن صورتوں میں عورت کے چہرے کو دیکھنے کی ممانعت ہے انہی صورتوں میں امرد لڑکے کے چہرے کو بھی دیکھنا منع ہے۔ خوبصورت عورت کے لیے اپنا چہرہ اجنبی مرد کو دکھانا بھی جائز نہیں۔ اگر مرد کے اندر اجنبی عورت کا چہرہ دیکھ کر نفسانی ابھار کا شک ہو رہا ہو تو عورت اس کو اپنا چہرہ دکھا نہیں سکتی۔ اس سے فتنہ اور بگاڑ کی تخم کاری ہو گی۔ چونکہ ہر اجنبی عورت کا چہرہ ہر نوجوان نامحرم مرد کے لیے نفسانیت میں ابھار پیدا کرنے کا امتحان رکھتا ہے۔ جو مرد اپنے اندر عورتوں کی طرف میلان کی صلاحیت رکھتا ہے اجنبی عورت کا چہرہ دیکھ کر اس کے نفسانی میلان میں بیداری نہ ہونا ناقابل تصور ہے۔

Marfat.com

اس لیے ہم کو کہنا پڑے گا کہ آزاد (جوان) عورت کے لیے اجنبی مرد سے چہرے کا پردہ رکھنا بھی لازم ہے۔ بشرطیکہ مرد عورت کا شوہر اور محرم نہ ہو۔ اور عورت کی طرف میلان کی اس میں صلاحیت ہو۔ حسن کا اصل سرچشمہ تو چہرہ ہی ہے چہرے کو دیکھنے سے ہی فتنہ پیدا ہونے کا خطرہ بہت زیادہ ہے۔

(خلاصہ از تفسیر مظہری مترجم جلد ۸ ص ۳۲۷ ـ ۳۲۸)

تمام تشریح کے بعد یہ بات واضح ہوئی کہ آزاد مسلمان عورت سوائے مجبوری امور کے کسی غیر محرم کے سامنے اپنا چہرہ اور ہاتھوں کو بھی باقی جسم کی طرح ظاہر نہ کرے۔ (سلیمانی) بلکہ حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ مسلمان عورت کے لیے کافر آزاد عورت کے سامنے اپنی زینت کا اظہار جائز نہیں۔

(تفسیر مظہری جلد ۸ ص ۳۳۳)

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقہ میں قرآن وحدیث سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہماری ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کو صدقہ حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور دیگر نیک اور صالحہ مومنات عورتوں کا شرم وحیاء اور پردہ جیسی نعمت عظمیٰ کی توفیق عطا فرمائے۔ مردوں کی بحیثیت باپ یا خاوند یا بھائی انہیں سمجھانے اور عمل کرانے کی توفیق دے۔ بے حیاء فیشن اور بے دینی جس سے پردہ مومنہ عورت کا ختم ہوتا جا رہا ہے۔ اگر ہے بھی تو فیشن کے مطابق نہ کہ شرعی پردہ۔ اللہ تعالیٰ اس سے بچائے تا کہ نیک وصالحہ عورتیں نیک ومتقی مجاہد و بہادر بچے اپنی گودوں میں پالیں جو اس گئے گزرے دور میں امت مسلمہ کی تقدیر بدل دیں۔ آمین ثم آمین۔

Marfat.com

پردہ اور اس کی حکمتیں

تحریر: زینب یاسمین گورنمنٹ کالج بھکر

پردہ کا معنی:

قرآن پاک نے پردہ کے لئے ''حجاب'' کا لفظ استعمال کیا ہے۔ حجاب کا مادہ ح، ج، ب ہے۔ جس کے معنی ہیں ''نظر سے پوشیدہ ہونا'' ''چھپنا'' چھپانا، رکاوٹ یا علیحدگی کی غرض سے کسی ایک سے دوسری شے کے درمیان رکھنا پردہ کہلاتا ہے۔ اصطلاح شرح میں مرد اور عورت کے جسم کا وہ حصہ جسے چھپانا شرعی، طبعی اور عقلی طور پر فرض ہے، پردہ کہلاتا ہے۔

پردہ کے مترادفات:

حجاب کے درج ذیل مترادفات ہیں:

خمار: اوڑھنی۔ جمع خمر: وہ کپڑا جو عورت اپنا ستر ڈھانپنے کے لئے استعمال کرتی ہے۔ یہ الخمر (ڈھانپنا) سے مشتق ہے۔

خِدر: اس کی جمع خدود ہے پردے والی وہ جگہ جو گھر کے اندر پردہ نشین عورتوں کے لئے مخصوص کر دی جاتی ہے۔

نقاب: اس کی جمع نقب ہے۔ وہ کپڑا جس سے عورت اپنا سر اور زیب و زینت کو چھپاتی ہے۔

برقع: جمع براقع۔ ایسا کپڑا جسے بدوی عورتیں اپنا سر اور چہرہ چھپانے کے لئے پہنتی تھیں۔ اس میں آنکھوں کے لئے صرف دو سوراخ ہوتے ہیں۔

Marfat.com

الجلباب: اس کی جمع جلابیت ہے۔ ایسا کپڑا جو خمار سے بڑا اور ردا سے چھوٹا ہوتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مطابق وہ چادر جس سے سارا جسم ڈھانپ لیا جائے۔

عورت:

''عورت'' اصطلاح میں جسم کے اس حصے کو کہتے ہیں جس کو بیوی یا شوہر کے سوا ہر ایک سے چھپانے کا حکم ہے۔ مرد کے جسم کا بھی وہ حصہ جو ناف اور گھٹنے کے درمیان ہے۔ اس معنی میں عورت ہی ہے۔

ستر اور حجاب میں فرق:

یہ دونوں الفاظ پردہ کے مترادف استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن دونوں میں باریک مگر واضح فرق بھی ہے۔

ستر مرد وعوت پر فرض ہے۔ جبکہ حجاب صرف عورتوں پر لوگوں کے سامنے اور خلوت دونوں میں فرض ہے۔

عورت کا چہرہ اور ہتھیلیاں ستر سے مستثنیٰ ہیں۔ لیکن اجنبی مردوں سے پردہ میں چہرہ اور ہتھیلیاں مستثنیٰ ہیں یا نہیں۔ اس میں اختلاف ہے لیکن سورۃ الاحزاب کی آیت ۵۹ سے ظاہر ہے۔ کہ چہرہ اس سے مستثنیٰ نہیں۔

شریعت میں مرد کے لئے ستر ناف سے لے کر گھٹنوں کے آخر تک کا حصہ ہے۔[۲]

قرآن پاک کی روشنی میں پردہ:

قرآن پاک میں پردہ سے متعلق سورۃ الاحزاب اور سورۃ نور میں تفصیل

Marfat.com

سے بیان کیا گیا ہے۔

(۱) قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَذْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ۔ (القرآن)

ترجمہ: (اے نبی) مومن مردوں سے کہو کہ اپنی نظریں جھکا کر رکھیں۔ اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لئے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے۔ وہ جو کچھ کرتے ہیں اللہ اس سے باخبر ہے"۔ (۳)

(۲) وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ هِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ هِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِىْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِىْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ. اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِى الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ. (القرآن)

ترجمہ: "(اور اے نبی ﷺ) مومن عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں۔ اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں۔ بجز اسکے جو خود ظاہر ہو جائے اور اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیوں کے آنچل ڈالے رہیں۔ اور اپنا بناؤ سنگھار نہ ظاہر کریں مگر ان لوگوں کے سامنے (یعنی) اپنے شوہر اپنے باپ اور اپنے شوہروں کے باپ اور اپنے بیٹے اور اپنے شوہروں کے بیٹے اور اپنے بھائی

Marfat.com

اور اپنے بھائیوں کے بیٹے اور اپنی بہنوں کے بیٹے اور اپنی میل جول کی عورتیں اور اپنے مملوک اور زیردست مرد جو کسی اور قسم کی غرض نہ رکھتے ہوں اور وہ بچے جو عورتوں کی پوشیدہ باتوں سے ابھی واقف نہ ہوئے ہوں اور اپنے پاؤں زمین پر مارتی ہوئی نہ چلا کریں کہ اپنی وہ زینت جو انہوں نے چھپا رکھی ہو لوگوں کو اس کا علم ہو جائے اور اے مومنو! تم سب مل کر اللہ سے توبہ کرو توقع ہے کہ تم فلاح پاؤ گے"۔(۴)

(۳) وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِیْنَ الزَّکٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا. (الآیہ)

ترجمہ: "اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو۔ اور جاہلیت قدیمہ کے مطابق اپنے کو دکھاتی مت پھرو اور نماز کی پابندی رکھو۔ اور زکوٰۃ دیا کرو اور اللہ کا اور اس کے رسول ﷺ کا حکم مانو۔ اللہ تو بس یہی چاہتا ہے کہ اے (نبی ﷺ کے) گھر والو تم سے آلودگی کو دور رکھے اور تم کو خوب نکھار دے۔"(۵)

(۴) یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنَاتِکَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ذٰلِکَ اَدْنٰی اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ وَکَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا. (الآیہ)

ترجمہ: "اے نبی ﷺ آپ کہہ دیجئے اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور (عام) ایمان والوں کی عورتوں سے کہ اپنے اوپر نیچی کر لیا کریں اپنی چادریں۔ یہ بہتر ہے کہ وہ نہ پہچان لی جایا کریں۔ تا کہ انہیں ستایا نہ جائے اور اللہ تو بڑا مغفرت والا ہے۔ بڑا رحمت والا ہے"۔(۶)

Marfat.com

احادیث کی روشنی میں:

۷۰ سے زائد احادیث پردے سے متعلق ہیں۔ آپ ﷺ نے پردہ پر بہت زور دیا۔ اس کا اندازہ مندرجہ ذیل احادیث سے ہوتا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھی تھیں۔ اتنے میں ایک صحابی حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آگئے جو نابینا تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے پردہ کرنے کو کہا۔ بیبیوں نے عرض کیا! یارسول اللہ یہ تو نابینا ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم تو نابینا نہیں؟

حضور ﷺ سے عورتوں نے عرض کیا کہ ساری فضیلت تو مرد لوٹ لے گئے۔ وہ جہاد کرتے ہیں اور خدا کی راہ میں بڑے بڑے کام کرتے ہیں۔ ہم کیا عمل کریں کہ ہمیں بھی مجاہدین کے برابر اجر مل سکے؟ جواب میں فرمایا۔ مَنْ قَعَدَتْ فِیْ بَیْتِهَا فَاِنَّهَا تُدْرِکُ عَمَلَ الْمُجَاهِدِیْنَ ''جو تم میں سے گھر میں بیٹھے گی وہ مجاہدین کے عمل کو پالے گی''۔(۷)

Marfat.com

آیت حجاب

(الاحزاب:۵۳)

پردے کا حکم سورہ احزاب کی آیت ۵۳ میں ہوا۔اس لئے اس آیت کو آیت حجاب کہتے ہیں۔(۸)

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّآ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰی طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیٖ مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمًا. (۹) (الآیہ)

آیت مذکورہ میں اسلامی معاشرت کے چند آداب اور احکام کا بیان ہے۔

(۱) دعوت طعام اور مسلمانوں کے لئے بعض آداب واحکام۔

(۲) عورتوں کے لئے پردہ کا حکم

(۳) ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے حضور ﷺ کی وفات کے بعد کسی اور کے نکاح کا عدم جواز۔(۱۰)

Marfat.com

پردے کی صورتیں:

(۱) قرار فی البیوت

عورت کا اصل مقام گھر ہے۔ سورۃ احزاب آیت ۳۳ کے پہلے حصے میں قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ نے اس بات کی تصدیق کردی اور زور دیا کہ گھر میں سکونت اختیار کرو۔ اہل لغت نے قرن کو ''قرار'' سے بعض نے ''وقار'' سے ماخوذ بتایا ہے۔ عورت کا اصل دائرہ عمل گھر ہے۔ اور اسے اسی دائرہ عمل میں رہ کر فرائض انجام دینے چاہیں۔

حضور پاک کا ارشاد ہے:

لَیْسَ لِلنِّسَاءِ فِی الْخُرُوْجِ اِلَّا مُضْطَرَۃِ

یعنی عورتوں کے باہر نکلنے کا کوئی حصہ نہیں سوائے اسکے کہ باہر نکلنے کے لئے کوئی اضطراری صورت پیش آجائے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت مستور رہنے کی چیز ہے۔ جب وہ گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کو تاک لیتا ہے اور اللہ کی رحمت اس وقت قریب ہوتی ہے۔ جب اپنے گھر میں ہو''۔ (۱۱)

حضور پاک ﷺ نے ایک برتن میں کلی کر کے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور بلال کو عطا فرمایا کہ اس کو پی لیں اور اپنے چہرے پر مل لیں۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا پردہ کے پیچھے سے یہ واقعہ دیکھ رہی تھیں۔ انہوں نے اندر سے آواز دے کر دونوں بزرگوں سے کہا کہ اس تبرک میں سے کچھ اپنی ماں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے لئے چھوڑ دینا۔

Marfat.com

یہ حدیث شاہد ہے کہ نزول حجاب کے بعد ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن گھروں اور پردوں کے اندر رہتی تھیں۔(۱۲)

استثنائی صورت:

آیات واحادیث کی روشنی میں ثابت ہوا کہ عورتوں کا گھر سے نکلنا مطلقاً ممنوع اور حرام ہے۔لیکن مواقع ضرورت کا اس حکم سے مستثنیٰ ہونا اس حدیث سے ظاہر ہے۔جس میں ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے۔

ترجمہ:''تمہارے لئے اس کی اجازت ہے کہ اپنی ضرورت کے لئے گھر سے نکلو''

اسی طرح حج وعمرہ کے لئے اسکی اجازت ہے۔حج وعمرہ کے لئے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کا حضور ﷺ کے ساتھ جانا احادیث صحیحہ سے ثابت ہوتا ہے۔ اسی طرح غزوات میں بھی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کا ساتھ جانا ثابت ہے۔(۱۳)

اسی طرح ضرورت کے تحت روزگار کے لئے اظہار زینت کے بغیر گھر سے نکلنا جائز ہے۔پس اگر عورت بیماری تعلیم یا روزگار یا کسی اور ضرورت کے تحت گھر سے نکلے تو اسلام نے اس کے لئے ضوابط رکھے ہیں۔جن کا پورا کرنا فرض ہے۔وہ درج ذیل ہیں:

۱۔ حجاب یا برقع

۲۔ نگاہوں کی حفاظت

۳۔ آواز اور زبان کے فتنہ پر قابو

۴۔ فتنہ خوشبو

۵۔ تبرج جاہلیت کی ممانعت

Marfat.com

حجاب یا برقع:

پردے کا دوسرا درجہ حجاب یا برقع ہے اگر عورت ضرورت کے وقت گھر سے نکلے تو برقع یا لمبی چادر اوڑھ کر نکلنے کا حکم ہے۔ ایسی چادر ہو جو سر سے پیر تک جسم کو چھپالے اور کوئی حصہ ظاہر نہ ہو۔ سورۃ احزاب کی آیت ۵۹ میں حکم ہے۔

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ. (الآیہ)

(یعنی) ''اے نبی ﷺ اپنی ازواج مطہرات، بنات اور عام مسلمانوں کی عورتوں کو حکم دیں کہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں''۔

اسی بات کی وضاحت سورۃ نور آیت ۳۱ سے ہوتی ہے فرمایا:

وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِھِنَّ عَلٰی جُیُوْبِھِنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ۔ (الآیہ)

ترجمہ: ''اور اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیوں کے آنچل ڈالے رہیں اور اپنا بناؤ سنگھار نہ ظاہر کریں''۔

ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے استعمال جلباب کی صورت یہ نقل کی ہے کہ عورت سر سے پاوں تک لپٹی ہوئی ہو۔ چہرہ اور ناک بھی اس سے مستور ہو۔ صرف ایک آنکھ راستہ دیکھنے کے لئے کھلی ہو۔

یہ صورت بھی باتفاق فقہاء امت ضرورت کے وقت جائز ہے۔ مگر احادیث صحیحہ میں اس صورت کو اختیار کرنے پر بھی چند پابندیاں عائد کی ہیں کہ بجنے والا زیور نہ پہنا ہو۔ راستہ کے کنارے پر چلے۔ مردوں کے ہجوم میں داخل نہ ہو وغیرہ۔

Marfat.com

جلباب کسے کہتے ہیں:

اس کی تفسیر میں علماء کا اختلاف ہے۔علامہ ابن منظور لکھتے ہیں۔

جلباب اس اوڑھنی کو کہا جاتا ہے جو دوپٹہ سے بڑی ہوتی ہے اور بڑی چادروں سے چھوٹی۔عورتیں اس سے اپنے سر اور سینے کو چھپاتی ہیں۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ جلباب اس بڑے اور چوڑے کپڑے کو کہا جاتا ہے جو ''ملحفہ'' سے چھوٹا ہوتا ہے اور عورتیں اسے پہنا کرتی ہیں۔بعض لوگ کہتے ہیں کہ خود ''ملحفہ'' ہی کو جلباب کہا جاتا ہے۔(۱۴)

علامہ موصوف اپنی اسی لغت میں ''ملحفہ'' کی تحقیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

یہ اس شال وغیرہ کو کہا جاتا ہے جو سردیوں میں سارے لباس پر اوڑھی جاتی ہے۔اور پھر تمام کپڑوں کو ڈھانپ لیتی ہے جیسا کہ لحاف وغیرہ میں ہوتا ہے۔کہ اسے اوڑھ کر آدمی اپنے تمام بدن کو سردی کی زد سے بچالیتا ہے چنانچہ ہر وہ چیز جس سے تم اپنے آپ کو مکمل طور پر ڈھانپ لو، لحاف کہلاتی ہے۔

علامہ موصوف ''جلباب'' کی تحقیق کرتے ہوئے مزید لکھتے ہیں:

یہ بھی کہا گیا ہے کہ ''جلباب'' اس چادر کو کہا جاتا ہے جو عورت اپنے آپ کو چھپانے کے لئے سر سے پاؤں تک اوڑھتی ہے۔جیسا کہ ''ملحفہ'' میں ہوتا ہے۔نیز یہ بھی کہا گیا ہے۔کہ ''جلباب'' عورت کی اس چادر کو کہا جاتا ہے۔جو اسے مکمل طور پر لپیٹ لے۔(۱۵)

Marfat.com

پردۂ شرعی:

فقہاء کا اختلاف

سر سے پیر تک سارا جسم مستور ہو۔ مگر چہرہ اور ہتھیلیاں کھلی ہوں ۔ جن حضرات نے ''اِلَّامَاظَھَرَ'' کی تفسیر چہرے اور ہتھیلیوں سے کی ہے۔ان کے نزدیک چہرہ اور ہتھیلیاں حجاب سے مستثنیٰ ہوگئیں ۔امام ابوحنیفہؒ نے یہی مسلک اختیار فرمایا ہے مگر خوف فتنہ کا نہ ہونا شرط قرار دیا۔

جن حضرات نے ماظہر سے برقع ،جلباب وغیرہ مراد لی ہے وہ اس کو ناجائز کہتے ہیں۔جنہوں نے جائز قرار دیا ان کے نزدیک بھی یہ شرط ہے کہ فتنہ کا خطرہ نہ ہو۔

مگر چونکہ عورت کی زینت کا سارا مرکز اس کا چہرہ ہے۔اس لئے فتنہ کا خطرہ نہ ہونا شاذ ونادر ہے۔آئمہ اربعہ میں سے امام مالک ،شافعی ،احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم نے اس مسلک کو اختیار کیا ہے۔(۱۶)

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو اس بات کا خاص حکم دیا ہے کہ مسلمانوں کی تمام عورتیں خاص طور پر آپ کی ازواج رضی اللہ عنہن اور بیٹیاں رضی اللہ عنہن جب گھر سے نکلیں تو چادر کو اچھی طرح لپیٹ کر گھونگھٹ نکال لیا کریں۔اس طرح وہ زمانہ جاہلیت کی عورتوں اور باندیوں سے بالکل ممتاز ہوجائیں۔(۱۷)

Marfat.com

نگاہوں کی حفاظت:

فتنہ نظر:

اگر عورت ضرورت کے تحت گھر سے نکلے تو اسکو فتنہ نظر سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اسکا مطلب یہ نہیں کہ ہروقت نیچے دیکھتے رہیں بلکہ پوری طرح نظر بھر کر نہ دیکھیں نہ نگاہوں کو بالکل آزاد چھوڑیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ مردوں کو نہ دیکھیں اور نہ مختلف مناظر پر نگاہ جمائیں۔ نبی کریم ﷺ نے دیدہ بازی کو آنکھ کی بدکاری سے تعبیر کیا ہے۔ بُری نظر سے دیکھنا آنکھ کا زنا کرنا ہے۔ حضورِ پاک ﷺ نے نگاہ کو ابلیس (لعین) کے زہریلے تیروں سے ایک تیر فرمایا ہے''۔

اللہ تعالیٰ نے صرف عورتوں کو نہیں بلکہ مردوں کو بھی فتنہ نظر سے منع فرمایا ہے۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ ......الخ

عض بصر (آنکھیں جُھکا کے رکھنا) کے حکم سے صرف دوصورتیں مستثنیٰ ہیں۔

۱۔ نکاح کی غرض سے دیکھنا

۲۔ ڈاکٹر کا مریضہ کو دیکھنا

آوازوں اور زبان کے فتنہ پر قابو:

عورت کو اپنی نگاہ ہمیشہ نیچی رکھنی چاہیے۔ اپنی آواز کو قابو میں رکھنا چاہیے۔ بوقت ضرورت اگر مردوں سے بات کرنی پڑے۔ تو از روئے قرآن وسنت کلام میں نرمی ونزاکت نہ ہو۔ بلکہ وقار کے ساتھ بات کرنی چاہیے۔ تا کہ اگر کسی کے دل میں

Marfat.com

کجی ہو تو اس کو طمع نہ ہو۔ اس کا طریقہ (مردوں سے بات کرنے کا) سورۃ احزاب آیت ۳۲ میں واضح طور پر فرما دیا گیا ہے۔ ۱۸

فتنۂ خوشبو:

حضرت میمونہؓ حضور ﷺ کا قول نقل کرتی ہیں۔ جو عورت خوشبو لگا کر گھر سے باہر نکلتی ہے اور مرد اسے دیکھتے ہیں۔ اللہ رب العزت اس سے مسلسل ناراض رہتے ہیں حتیٰ کہ اپنے گھر واپس آ جائے۔

حضور پاک ﷺ کا ارشاد ہے جو عورت خوشبو لگا کر مردوں کے پاس سے گزرے تا کہ وہ اس خوشبو سے لطف اندوز ہوں۔ تو وہ عورت زانیہ ہے اور ہر آنکھ جو اسے دیکھے زنا کار ہے۔ عورت کی زیب و زینت صرف اپنے شوہر کیلئے جائز ہے۔

تبرُّج جاہلیت کی ممانعت:

تبرج کے مختلف معانی ہیں حضرت مجاہد و قتادہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ تبرج عورت کے اترانے اور اٹھلانے کو کہتے ہیں۔ بعض کے مطابق تبرج یہ ہے کہ عورت اپنے چہرے کے خدوخال اور جسم کو نہ چھپائے اور اسے اچھا جانے (۱۹)

عربی زبان میں تبرج کے معنی ابھرنے اور کھل کر سامنے آنے کے ہیں۔

عورت کے لئے تبرج استعمال ہو تو اس کے تین معانی ہیں۔

۱۔ چہرے اور جسم کا حسن لوگوں کو دکھائے

۲۔ لباس و زیور کی شان نمایاں کرے۔

۳۔ چال ڈھال سے خود کو نمایاں کرے۔

جاہلیت کا لفظ قرآن میں تین مقامات پر استعمال ہوا ہے: سورۃ آل

Marfat.com

عمران (۱۵۴) سورۃ مائدہ: ۵۰۔ سورۃ فتح: ۲۶

اسلام کی اصطلاح میں جاہلیت سے مراد وہ تمام برائیاں اور غلط رسوم ہیں جو اسلام کی آمد سے پہلے رائج تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

گھر میں ٹک کر رہو۔ (اصل مقام گھر ہے اگر ضرورت کے وقت باہر نکلو) تو سابق دور جاہلیت کی عورتوں کی طرح بن ٹھن کر نہ نکلو نہ (ان کی طرح جسم و چہرے کی زیب وزینت کا اظہار عریاں لباسوں سے کرو۔ جاہلیت کے طور طریقے اسلام میں نہیں چل سکتے) (۲۰)

Marfat.com

محارم سے پردہ فرض نہیں:

ایک حلقہ ایسا بھی ہے جس میں عورت اپنی پوری زینت کے ساتھ آزادی سے رہ سکتی ہے۔ وہ حلقہ ان لوگوں پر مشتمل ہے۔ جن کا ذکر سورۃ احزاب کی آیت ۵۵ میں ہے اور اس طرح کا حکم سورۃ نور کی آیت ۳۱ میں دیا گیا ہے۔

حلقہ میں حسب ذیل افراد شامل ہیں:

۱۔ باپ اور شوہروں کے باپ اس میں دادا، پردادا نھیال، ددھیال کے سب بزرگ شامل ہیں۔ ان کا مقام خسر اور باپ جیسا ہے۔

۲۔ اپنے اور شوہروں کے بیٹے اس میں پوتے، پڑپوتے نواسے سب شامل ہیں۔

۳۔ بھائیوں میں سگے، سوتیلے، رضاعی سب شامل ہیں۔

۴۔ بھانجوں، بھتیجوں سے مراد بہن بھائی کی اولاد ہے اس حکم میں وہ تمام مرد شامل ہیں۔ جن سے ایک عورت کا نکاح حرام ہے۔ باقی تمام مردوں سے پردہ فرض ہے۔ ۲۱

پردے کی ضرورت واہمیت:

اللہ تعالیٰ نے مرد و عورت میں کشش رکھی ہے۔ اس لئے اس نے پردہ بھی فرض قرار دیا ہے۔ عورتوں، مردوں میں بے حجابانہ اختلاط تو آدمؑ سے لے کر خاتم الانبیاء تک ہر زمانے میں درست نہیں سمجھا جاتا رہا۔ بے پردگی سے بہت سارے مسائل جنم لیتے ہیں۔ فواحش، بدکاری زنا جیسی مہلک بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ یہ صرف اشخاص و افراد کو نہیں بلکہ پورے خاندانوں اور قبائل کو تباہ و برباد کر دیتی ہیں۔ کوئی

Marfat.com

مذہب ایسانہیں جس میں ان مہلک برائیوں کوعیب قرار نہ دیا گیا ہو۔

(جس طرح سیپ سمندر میں موتی کی حفاظت کرتا ہے، بالکل اسی طرح پردہ معاشرے میں عورت کی حفاظت کرتا ہے)۔

دورِ حاضر اور پردہ:

قرآن پاک کے صریح احکام کے باوجود آج کی عورت چادر اور چار دیواری سے باہر مردوں کے شانہ بشانہ مصروف عمل ہے۔ وہ کونسلوں اور پارلیمنٹ کی ممبر ہے۔ سرکاری دفتروں میں مردوں کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ کالجوں میں لڑکوں کے ساتھ تعلیم حاصل کر رہی ہے۔ مردانہ ہسپتالوں میں نرسنگ کے فرائض انجام دے رہی ہے ۔ ہوائی جہازوں ریل کاروں میں مسافرنوازی کے فرائض انجام دے رہی ہے۔ قہوہ خانوں اور کلب کی آرائش میں اضافہ کر رہی ہے۔ تعلیم کے لئے انگلستان وامریکہ بھیجی جارہی ہے۔ ظلم تو یہ ہے کہ محفل رقص وسرور کی زینت ہے۔ (۲۲)

پردہ کے احکام قرآن پاک میں سورۃ نور، سورۃ احزاب اور حدیث کی مستند کتب سے دیکھے جاسکتے ہیں۔ آج جس چیز کو ہم پردہ کہتے ہیں۔ عملی طور پر افراط و تفریط ہوگی ہو۔ لیکن اصول وقاعدے سب یہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ نے مدینہ پاک کی مسلم سوسائٹی میں جاری کیے تھے آج ہمارے اندر یہ آواز اٹھنا کہ "پردہ ہماری ترقی میں رکاوٹ ہے" ہماری دوزخی ذہنیت کی کھلی علامت ہے۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ معاذ اللہ خدا اور اس کا رسول ﷺ ہماری ترقی کی راہ میں روڑے اٹکا رہے ہیں۔ اگر واقعی ہم ایسا سمجھتے ہیں تو آخر کیوں خواہ مخواہ مسلمان بنے ہوئے ہیں؟ کیوں احکام پر عمل کرنا بند نہیں کر دیتے؟ جنکی بدولت ہم پر ظلم ہو رہے

Marfat.com

ہیں یہ منافقت نہیں تو اور کیا ہے؟

پردے کے احکام جو اسلام نے ہمیں دیئے ہیں۔ ان پر اگر غور کریں تو سمجھ میں آسکتا ہے کہ ان کے تین بڑے مقصد ہیں۔

اول: یہ کہ عورتوں اور مردوں کے اخلاق کی حفاظت کی جائے اور ان خرابیوں کا دروازہ بند کیا جائے۔ جو مخلوط سوسائٹی میں مردوں اور عورتوں کے آزادانہ میل جول سے پیدا ہوتی ہیں۔

دوم: یہ کہ عورتوں اور مردوں کا دائرہ الگ کیا جائے تا کہ فطرت نے جو فرائض عورت کے سپرد کیے ہیں انہیں وہ سکون کے ساتھ انجام دے سکے اور جو خدمات مرد کے سپرد ہیں۔ انہیں وہ اطمینان کیساتھ بجالا سکے۔

سوم: یہ کہ گھر اور خاندان کے نظام کو مضبوط اور محفوظ کیا جائے جس کی اہمیت زندگی کے دوسرے نظاموں سے کم نہیں۔ بلکہ کچھ بڑھ کر ہی ہے۔ پردے کے بغیر جن لوگوں نے گھر اور خاندان کے نظام کو محفوظ کیا ہے۔ انہوں نے عورت کو غلام بنا کر تمام حقوق سے محروم کر کے رکھ دیا ہے۔ اور جنہوں نے عورت کو اس کے حقوق دینے کے ساتھ پردے کی پابندیاں بھی نہیں رکھی ہیں ان کے ہاں گھر اور خاندان کا نظام بکھر گیا ہے۔ اور روز بروز بکھرتا چلا جا رہا ہے۔ اسلام عورت کو پورے حقوق بھی دیتا ہے۔ اور اسکے ساتھ گھر کے اور خاندان کے نظام کو بھی محفوظ رکھنا چاہتا ہے۔ یہ مقصد حاصل نہیں ہوسکتا جب تک کہ پردہ کے احکام اس کی حفاظت کے لئے موجود نہ ہوں۔

مخلوط سوسائٹی میں جہاں بن سنور کر عورتیں آزادانہ پھریں اور زندگی کے ہر شعبے میں مردوں کے ساتھ کام کریں۔ وہاں اخلاق بگڑنے سے کیسے بچ سکتے ہیں؟

Marfat.com

اور کب تک بچے رہ سکتے ہیں؟ ہمارے اپنے ملک میں یہ صورتحال جتنی بڑھتی جارہی ہے۔جنسی جرائم بھی بڑھتے جارہے ہیں اوران کی خبریں آئے دن اخبارات میں آتی ہیں۔

مخلوط سوسائٹی جتنی بڑھ رہی ہے عورتوں کے لباس اور بناؤ سنگھار کے اخراجات بھی بڑھ رہے ہیں۔اس کے لئے جائز آمدنیاں ناکافی ثابت ہورہی ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ ہرطرف رشوت اور دوسری حرام خوریاں بڑھتی جارہی ہیں۔حرام خوریوں نے ہماری ریاست کے پورے نظام کو گھن لگادیا ہے۔

عورت اور مرد کا دائرہ عمل الگ کرنا خود فطرت کا تقاضا ہے۔فطرت نے ماں بننے کی خدمت عورت کے سپرد کرکے آپ ہی بتادیا ہے کہ اس کے کام کی اصل جگہ کہاں ہے؟اور باپ بننے کا فرض مرد کے ذمہ ڈال کرخود اشارہ کردیا ہے کہ اسے کن کاموں کے لئے مادری کے بھاری بوجھ سے سبکدوش کیا گیا ہے۔ دونوں قسم کی خدمات کے لئے عورت اور مرد کو الگ الگ جسم دیئے گئے ہیں۔الگ الگ قوتیں دی گئی ہیں۔الگ الگ صفات دی گئی ہیں۔الگ الگ نفسیات دیئے گئے ہیں۔فطرت نے جسے ماں بننے کے لئے پیدا کیا ہے اسے صبر وتحمل بخشا ہے۔اس کے مزاج میں نرمی پیدا کی ہے۔اسے وہ چیز دی ہے۔جسے ممتا کہتے ہیں۔وہ ایسی نہ ہوتی تو ہم اور آپ پل کر بخیریت جوان نہ ہوسکتے تھے۔

عورت کے ساتھ بڑی بے انصافی ہے کہ وہ اس بوجھ کو بھی اٹھائے جوفطرت نے ماں بننے کے سلسلے میں اس پرڈالا ہے اور جس میں مرد ایک رتی برابر بھی اس کے ساتھ کوئی حصہ نہیں لے سکتا۔اور پھر وہ مرد کیساتھ آکر سیاست اور تجارت

Marfat.com

اور صنعت وحرفت اور لڑائی دنگے کے کاموں میں بھی برابر کا حصہ لے۔انسانیت کی خدمت میں آدھا حصہ تو وہ ہے جسے پورے کا پورا عورت سنبھالتی ہے۔کوئی مرد اس میں ذرہ برابر بھی اس کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا گویا تین چوتھائی عورت کے ذمے پڑا اور مرد کے ذمے ایک چوتھائی؟ کیا یہ انصاف ہے؟

عورت اس ظلم کو خوشی خوشی برداشت کرنے، بلکہ لڑائی جھگڑ کو اپنے اوپر لینے کے لئے اس وجہ سے مجبور ہوئی اور عورت کی جگہ کام کرتے ہوئے اس عزت دینے سے انکار کر دیا۔

''ترقی'' بہت وسیع لفظ ہے اس کا کوئی ایک ہی مقررہ مفہوم نہیں ہے۔ مسلمان ایک زمانہ میں خلیج بنگال سے لے کر اٹلانٹک تک حکمران رہے ہیں۔سائنس اور فلسفہ میں دنیا کے استاد تھے۔تہذیب وتمدن میں کوئی دوسری قوم ان کے ہمسر نہ تھی۔معلوم نہیں اس چیز کا نام کسی لغت میں ترقی ہے یا نہیں۔اگر یہ ترقی تھی تو یہ ترقی اس معاشرے نے کی تھی۔جس میں پردے کا رواج تھا۔اسلامی تاریخ بڑے بڑے اولیا، مدبرین، علماء، حکماء، مصنفین اور فاتحین کے ناموں سے بھری پڑی ہے۔یہ عظیم الشان لوگ جاہل ماؤں کی گودوں میں پل کر تو نہیں نکلے تھے۔خود عورتوں میں بھی بڑی بڑی عالمہ وفاضلہ خواتین کے نام اسلامی تاریخ میں ملتے ہیں۔وہ علم وفنون اور ادب میں کمال رکھتی تھیں۔پردے نے اس ترقی سے مسلمانوں کو نہیں روکا تھا۔آج بھی اسی طرز کی ترقی ہم کرنا چاہیں تو پردہ ہمیں اس سے نہیں روکتا۔البتہ اگر کسی کے نزدیک ترقی بس یہی ہے جو اہل مغرب نے کی ہے۔تو بلاشبہ اس میں پردہ بری طرح حائل ہے۔پردے کے ساتھ وہ ترقی یقیناً ہمیں حاصل نہیں ہو سکتی مگر یہ بات ہرگز نہیں بھولنی

Marfat.com

چاہیے کہ مغرب نے یہ ترقی اخلاق اور خاندانی نظام خطرہ میں ڈال کر کی ہے۔ وہ عورت کو اس کے دائرہ عمل سے نکال کر مرد کے دائرہ عمل میں لے آیا ہے۔ اس طرح اس نے اپنے دفتر اور کارخانے چلانے کے لئے دگنے ہاتھ تو حاصل کر لیے اور بظاہر بڑی ترقی کر لی۔ مگر گھر اور خاندان کا سکون کھو دیا ہے۔ آج بھی وہاں گھر آباد ہیں تو صرف گرستن عورتوں کی بدولت ہی آباد ہیں۔ مردوں کے ساتھ کمانے والی عورتیں کہیں بھی گھر کا نظام نہیں چلا رہیں۔ اور نہ ہی چلا سکتی ہیں۔ ان کے نکاح آج طلاقوں پر ختم ہو رہے ہیں۔ ان کے بچے تباہ ہو رہے ہیں۔ ان کے لئے ٹھکانا اگر ہے تو کلب میں ہے یا ہوٹل میں۔ گھر ان کے لئے سکون کی جنت نہیں ہیں اور اپنی جگہ لینے کے لئے بہتر انسان تیار کرنے کا کام انہوں نے چھوڑ دیا ہے۔

میڈیا نے ہر طرح سے یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ پردہ عورت کی ترقی اور ملکی ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ عورت آزاد ہے۔ آزادی اس کا پیدائشی حق ہے اس آزادی کی کوئی حدود متعین نہیں کی گئیں۔ پھر اس آزادی کی قیمت بھی عورت ہی کو ادا کرنا پڑی۔ بہت بھاری قیمت۔

بے پردگی سے کچھ معاشی فوائد تو حاصل ہو سکتے ہیں۔ مگر جو بے پردگی پورے ملک وقوم کو ہزاروں فتنہ وفساد میں مبتلا کر دے۔ پھر اس کو نافع کہنا قطعی دانشمندی نہیں۔

Marfat.com

حوالہ جات

۱۔ ابنِ منظور لسان العرب

۲۔ اشرف علی تھانوی پردہ کے شرعی احکام ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی/ لاہور

۳۔ سورۃ النور ۳۰

۴۔ ۳۱

۵۔ الاحزاب ۳۳

۶۔ ۵۹

۷۔ پیر محمد کرم شاہ الازہری ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور

۸۔ پردہ کے شرعی احکام

۹۔ الاحزاب ۵۳

۱۰۔ پردہ کے شرعی احکام

۱۱۔ مودودیؒ ابوالاعلیٰ تفہیم القرآن جلد ۴ مکتبہ تعمیر انسانیت اُردو بازار لاہور

۱۲۔ مفتی محمد شفیعؒ معارف القرآن جلد ۷ ادارۃ المعارف کراچی نمبر ۱۴

۱۳۔ ایضاً

۱۴۔ ابن منظور لسان العرب جلد ۱

۱۵۔ اشرف علی تھانوی پردہ کے شرعی احکام ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی/ لاہور

۱۶۔ مفتی محمد شفیع معارف القرآن جلد ۷ ادارۃ المعارف کراچی نمبر ۱۴

۱۷۔ ابن کثیر تفسیر ابن کثیر جلد ۷

۱۸۔ مفتی محمد شفیع معارف القرآن ادارۃ المعارف کراچی نمبر ۱۴

۱۹۔ علامہ آلوسی بغدادیؒ روح المعانی ادارۃ الطباعۃ المنیر یہ بیروت لبنان

۲۰۔ مودودی ابوالاعلیٰ تفہیم القرآن جلد ۴

۲۱۔ علامہ آلوسی بغدادیؒ روح المعانی ادارۃ الطباعۃ المنیر یۃ بیروت لبنان

۲۲۔ پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ ضیاء القرآن جلد ۳ ضیاء القرآن پبلیکیشنز گنج بخش روڈ لاہور

Marfat.com

ضرورت پردہ

عبدالحکیم شرف قادری

اس موضوع کی حمایت اور مخالفت میں بہت کچھ کہا اور لکھا جا چکا ہے اس کے باوجود ضروری ہے کہ بحیثیت مسلمان ہم خدا اور رسول کے احکام کا مطالعہ کرتے رہیں اور ان میں غور و فکر کر کے نہ صرف خود ان پر عمل پیرا ہوں بلکہ اپنے مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو ان سے آگاہ کرتے رہیں۔ اس وقت ہمارا خطاب مسلمانوں سے ہے خدا کرے کہ یہ چند کلمات ہماری مسلمان بہنوں اور بھائیوں کے لئے فائدہ مند ثابت ہوں۔

اس میں شک نہیں کہ جہاد وہ اہم ترین عمل اور عبادت ہے جو مسلمانوں کی بقاء اور ترقی کی ضمانت ہے۔ مسلمان جب تک مصروف جہاد رہے ان کی ترقی کا عمل جاری رہا، پہاڑ اور دریا ان کے راستے کی رکاوٹ نہ بن سکے اور جب انہوں نے جہاد سے منہ موڑ کر عیش و طرب کی محفلیں سجانا شروع کر دیں اور نفسیاتی خواہشات نے ان پر غلبہ حاصل کر لیا تو ان کے پاؤں اکھڑنے لگے اور شکست و نامرادی ان کا مقدر بن گئی۔

اسی لئے علامہ اقبال نے کہا تھا:

آ تجھ کو بتاؤں میں ، تقدیر امم کیا ہے؟
شمشیر و سناں اول طاؤس و رباب آخر

غیر مسلم اقوام ہمیشہ اس بات سے خائف رہی ہیں کہ کہیں مسلمانوں میں جذبہ جہاد بیدار نہ ہو جائے اگر ایسا ہو گیا تو یہ متحد ہو کر ناقابل تسخیر بن جائیں گے اور

Marfat.com

دنیا کی کوئی طاقت ان کی پیش قدمی کوروک نہیں سکے گی۔

اس خطرے سے بچنے کے لئے کئی سازشیں کی گئیں مسلمانوں میں افتراق کا بیج بویا گیا اور وحدت ملی کو پارہ پارہ کیا گیا تا کہ نہ یہ متحد ہوں اور نہ ہی ہمارے لئے خطرہ بن سکیں پردے کو صحت کے منافی قرار دیا گیا اور کہا گیا کہ جب تک پردہ باقی رہے گا اس وقت تک ترقی یافتہ معاشرہ معرض وجود میں نہیں آسکتا، عریانیت اور فحاشی کو ثقافت قرار دیا گیا راگ رنگ، ناچ اور گانے کو اعلیٰ سوسائٹی کی علامت قرار دیا گیا۔

اس سازش کا مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کے بچوں اور جوانوں کو شرم وحیا اور غیرت سے یکسر عاری کر دیا جائے اور جو قوم ان اعلیٰ صفات سے محروم ہو جائے وہ چنگ ورباب سے تو دل بہلا سکتی ہے لیکن میدان جنگ میں شمشیر وسناں سے کھیلنا اور داد شجاعت دینا اس کے بس کا روگ نہیں ہوسکتا۔

حضرت محمد بن قاسم غیرت وحمیت کے پیکر تھے ان کا دل نور ایمانی سے منور تھا یہی وجہ تھی کہ خطہ سندھ میں گرفتار بہنوں کی فریاد سن کر ساڑھے تین ہزار میل کا فاصلہ طے کر کے باب الاسلام سندھ پہنچے اور اپنی بہنوں کو رہا کرا کے دم لیا، آج ہماری کتنی بہنیں ہیں جو ہندوستان میں ہندوؤں اور سکھوں کے ساتھ ذلت ورسوائی کی زندگی بسر کر رہی ہیں۔ فلسطین اور افغانستان کی مظلوم بہنوں کی دل دوز چیخیں آسمان تک پہنچ رہی ہیں۔ مگر ہے ہم میں کوئی محمد بن قاسم اور طارق بن زیاد جیسا جیالا جو اپنی بہنوں کی فریاد پر لبیک کہہ سکے؟

پاکستان خدا اور رسول اور اسلام کے نام پر بنا تھا۔ آج اکاون سال کا طویل عرصہ گزارنے کے باوجود کیا ہم نظام اسلام اور نظام مصطفٰے ﷺ کو نافذ کر سکتے

Marfat.com

ہیں؟ کیا ہم نظام تعلیم کو اسلامی سانچوں میں ڈھال سکے ہیں؟ کیا ہماری تہذیب، ہماری ثقافت، ہمارا معاشرہ اسلامی رنگ میں رنگا جا چکا ہے؟ کیا ہم قیام پاکستان کے زمانے کی نسبت آج بہتر مسلمان ہیں؟ اگر نہیں تو ہم اللہ تعالیٰ اس کے حبیب اکرم ﷺ اور شہداء پاکستان کو کیا منہ دکھا سکیں گے؟

آج کیفیت یہ ہے کہ مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے، سینما ہال آباد ہیں، فائیوسٹار ہوٹل آباد ہیں۔ مخلوط پارٹیاں پر رونق ہیں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں پڑھ رہی ہیں بلکہ گروپوں کی صورت میں دوسرے شہروں میں پکنک منانے کے لئے جاتے ہیں۔ بازاروں میں مکمل آرائش وزیبائش کے ساتھ بے حجابانہ خریداری کی جاتی ہے اور کوئی انہیں روکنے والا نہیں۔ گلی گلی، کوچہ کوچہ، ویڈیو سنٹر قائم ہو چکے ہیں اور ایسی ایسی فحش اور عریاں تصویریں آویزاں ہوتی ہیں کہ غیرت سر پیٹ کر رہ جاتی ہے

اخبارات، جرائد اور ٹی وی پر ہر اشتہار کے ساتھ عورت کی تصویر شامل کر کے اسے پبلسٹی کا سامان بنا دیا گیا ہے، یہ طریق کار عورت کا استحصال ہے اور اس کی بدترین توہین ہے، اسلام نے عورت کو وہ تقدس اور شرف عطا کیا ہے کہ جنت اس کے پاؤں کے نیچے ہے وہ نوع انسانی کی افزائش کا مرکزی کردار ہے، اس کی آغوش سب سے پہلی اور اہم ترین درسگاہ ہے۔ نپولین نے کہا تھا مجھے بہترین مائیں دو میں تمہیں بہترین سپاہی فراہم کروں گا۔

حضرات گرامی!

اسلام کی نظر میں ہر مرد اور عورت ذمہ دار ہے۔ لیکن زیادہ ذمہ داری مرد کی

Marfat.com

ہے وہ باپ ہے تو اولاد کو اسلامی احکام اور اخلاق سے روشناس کرائے، بھائی ہے تو احکام اسلام بجالانے میں بہن کا مددگار ہو اور شوہر ہے تو اپنی بیوی کو اسلامی راستے پر چلنے کا پابند بنائے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

واذا سالتموھن متاعا فاسئلوھن من وراء حجاب

جب تم امہات المومنین سے کوئی سامان، مانگو تو پردے کے پیچھے ہو کر مانگو۔

غور کیجئے کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات مسلمانوں کی مائیں ہیں، کسی مسلمان سے یہ تصور نہیں ہو سکتا کہ ان کی طرف میلی نگاہ اٹھا کر دیکھے اس کے باوجود حکم دیا گیا ہے کہ ان سے بھی کوئی چیز مانگنا ہے تو پس پردہ میں کھڑے ہو کر مانگو، اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ دوسری عورتوں کے لئے پردہ کس قدر ضروری ہوگا؟

پٹرول پمپ پر آگ جلانے سے سختی کے ساتھ منع کیا جاتا ہے کیونکہ خطرہ ہوتا ہے کہ کہیں پٹرول کا ذخیرہ آگ نہ پکڑ لے، یہی صورت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب عورت کسی نامحرم کے سامنے ضرورت شریعہ کے بغیر جائے تو خطرہ ہے کہ اس کے جذبات میں ہیجان پیدا کر دے گی اس کے ازدواجی تعلقات کو ٹھیس پہنچائے گی اور اگر وہ غیر شادی شدہ ہے تو اس کی سوچ اور فکر کو غلط راستوں پر ڈال دے گی اور اس کے بعد جو خرابیاں پیدا ہوں گی وہ محتاج بیان نہیں ہیں، اسلام کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ صرف برائی کو نہیں روکتا بلکہ برائی کی طرف جانے والے راستوں کو بھی بند کرتا ہے۔

مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ ایک لڑکے کے بارے میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور ابن زمعہ میں اختلاف ہو گیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے تھے

Marfat.com

کہ یہ میرے بھائی عتبہ کا دور جاہلیت کا ناجائز لڑکا ہے لہذا میرے سپرد کیا جائے، ابن زمعہ کا موقف تھا یہ میرے باپ کی کنیز کا بیٹا ہے لہذا اسے میں اپنے پاس رکھوں گا، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں مقدمہ پیش ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ ابن زمعہ کا بھائی ہے، لیکن اس لڑکے میں عتبہ کی مشابہت پائی جاتی تھی اس لئے ام المومنین سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا کہ اس سے پردہ کرو، چنانچہ تازیست اس لڑکے نے حضرت سودہ کو نہیں دیکھا۔

اندازہ فرمایئے کہ قانون کے مطابق وہ لڑکا حضرت سودہ کا بھائی قرار پاتا ہے چونکہ اس لڑکے کی عتبہ کے ساتھ مشابہت پائی جاتی تھی، احتمال تھا کہ وہ عتبہ کا بیٹا ہو، نبی اکرم ﷺ نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو اس سے پردے کا حکم دیا، تو جو مرد عورت کے لئے ہو ہی اجنبی اس سے پردہ کرنے کا حکم کتنا سخت ہوگا؟

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے راوی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

جہنم والوں کی دو قسموں کو میں نے نہیں دیکھا

1۔ وہ لوگ جن کے پاس گائے کی دم جیسے چابک ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے۔

(2) عورتیں جو لباس پہننے کے باوجود عریاں ہوگی، خود مائل ہونے والی دوسروں کو مائل کرنے والی ہوں گی ان کے سر بختی اونٹوں کی جانب جھکی ہوئی کوہانوں کی طرح ہوں گے۔ وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور اس کی خوشبو بھی نہیں پائیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنے اتنے فاصلے سے محسوس کی جائے گی۔

Marfat.com

دوسری قسم کے بارے میں غور کیجئے کہ یہ غیب کی خبروں میں سے ایک خبر ہے کہ کیونکہ سرور دو عالم ﷺ نے اگر اس قسم کو دیکھا نہیں لیکن خدا داد علم کی بنا اس کی خبر دی کہ وہ عورتیں کپڑے پہنے ہوئے ہوں گی لیکن ان کا چست لباس پردہ داری میں ناکام ہوگا اور جسموں کے نشیب وفراز اور فتنے کے مقامات کو نمایاں کرنے میں اہم کردار ادا کرے گا، ان کی کشش، عابد شب زندہ دار کو بھی اس کی طرف دیکھنے پر مجبور کردے گی اور انہوں نے بالوں کو اپنے سروں پر اس طرح جمایا ہوا ہوگا جیسے اونٹ کی کوہان ہو۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور باوجودیکہ جنت کی خوشبو دور دراز سے محسوس کی جائے گی لیکن وہ جنت کی خوشبو نہیں پائیں گی۔

خدا اور رسول اکرم ﷺ پر ایمان رکھنے والی بہنوں اور بیٹیوں سے گزارش ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ کے احکام کا مطالعہ کریں اور ان پر عمل پیرا ہوں اسی میں ان کی عزت ہے اسی میں سلامتی ہے۔

حکومت کی بھی ذمہ داری ہے کہ

☆ خواتین کے لئے الگ یونیورسٹیاں اور درس گاہیں قائم کرے۔

☆ مخلوط اور بے حجابانہ اجتماعات کو خلاف قانون قرار دے۔

☆ اخبارات، رسائل اور ٹی وی پر بطور پبلسٹی پیش کرنے کو ممنوع قرار دے۔

☆ عریاں اور فحش لٹریچر پر پابندی عائد کرے۔

وما علینا الا البلاغ

Marfat.com

پردہ قرآن وسنت کی روشنی میں

از: ڈاکٹر محمد سرور کھوکھر

مذہب میں کچھ ایسے احکامات ہوتے ہیں جو اس کی بنیاد ہوتے ہیں۔ اسی طرح اسلام جو کہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اس میں دنیا کے تمام مسائل خواہ انفرادی ہوں یا اجتماعی نجی ہوں یا معاشرتی غرضیکہ زندگی میں پیش آمدہ تمام مسائل کا حل موجود ہے۔ ایک فرد ایک معاشرہ، ایک ریاست اور مذہب کے بہتر ہونے کا ثبوت اس میں موجود اخلاقی اقدار سے ظاہر ہوتا ہے پردہ کی اسلام میں بہت زیادہ اہمیت ہے۔ اس سے اخلاقیات کی تعمیر ہوتی ہے اور یہ بے شمار برائیوں کے انسداد کا موجب ہوتا ہے۔

ہم مسلمان ہیں اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی تمام مذہبی اقدار اور احکام کو باحسن طریق سرانجام دیں۔ ہر فرد سے اللہ تعالیٰ نے اس کے انفرادی عمل کا حساب لینا ہے۔ لہذا وہ اپنا خود ذمہ دار ہے۔ اسکے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان پر فرض کیا ہے کہ وہ اپنے ساتھ اپنے دیگر بھائی بہنوں کو جہاں تک اس کی استطاعت ہے تبلیغ کرے اور احکام الٰہی لوگوں تک پہنچائے۔ خاص طور پر ہر مرد سربراہ کو اس کے گھر والوں کے ہر اچھے اور برے اعمال کے متعلق سوال کیا جائے گا اور اس پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنے خاندان کو جہاں تک ہو سکے صالح اعمال کرنے کی تلقین کے ساتھ ساتھ ذمہ داری کے ساتھ سختی سے عمل کروائے۔

گہما گہمی کے اس پرآشوب دور میں اسلامی اقدار کی طرف نہیں بلکہ مادی لوازمات کی طرف زیادہ توجہ مرکوز کی جارہی ہے۔ رسوم ورواج اور فیشن کی طرح برے افعال کو اپنایا جارہا ہے۔ مسلمان معاشرے میں عیسائیت، یہودیت اور دیگر غیر مسلم

Marfat.com

مذاہب کی رسومات شامل ہوتی جارہی ہیں جو ایک شرمناک بات ہے۔ بطور مسلمان ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے مذہب اسلام کی ہر قدر کو اپنی جان دے کر بھی زندہ رکھیں۔ حالات کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اسلامی معاشرے میں بے شمار مسائل پیدا ہو چکے ہیں جن کا تدارک از حد ضروری ہے ان میں سے ایک اہم مسئلہ احکام پردہ کی خلاف ورزی ہے۔

پردہ کے لغوی معنی گھونگھٹ، اوٹ۔ چھپانا اور بعید وغیرہ بیان کئے جاتے ہیں۔ یہ لفظ عربی زبان میں حجاب کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ امام راغب اصفہانی رقمطراز ہیں کہ کسی چیز سے پہنچنے تک روکنا اور درمیان میں حائل ہونا۔ عام طور پر پردہ کے لئے ستر اور حجاب کے الفاظ بھی استعمال کیے جاتے ہیں اور ان کے فرق کو ملحوظ نہیں رکھا جاتا۔ حالانکہ ان میں واضح اور نمایاں فرق ہے اسی طرح لفظ عورت بھی پردہ کے معنی میں ہی استعمال ہوتا ہے۔

مولانا عبدالرحمٰن گیلانی اپنی تصنیف ''احکام ستر وحجاب'' میں ان الفاظ کے فرق کو یوں واضح کرتے ہیں۔ کچھ الفاظ ایسے ہوتے ہیں جن کا مفہوم ابتداء میں کچھ اور ہوتا ہے لیکن بعد کے ادوار میں اس کے مفہوم میں تبدیلی آجاتی ہے۔ ستر اسی قبیل میں سے ہے اور بعض اوقات کوئی اور لفظ کسی دوسری زبان میں استعمال ہو کر بالکل الگ مفہوم میں منتقل ہو جاتا ہے۔ اردو زبان میں عورت کا لفظ مرد کی تانیث یا مادہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ جبکہ عربی زبان میں عورت ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس کا کھلا رکھنا یا کھلا رہنا انسان کے لیے باعث ننگ و عار ہو اور انسان اسے چھپانا ضروری سمجھتا ہو۔ ''الستر'' کے بنیادی معنی محض کسی چیز کو چھپانا ہے اور مقام ستر سے مراد اجسام کے

Marfat.com

حصے ہیں جنہیں شریعت نے ہر حال میں چھپانا واجب قرار دیا ہے۔ احکام پردہ کا ذکر ہمیں دو سورتوں سورۃ احزاب اور اور سورۃ نور میں ملتا ہے سورۃ احزاب کا زمانہ نزول اواخر سن ۵ھ ہے اور سورۃ نور کا زمانہ نزول ۶ھ ہے۔

غزوۂ احزاب سے قبل تک عام معاشرے کا حال یہ تھا کہ مسلمان عورتیں اپنی پوری زینت و آرائش کے ساتھ بے حجاب پھرتی تھیں۔ مسلم گھرانوں میں غیر مردوں کے داخلے پر کسی قسم کی پابندی نہ تھی۔ حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں۔ کہ حضرت عمر بن خطابؓ رسول اکرم ﷺ سے کہا کرتے تھے کہ اپنی بیویوں کو پردے میں رکھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا نہ کیا۔ (کیونکہ پردے کا حکم ابھی نازل نہ ہوا تھا) آپ کی بیویاں اکثر راتوں کو باہر نکلا کرتی تھیں اور مناصح کی طرف جاتیں ایک رات حضرت سودہؓ جو قد میں لمبی تھیں نکلیں تو حضرت عمرؓ لوگوں میں بیٹھے بیٹھے کہنے لگے سودہؓ ہم نے تمہیں پہچان لیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے اس توقع پر بات کی کہ کسی طرح پردہ کا حکم نازل ہو۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر حجاب کے حکم والی آیت نازل فرمائی۔

(۲) ایک اور روایت میں یوں ارشاد ہوتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے کہا کہ اگر آپ کے حق میں میری بات مانی جائے تو میری آنکھیں آپ کو کبھی بھی نہ دیکھیں۔

احکام پردہ بحوالہ قرآن:

چنانچہ اس عمل کا آغاز رسول اللہ کے گھرانہ سے ہی کیا گیا اسی سلسلہ میں پہلی بار جو آیات نازل ہوئیں وہ یہ ہیں۔

Marfat.com

(۳) ینساء النبی الستن کاحد من النساء ان اتقیتن فلاتخضعن بالقول فیطمع الذی فی قلبه مرض وقلن قولا معروفا. وقرن فی بیوتکن ولاتبرجن تبرج الجاهلیة الاولیٰ ۔

ترجمہ: اے نبی ﷺ کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں اگر تم اللہ سے ڈرنے والی ہو تو نرم لہجہ میں بات نہ کیا کرو ایسا کرنے سے سے دل کی خرابی میں مبتلا شخص خواہ مخواہ کوئی غلط امید لگا بیٹھے گا لہذا اس سے عام دستور کے مطابق بات کیا کرو اور اپنے گھروں میں وقار سے ٹھہری رہو اور سابقہ دور جاہلیت کی طرح اپنی زینت وآرائش نہ دکھاتی پھرو!

ان آیات سے درج ذیل امور پر روشنی پڑتی ہے ان آیات کے نزول سے قبل معاشرے میں پردہ کا رواج نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس اصلاح کا آغاز نبی ﷺ کے گھرانوں ہی سے کیا ہے۔ اس کی دو وجوہ تھیں ایک تو یہ کہ نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام امت مسلمہ کے لیے اسوۂ حسنہ بنا کر پیش کرنا تھا لہذا ضروری تھا کہ اصلاح نبی ﷺ کے گھرانوں سے ہی ہو اور دوسرا یہ کہ جب کبھی اصلاح کی ضرورت آئے تو اس کا آغاز کسی بڑے گھرانے سے ہوگا تو تب ہی موثر ہوگا ورنہ نہیں۔ عام بے حیائی کی روک تھام کے لیے سب سے پہلی پابندی عورت کی آواز پر لگائی۔ لوچ دار اور شیریں آواز بذات خود دل کا روگ ہے۔ پھر جس مخاطب کے دل میں پہلے سے اس قسم کا روگ ہو وہ صرف اسی بات سے غلط قسم کے خیالات وتصورات دل میں جمانا شروع کر دے گا۔ عورت کا اصل مستقر اس کا گھر ہے۔ یہی اسکا دائرہ عمل ہے یہاں سے وہ کسی خاص مقصد کے لیے نکل کر باہر جا سکتی ہے یعنی تفریح طبع اور گھومنے کے

Marfat.com

لیے اسے گھر نہیں چھوڑنا چاہیے۔ نمائش حسن و جمال اسلام سے قبل کی جاہلیت کا دستور ہے۔ جس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں جاہلیۃ اولیٰ سے مراد غیر شرعی امور ہیں جو اسلام سے قبل ہر جگہ وبا کی طرح پھیلے ہوئے تھے۔

(۴) اللہ رب العزت وتعالیٰ جل جلالہ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا کہ:

یایھا الذین امنوا لاتدخلوا بیوت النبی الا ان یوذن لکم.....واذا سالتموھن متاعا فسئلوھن من وراء حجاب.

ترجمہ: اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں بلا اجازت داخل نہ ہوا کرو......اور اگر تمہیں نبی کی بیویوں سے کچھ مانگنا ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو!

درج بالا آیت کو آیت حجاب کہتے ہیں اس آیت میں درج ذیل امور بیان ہوئے ہیں حکم کا آغاز نبی کے گھرانوں سے ہوا ہے آپ کے گھروں میں جو طرح طرح کے لوگ آتے تھے ان کے بغیر اجازت داخلے پر پابندی لگادی گئی ۔ دوسرا حکم مسلمانوں کو ہے کہ اگر نبی کی بیویوں سے کوئی کام ہو ضرورت کی کوئی چیز لینا ہو یا کوئی بات پوچھنا ہو تو حجاب سے باہر کھڑے ہو کر مانگیں۔ اس حکم کے نزول کے بعد ازواج مطہرات نے اپنے گھروں کے دروازوں پر پردے لٹکا دیئے۔ پھر دوسرے مسلمانوں نے بھی عمل نبوی کی پیروی میں اپنے گھروں کے دروازوں پر پردے لٹکا دیئے!

(۵) اب بحوالہ قرآن ارشاد باری تعالیٰ کی روشنی میں پردے کی مزید تلقین پر غور فرمایا جاوے: **یایھا النبی قل لازواجک وبناتک ونساء المومنین یدنین علیھن من جلابیبھن ذلک ادنیٰ ان یعرفن فلایوذین.**

ترجمہ: اے نبی ﷺ! اپنی بیویوں بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے

Marfat.com

کہہ دو کہ باہر نکلا کریں تو اپنے چہروں پر چادر لٹکا کر گھونگھٹ نکال کر نکلا کریں۔ یہ امر ان کے لیے موجب شناخت (امتیاز) ہوگا تو کوئی انکوایذا نہ دے گا۔

اس مذکورہ قرآنی حوالہ میں نبی ﷺ کے گھرانوں کے علاوہ عام مسلمان عورتوں کو بھی چہرے کے پردے کا حکم ہے یہاں پر بعض حضرات نے چہرہ کے پردہ سے اختلاف کیا ہے۔

(۲) اب اسی ضمن میں قرآنی حوالہ جات سورۃ نور کی امثلہ وارشادات کی روشنی میں ملاحظہ ہوں۔ واقعہ افک ۲ھ کے بعد سورۃ نور میں جو احکام پردہ نازل ہوئے ان کی تفصیل درج ذیل میں بیان کی جارہی ہے۔

ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشۃ فی الذین اٰمنو الھم عذاب الیم فی الدنیا والآخرۃ۔

ترجمہ: بے شک جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں فحاشی کی باتیں پھیلیں ان کے لیے دنیا وآخرت میں دکھ دینے والا عذاب ہے! چونکہ بے پردہ بے حجابی اشاعت فحش کا بڑا ذریعہ ہے اس لیے پہلے اس پر پابندی عائد کی گئی۔

(۷) اسی طرح سورۃ نور میں ایک دوسری جگہ اس طرح ارشاد ربانی پردہ کے متعلق ہے کہ

یایھا الذی امنوا لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتِ حتیٰ تستانسوا وتسلموا علیٰ اھلھا۔

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے گھروں کے علاوہ دوسروں کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو۔ یہاں تک کہ اہل خانہ سے تعارف نہ کرو اور ان پر سلام کہے بغیر داخل

Marfat.com

نہ ہوا کرو۔

سورۃ احزاب میں اذن لے کر داخل ہونے کا حکم نبی ﷺ کے گھروں کے ساتھ مخصوص تھا اس آیت میں اس حکم کا دائرہ وسیع کر دیا گیا ہے اور تمام مسلمانوں کو اس کا پابند کر دیا گیا ہے۔ اس ضمن میں شرح برائے آیت مذکور بحوالہ حدیث ملاحظہ ہو کہ علاء بن یسار کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں گھر جاتے وقت اپنی ماں سے بھی اذن مانگوں فرمایا ہاں وہ بولا میں اس کے ساتھ گھر میں رہتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا پھر بھی اجازت لے کر گھر میں جاؤ فرمایا میں ہی تو اس کی خدمت میں ہوں آپ ﷺ نے فرمایا پھر بھی اجازت لے کر جا۔ کیا چاہتا ہے کہ اپنی ماں کو ننگا دیکھے؟

بلا اجازت گھروں میں داخل ہونا اور دوسروں کے گھر میں تاک جھانک پردے کے تقاضوں کے خلاف ہے لہذا پیش بندی کے طور پر سب سے پہلے اس پر قدغن لگائی۔ اسی سلسلہ میں ایک اور حوالہ قرآن سورۃ نور کی روشنی میں زیر نظر ملاحظہ ہو!

(۸) قل للمومنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذلک ازکٰی لھم ان اللّٰہ خبیر بما یصنعون وقل للمومنات یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن ولا یبدین زینتھن الا لبعولتھن او......

ترجمہ: اے نبی ﷺ! مومن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لیے بڑی پاکیزگی کی بات ہے اور جو کام یہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے خبردار ہے اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی

Marfat.com

زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو آپ سے آپ ظاہر ہو جائے اور اپنے دوپٹے اپنے پہلوؤں پر ڈال لیا کریں۔

(۹) ان آیات سے مندرجہ ذیل احکام مستنبط ہوتے ہیں جو حدیث مبارکہ کی روشنی میں بیان کیے جا رہے ہیں۔

(۱) نبی اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا ''پہلی دفعہ کی نظر معاف ہے لیکن دوسری بار نظر معاف نہیں ہے''

(۲) ایک دفعہ آپ نے یوں فرمایا کہ

''زنا العین النظر'' یعنی آنکھوں کا زنا نظر بازی ہے۔

(۳) طبرانی میں ایک روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''نگاہ ابلیس کے زہریلے تیروں میں سے ایک ہے''

(۴) غیر عورت کی طرف دیکھنا بہت گناہ ہے کہ لیکن اس میں بھی استثنائی صورت ہے وہ یہ کہ آدمی اپنی ہونے والی بیوی کو دیکھ سکتا ہے۔

(۵) مغیرہ بن شعبہؓ روایت کرتے ہیں انہوں نے ایک عورت سے منگنی کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی طرف دیکھ لو کیونکہ تم دونوں میں موانست پیدا ہونے کا یہ بہتر طریقہ ہے۔

غض بصر کا حکم مردوں اور عورتوں دونوں کو ایک جیسا ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ چلتے وقت راستہ بھی پوری طرح نظر نہ آئے بلکہ یہ مطلب ہے کہ مرد کی کسی غیر عورت پر اور عورت کی کسی غیر مرد پر نظر نہیں پڑنی چاہیے۔ اتفاقاً نظر پڑ جائے تو فوراً ہٹا لینی چاہیے۔

Marfat.com

(۱۰) عورت کی ضروریات: عورتوں کی وہ ضروریات جن کے تحت وہ اپنے گھر سے باہر جانے کی مجاز ہیں ان کی تفصیل ذیل میں مختصراً پیش کی جارہی ہے۔

حج: فریضہ حج کی ادائیگی کے لیے عورت گھر سے نکل سکتی ہے لیکن اس کے لیے بھی محرم کی معیت ضروری ہے۔ اس ضمن میں حضرت عباسؓ کہتے ہیں کہ ''ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا یارسول اللہ ﷺ! میری بیوی حج کے لیے نکلی ہے اور میرا نام فلاں غزوہ میں لکھا گیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا لوٹ جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کر۔

(۱۱) نماز: عورتوں کو نماز کے لیے مسجد میں جانے کی اجازت ہے وہ اپنے خاوند کی اجازت سے ہی مسجد میں جا سکتی ہیں اس ضمن میں ارشادات نبوی ملاحظہ ہوں:

۱۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ ''اگر تمہاری بیویاں تم سے مسجد میں جانے کی اجازت طلب کریں تو انہیں نہ روکو۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے باب کے عنوان میں یہ وضاحت بھی کردی ہے کہ یہ اجازت اس صورت میں ہوگی جبکہ کسی فتنہ کا اندیشہ نہ ہو۔

۲۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ (اپنی زندگی کے آخری ایام میں) فرماتی ہیں کہ ''اگر رسول اللہ ﷺ موجودہ صورت حال دیکھتے تو عورتوں کو مسجد میں آنے سے روک دیتے جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا''۔

۳۔ ام حمید سعدیہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میری پسند خاطر یہ ہے کہ آپ کے ساتھ نماز ادا کروں آپ نے فرمایا تیرے گھر کی کوٹھڑی میں تیری نماز تیرے گھر کے دلان میں نماز سے افضل ہے اور دلان میں نماز صحن کی نماز سے افضل ہے اور صحن کی نماز محلہ کی مسجد کی نماز سے افضل ہے اور محلہ کی مسجد کی نماز جامع مسجد کی نماز سے افضل ہے۔

Marfat.com

(۱۲) پھر مسجد میں جانے پر بھی سنت نے کئی طرح کی پابندیاں عائد کی ہیں مثلاً

۱۔ وہ صرف اندھیرے کی نمازوں میں شامل ہوسکتی ہیں ماسوائے جمعہ اور عیدین کے۔

۲۔ جس رات عورت مسجد میں جانا چاہے تو خوشبو نہیں لگا سکتی۔

۳۔ مردوں کے لیے بہتر صف پہلی ہے اور بُری سب سے آخری جبکہ عورتوں کے لیے پہلی صف سب سے بری اور آخری صف بہتر ہے۔

۴۔ اسے چاہیے کہ رکوع و سجود سے سر مردوں کے بعد اٹھائے۔

۵۔ نماز با جماعت سے فراغت کے بعد فوراً مردوں سے پہلے مسجد سے نکل جائیں۔

۶۔ اگر واپسی پر ہجوم ہو اور مرد و عورت مل جائیں تو عورتیں راستہ کے کناروں پر چلیں۔

(۱۳) مندرجہ بالا تمام بحث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر حال میں پردہ جیسے احکام پر عمل پیرا ہو، تاکہ ایک مسلمان عورت کی علیحدہ پہچان ہو۔ ہم مسلمان ہیں اور ہمیں اپنی مذہبی اقدار کی حفاظت مکمل ذمہ داری کے ساتھ کرنی چاہیے۔ بے پردگی کی بدولت پیدا شدہ اور مزید پیدا ہونے والی بیماریوں و برائیوں کا تدارک از حد ضروری ہے کیونکہ بے پردگی ہی ایک ایسا مرض ہے جو کہ دیگر معاشرتی برائیوں کو جنم دیتی ہے۔

لہذا یہ ممکن کوشش کر کے ہم سب کے لیے ضروری ہے کہ اس مرض مہلک سے اپنے ہی خاندان کو نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کو مبتلا ہونے سے بچائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جس انسان کو جتنا اختیار دیا ہے جتنا اقتدار دیا ہے اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا اور سختی کے ساتھ اس کے متعلق حساب لیا جائے گا۔ اسی طرح ہم میں

Marfat.com

سے جو کوئی بھی اپنے کنبے، گاؤں، شہر، ملک کا مقتدر ہے اس کو چاہیے کہ اپنے اختیار استعمال کر کے ہر قسم کی برائی پر کنٹرول کرنے کی ممکن حد تک کاوش کرے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو چھوٹی چھوٹی بلکہ تمام چھوٹی بڑی برائیوں سے اجتناب کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

حواشی

حوالہ نمبر (۱) البخاری، کتاب الاستیذ ان ، باب آیت الحجاب، کتاب التفسیر باب لاتدخلوا بیوت النبی سے لیا گیا ہے۔

حوالہ نمبر (۲) تفہیم القرآن، جلد ۴، صفحہ نمبر ۱۲۱ سے لیا گیا ہے۔

حوالہ نمبر (۳)

حوالہ نمبر (۴) القرآن، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۳۳/۵۳ سے زیر قلم لایا گیا ہے۔

حوالہ نمبر (۵) القرآن، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۳۳/۳۹ سے لیا گیا ہے۔

حوالہ نمبر (۶) القرآن، پارہ نمبر ۱۸، سورۃ نور۔ آیت نمبر ۱۹ سے لیا گیا ہے۔

حوالہ نمبر (۷) القرآن پارہ نمبر ۱۸۔ سورۃ نور۔ آیت نمبر ۲۷ سے لیا گیا ہے۔

حوالہ نمبر (۸) القرآن پارہ نمبر ۱۸۔ سورۃ نور۔ آیت نمبر ۳۱ دیکھئے۔

حوالہ نمبر (۹) میں مندرجہ ذیل کتب احادیث سے استفادہ حاصل کریں۔

۱۔ ترمذی۔ ابواب الادب، باب النظر الفجاۃ

۲۔ البخاری کتاب الاستیذان باب زنا الجوارح دون الفرج

۳۔ تفہیم القرآن

۴۔ ترمذی۔ ابواب النکاح۔ باب النظر الی الخطوبۃ

Marfat.com

حوالہ (۱۰) یہ حوالہ صحاح ستہ کی معتبر کتاب (البخاری) کتاب النکاح باب الا یخلون اجل...... سے لیا گیا ہے۔

حوالہ نمبر (۱۱۰) کو دیکھنے کے لیے درج ذیل کتب احادیث سے استفادہ کریں۔

۱۔ مسلم۔ کتاب الصلوۃ۔ باب حروج النساء الی المساجد اذلم یترتب علیه فتنة۔

۲۔ البخاری کتاب الصلوۃ۔ باب خروج النساء

۳۔ احمد طبرانی

حوالہ نمبر (۱۲) کے متعلق دیکھئے

۱۔ البخاری۔ کتاب الصلوۃ۔ باب خروج النساء الی المساجد

۲۔ البخاری۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب خروج النساء......

۳۔ المسلم۔ کتاب الصلوۃ۔ باب امر النساء المصلیات

۴۔ المسلم، البخاری۔ ایضاً

۵۔ ابوداؤد۔ کتاب الادب

حوالہ نمبر (۱۳) یہ حوالہ ''ڈاکٹر محمد سرور کے ایک مقالہ ''احکام پردہ'' سے اخذ کیا گیا ہے۔

Marfat.com

اسلامی پردہ اور تحفظ نسواں

غلام مصطفیٰ رضوی، مالیگاؤں (انڈیا)

یہ ایک المیہ اور ٹریجڈی ہے کہ مسلمانوں میں تہذیب جدید کی آڑ میں اسلامی اصولوں اور اسلام کی مطلوبہ زندگی سے دوری پیدا کی جارہی ہے۔ آزادی کا نعرہ مغربی فیشن کا مفروضہ ہے یہ آزادی کا کھوکھلا تصور دراصل مذہب سے بیداری کا انخلاء کر کے بیزاری کا شعور از بر کراتا ہے۔ اس پر مستزاد یہ ہے کہ ان سب باطل تصورات کے نشانے پر صرف مسلمان ہیں۔

مسلمانوں میں دین متین سے دوری پیدا کرنے کے لیے کئی ہتھکنڈے اپنائے گئے فحش فلمیں، لٹریچر، جرائد مجلّات، افسانے، حیاسوز ناول کہانیاں، مخلوط پروگرام اور ڈرامے پھر بے پردگی کا عملی رواج بھی اسلام دشمن قوتوں کے تخریبی مشن کا پتہ دیتا ہے۔

حق و باطل کی معرکہ آرائی ہر دور میں رہی ہے اور فتح حق ہی کو نصیب ہوئی ہے اس میں اسلام کے نظام اخلاق کا بڑا دخل ہے اسی سبب دانشوران مغرب اور مستشرقین نے اسلام کے نظم اخلاق پر تنقید کی ہے۔ حقوق نسواں، اسلامی حدود اور اسلامی پردے پر اعتراضات کئے ہیں۔ اسلامی پردے کو ترقی کی راہ میں رکاوٹ اور آزادی کی راہ میں آڑ قرار دیا ہے۔ ہیومن رائٹس کی دہائی دینے والوں نے عورت کی معاشرتی حیثیت کو مسخ کر کے رکھ دیا ہے۔ اسلام کے اخلاقی نظام کے زوال کی خاطر معاشرتی زندگی میں یہ لعنت پھیلائی گئی کہ عورتوں کو مرد کے دوش بدوش رہنا چاہیے۔ افسوس کہ ہمارا معاشرہ ان کی تہذیب کو اپنانے میں فخر محسوس کرتا ہے۔ ماڈرن کلچر کے

Marfat.com

نام سے مغربی تہذیب کو فروغ دیا جارہا ہے۔ اور پردے کو ختم کرنے کی فضا راست کرنے کی کوشش ہورہی ہے۔

آج جبکہ مغرب کی رائج کردہ مساوات نسواں کے تصور کی حقیقت اس صورت میں ظاہر ہوگئی ہے کہ وہاں خواتین کا تقدس پامال ہے ان کی عزتیں عصمتیں تاراج ہوکر رہ گئی ہیں ان کی حیثیت ایک کھلونے کی سی ہے، رشتوں کا احترام اٹھ چکا ہے۔ اب ضروری ہوگیا ہے کہ اسلامی پردے کو رواج دیا جائے۔ اس میں نسوانیت کا تحفظ و وقار اور عزت واحترام ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ جو شے قیمتی و تقدس ماب ہو اسے پردہ میں رکھا جاتا ہے اس کی حفاظت وصیانت کی جاتی ہے۔ قرآن مقدس کو لیجئے وہ سب سے افضل واعلیٰ کتاب ہے اس کے احترام کے لیے اسے غلاف (پردہ) میں رکھا جاتا ہے حضور رحمت عالم ﷺ نے اس دنیائے آب وگل میں تشریف لاکر خواتین کو وقار بخشا ان پر جور و ستم ختم کرایا اور انہیں وقار عطا کرکے ان کے حقوق کو تحفظ فراہم کیا۔ خواتین کے احترام کے لیے پردے کو قائم فرمایا۔ بے پردگی جاہلانہ شعار ہے۔ قرآن مقدس میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی''۔ (الاحزاب ۳۳، کنزالایمان)

آج وہی جاہلانہ طرز پروان چڑھ رہا ہے۔ فیشن کے نام پر ایسے نقاب ایجاد ہوئے ہیں جن میں سرے سے پردے کا اہتمام نہیں ہوتا اور نگاہوں کی حیا اٹھ جاتی ہے۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

''مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی

Marfat.com

حفاظت کریں۔ یہ ان کے لیئے بہت ستھرا ہے۔ بے شک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے۔اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں"۔ (النور ۳۱۔۳۰ کنزالایمان)

اس آیت مبارکہ سے کئی باتیں معلوم ہوئیں مثلاً:

۱۔ جس طرح عورتوں کا ظاہری پردہ ہے اسی طرح مردوں کا نگاہوں کا پردہ ہے وہ اس طرح کہ مرد اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔

۲۔ ظاہری پردے کے ساتھ ہی باطنی پاکیزگی بھی اختیار کریں۔

۳۔ خواتین اپنا سنگار اور آرائش نامحرموں کو نہ دکھائیں۔رسول کونین ﷺ کا ارشاد ہے:

"عورت پردے میں رہنے کی چیز ہے جس وقت وہ بے پردہ ہو کر باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانک جھانک کر دیکھتا ہے"۔

(جنتی زیور، علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی، ص ۵۷ بحوالہ ترمذی)

ناقدین مغرب نے مساوات نسواں کے نام پر تعداد ازواج، عورتوں کی نجی زندگی کے لیے مختص اسلامی اصول وضوابط اور قوانین وغیرہ کو موضوع بنایا ہے۔

صنف نسواں کا تحفظ اسی میں ہے کہ وہ مردوں کی طرح آفسوں، دفتروں، کارخانوں وغیرہ میں نگاہوں کا مرکز نہ بنتے ہوئے گھروں کی زینت بنی رہیں۔استاذ محترم پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی رقم طراز ہیں:

"پاکی وطہارت دراصل حسن وجمال کا دوسرا نام ہے۔جو طاہر نہیں وہ جمیل ہو نہیں سکتا۔اسلام مرد سے زیادہ عورت کے حسن کی حفاظت چاہتا ہے۔اس لیے اسے

Marfat.com

پوشیدہ رہنے پر زور دیا گیا ہے کہ ہر قیمتی اور حسین شے پوشیدہ ہی رہے تو مناسب ہے۔اس لئے اسلام نے معاش کا سارا بوجھ مرد پر ڈالا ہے اور عورت کو مستثنیٰ رکھا تا کہ وہ دلربا اور دل پذیر رہے۔مرد کے ذوق وشوق اور قوت عمل کی محرک بنے۔عورت و مرد چھکڑے کے دو بیل نہ ہوں بلکہ اسلام چاہتا ہے کہ وہ ایک گلشن کے گل و بلبل ہوں، ایک محفل کے شمع و پروانہ ہوں اور ایک آسمان کے آفتاب و ماہتاب ہوں''۔

مغربی معاشرہ تباہی کے جس دہانے پر پہنچ چکا ہے اور اخلاق زوال سے ہم آہنگ ہو چکا ہے وہ ان مساوات نسواں کے اور آزادی نسواں کے جھوٹے نعرے اور دعوے کے نتائج ہیں اور یہی عفریت وہ مسلم معاشرے میں رائج کرنا چاہتے ہیں بایں ہمہ ضروری ہو گیا ہے کہ اسلامی پردے کے ساتھ ہی فرمودات سرور دو عالم ﷺ کی روشنی میں صنف نسواں کی اسلامی حیثیت اور ذمہ داریوں کو اجاگر کیا جائے۔

Marfat.com

قُرآنی پردَہ

الحاج نواب الدین گولڑوی

مسلم خواتین کی عزت وحُرمت اوران کا پردہ صدہا سال سے دنیا میں ضرب المثل ہے۔لیکن اس زمانہ میں مغربی تعلیم نے مسلمانوں کو نصرانیت کی طرف کھینچ رکھا ہے۔اور وہ غیر مسلم قوموں کے عیوب کو بھی ہنر سمجھ کر فخریہ تقلید پر تلے ہوئے ہیں ان کا اس سلسلے میں بے جا اصرار اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ اپنے اس غلط طریق عمل کو صحیح ثابت کرنے کے لیے شرعی احکام سے بھی انکار کردیا جاتا ہے اور جو اصحاب بے پردگی کے حامی ہیں وہ پردہ کے خلاف تقریریں کرتے ہیں اور مسلمانوں کو اس مغالطے میں ڈالتے ہیں کہ پردہ خود شریعت کے خلاف ہے۔اس پر وہ اپنی بیویوں اور بہو بیٹیوں کو بے پردہ اور بے حجاب بازاروں میں، سیر گاہوں میں، ریلوے اسٹیشن کے پلیٹ فارموں اور ایئرپورٹس پر بلکہ سٹیج شوز، تھیٹروں اور سینماؤں تک ساتھ لیے پھرتے ہیں غیر مردوں سے ان کے ہاتھ ملواتے ہیں۔ بلکہ آج کل تو ان کو اکیلے ان کے فرینڈز کے ساتھ پکنک پر جانے دینے سے بھی گریز نہیں کرتے۔لڑکیوں اور بیگم صاحبہ کا سر کھلا ہے۔بال کٹے ہوئے ہیں، آستین ندارد، کلائیاں اور بازو نظر آرہے ہیں۔ گریبان ایسا بنایا گیا ہے جس میں سینہ اور کچھ حصہ زنانہ جسم کا نمودار ہیں۔گھٹنوں تک پاؤں بھی کھلے ہیں۔جن پر جسم کے ہمرنگ ریشمی موزے پہنے ہیں۔اس پر طرہ یہ ہے کہ اس بے غیرتی کو رواج دینے کے لیے تقریریں کی جاتی ہیں۔مضمون لکھے جاتے ہیں سٹیج شوز کیے جاتے ہیں اور پردہ کو صحت کے خلاف ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جاتا ہے اور حکومت جو اسلام اور شریعت کا دعویٰ کرتی ہے اس بے راہ

Marfat.com

روی کی سرپرستی کرتی ہے۔ ٹیلی ویژن پر جو سٹیج شوز کیے جاتے ہیں۔ بے پردہ لڑکیوں اور عورتوں کو سامنے بیٹھا کر اسلام کی توہین کی جاتی ہے۔ یہ محض عورتوں کے ووٹ حاصل کرنے کیلئے کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت فرمائے۔

ہمیں یہ نہ بھولنا چاہیئے کہ ہم مسلمان ہیں اور مسلمان کا معنیٰ ہے خدا اور رسول کے حکموں کے آگے سر جھکا دینے والا۔ اسلام نے مسلمان کے لیے کچھ حدیں مقرر کر رکھی ہیں۔ جن کے اندر رہ کر مسلمان کو زندگی بسر کرنی چاہیے تا کہ اس فانی دنیا سے سرخرو ہو کر ابدی دنیا کی طرف کوچ کرے اور اس ہمیشہ ہمیشہ رہنے والی زندگی سے لطف اندوز ہوں۔ یہاں ثبات نہیں وہاں موت نہیں۔ یہ دنیا دار العمل ہے اور وہ دنیا دار الجزاء۔ نیز یہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ ہم یہاں جو بوئیں گے وہاں وہی کاٹیں گے۔

از مکافاتِ عمل غافل مشو

گندم از گندم بروید جو ز جو

نیز ''جس نے دنیا میں ذرہ برابر بھی نیکی کی قیامت کے روز وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی وہ اسے پالے گا''۔ (القرآن) اس لیے ہمیں یہاں برائی کی بجائے نیکی حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

یہ اس لیے بھی ضروری ہے کہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے ''ہم نے جن اور انسان کو محض اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے''۔ یہ تب ہی ممکن ہے جب ہمارا ہر عمل اللہ اور اس کے رسول کے حکموں کے مطابق ہو''۔

ہمارے اعمال میں پردہ بھی خصوصیت کا حامل ہے جسے قرآن مجید نے بڑی

Marfat.com

وضاحت سے بیان کیا ہے۔ یہاں پر یہ بات سمجھنی بہت ضروری ہے کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جس میں شک کی گنجائش نہیں ہے اس کے ہر حکم پر ایمان لا کر عمل کرنا ضروری ہے اور اس کی ایک آیت کا انکار کفر ہے اور یہ بات بھی یاد رہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے جسے اس نے اپنے آخری نبی محمد ﷺ پر نازل کیا۔ جس کے تمام احکام قیامت تک کیلئے قابل عمل ہیں اور اس کے احکام میں کسی قسم کی ترمیم و تنسیخ کی گنجائش نہیں۔ اس میں جس قدر اوامر و نواہی ہیں۔ ہمارے ہی فائدے کے لئے ہیں آیئے دیکھیں کہ ہمیں پردے کے متعلق قرآن کیا احکامات دیتا ہے۔

قرآنی پردہ:

سورۃ نور آیت ۳۲: ''مسلمان مردوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں''۔ یہ ان کے لیے بہت ستھرا ہے۔ بے شک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنا بناؤ سنگار (میک اپ) نہ دکھائیں مگر جتنا خود ظاہر ہو اور دوپٹے اپنے گریبان پر ڈالے رہیں اور اپنا بناؤ سنگھار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہر کے بیٹے (سوتیلے) یا اپنے بھائی یا بھتیجے یا اپنے بھانجے یا دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا سنگار اور اللہ کی طرف توبہ کرو۔ اے مسلمان سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ''۔

اس آیت کریمہ کے تحت تفسیر ابن کثیر جو تمام مکاتب فکر کے نزدیک معتبر

Marfat.com

ہے میں لکھا ہے۔

''کہ عورتیں اپنے گریبان پر اوڑھنیوں کے بُکل مارے رہیں اور مسلمان مرد اور عورت دونوں اپنی نگاہیں نیچی رکھیں''۔ آگے چل کر لکھتے ہیں کہ ''عورتوں کو چاہیے کہ اپنے دوپٹوں کے اوپر کی اوڑھنی سے بُکل مارلیں تاکہ سینے اور گلے کا زیور چھپا رہے کیونکہ خمیر اس کپڑے کو کہتے ہیں جو ہر چیز کو ڈھانپ لے''

اس آیہ کریمہ کے تحت مولوی شبیر احمد عثمانی صاحب یوں رقمطراز ہیں۔

''جاہلیت میں عورتیں اوڑھنی سر پر ڈال کر اس کے دونوں پلو پشت پر لٹکا لیتی تھیں۔ اس طرح سینہ کی ہیت نمایاں رہتی تھی۔ یہ گویا حسن کا مظاہرہ تھا۔ قرآن مجید نے بتلا دیا کہ اوڑھنی کو سر پر سے لاکر گریبان پر ڈال لینا چاہیے تاکہ اس طرح کان، گردن اور سینہ پوری طرح مستور رہے''۔

اور اس آیت کے تحت مولوی اشرف علی صاحب اپنی تفسیر بیان القرآن میں یوں تحریر فرماتے ہیں:

''حاصل یہ ہے کہ عورتیں سر سے پاؤں تک تمام بدن اپنا پوشیدہ رکھیں...... خصوصاً سر اور سینہ ڈھکنے کا بہت اہتمام کریں اور اپنے دوپٹے جو سر ڈھکنے کے لیے مخصوص ہیں اپنے سینوں پر ڈالے رہا کریں''۔

نیز اسی آیت کے تحت تفسیر ضیاء القرآن میں پیر کرم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''اسلام سے پہلے عورتیں سر پر جو کپڑا ڈالتی تھیں اس کے پلو اپنی پشت پر لٹکا دیا کرتی تھیں۔ اس طرح ان کی گردن، کان اور منہ وغیرہ ظاہر رہتے تھے۔ اس آیت نے حکم

Marfat.com

دیا کہ سر پر جو اوڑھنی اوڑھو اس کے پلوؤں کو پشت پر پیچھے نہ پھینک دو بلکہ انہیں اپنے گریبانوں پر ڈال دو تا کہ تمہارے سینے، گردن وغیرہ لوگوں کی نظروں سے چھپ جائیں''۔

اس سے ثابت ہوا کہ محض سینے پر کپڑا ڈال لینا ہی کافی نہیں جیسا کہ آج کل خواتین کرتی ہیں۔ بلکہ یہ سینے پر ڈالا ہوا کپڑا موٹا بھی ہو اور یہ سر سے ہو کر منہ گردن اور سینہ کو چھپا لے۔

اس آیت نے عورت کو بناؤ سنگھار کرنے کا حق دیا ہے اور وہ ایسا کر کے صرف اپنے محارم کے سامنے ہی آ جا سکتی ہے۔ جن کا اس آیت کریمہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ غیر محارم کے سامنے اس حالت میں آنا جانا قطعاً حکم خداوندی کے خلاف ہے۔ آگے چل کر ضیاء القرآن میں اسی آیت کے تحت لکھا ہے۔ ''دختران اسلام از خود ہی فیصلہ کریں کہ آج کل جو باریک دوپٹہ وہ اوڑھتی ہیں اور جس طرح انہیں سر کی بجائے اپنے کندھوں پر ڈال لیتی ہیں اور سینہ تان کر سر عام چلتی ہیں۔ ان کا یہ طریقہ اسلام کی تعلیمات سے کتنا منافی ہے۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کتنے درد بھرے انداز میں دختران ملت کو عریانی اور بے پردگی سے باز رہنے کی تلقین کی ہے فرماتے ہیں:

بہل اے دخترک ایں دلبری ہا
مسلمانی را نہ زیبد کافری ہا
منہ دل بر جمال غازہ پرورد
بیا موز از نگاہِ غارتگری ہا

نیز فرمایا:

اگر پندے ز درویشے پذیری
ہزار امت بمیرد تو نہ میری

Marfat.com

بتول باش و پنہاں شو ازیں عصر
کہ در آغوش شبیرے بگیری

یعنی اگر تو ایک درویش کی نصیحت قبول کر دے تو ہزار امتیں فنا ہو سکتی ہیں۔ لیکن تو ہمیشہ زندہ رہے گی۔ سیدہ بتول فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کا شیوہ اختیار کر اور زمانے کی نگاہوں سے چھپ جا تا کہ تیری آغوش میں شبیر (حضرت امام حسینؓ) جیسا فرزند پرورش پا سکے"۔

آگے چلیئے اللہ تعالیٰ نے موجودہ زمانے کی بے پردگی کو پہلی جاہلیت کی بے پردگی قرار دیا ہے ملاحظہ ہو:

سورۃ احزاب آیت ۳۲: ترجمہ "اے نبی کی بیویو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر اللہ سے ڈرو تو بات میں نرمی نہ کرو کہ دل کا روگی کچھ لالچ کرے۔ وہاں اچھی بات کہو اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو..........." اس آیت کریمہ کے تحت مولوی شبیر احمد عثمانی یوں رقمطراز ہیں "جو احکام ان آیات میں بیان کیے گئے ہیں تمام مومن عورتوں کے لیے ہیں ازواج مطہرات کے حق میں چونکہ ان کا تاکد و اہتمام زائد تھا۔ اس لیے ان لفظوں میں خصوصیات کے ساتھ مخاطب ان کو کیا گیا ہے"۔

اور اسی آیت کے تحت ملاحظہ ہو۔ تفسیر بیان القرآن از مولوی محمد اشرف علی صاحب: "یعنی پردہ اس طریقے سے کرو کہ بدن اور لباس نظر نہ آئے۔ جیسا کہ آج کل شرفا میں پردہ کا طریقہ متعارف ہے۔ کہ عورتیں اپنے گھروں میں سے ہی باہر نہیں نکلتیں۔ یعنی قدیم زمانہ جاہلیت کے دستور کے موافق نہ پھرو جس میں بے پردگی رائج تھی"۔

Marfat.com

ضیاء القرآن: ''اگرچہ یہاں خطاب ازواج مطہرات سے ہے لیکن امت کی ساری خواتین کیلئے یہی حکم ہے''۔

تفسیر ابن کثیر: ''اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کی بیویوں کو آداب سکھاتا ہے اور چونکہ تمام عورتیں انہی کے ماتحت ہیں۔ اس لئے یہ احکام سب مسلمان عوتوں کے لیے ہیں۔ ''بزار'' میں ہے کہ عورتوں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ جہاد کی کل فضیلت مرد ہی لے گئے۔ اب آپ کوئی ایسا عمل بتائیں کہ جس سے ہم مجاہدین کی فضیلت کو پاسکیں۔ آپ نے فرمایا۔ تم میں سے جو اپنے گھر میں پردے اور عصمت کے ساتھ بیٹھی رہے وہ مجاہد کی فضیلت پالے گی۔

ترمذی وغیرہ میں ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ عورت سرتاپا پردے کی چیز ہے۔ یہ جب گھر سے باہر قدم نکالتی ہیں تو شیطان جھانکنے لگتا ہے۔ یہ سب سے زیادہ خدا کے قریب اس وقت ہوتی ہے۔ جبکہ یہ اپنے گھر کے اندر ہو۔ جاہلیت میں عورتیں بے پردہ پھرا کرتی تھیں۔ اب اسلام بے پردگی کو حرام قرار دیتا ہے۔ ناز سے اٹھلا کر چلنا ممنوع ہے۔ دوپٹہ گلے میں ڈال لیا لیکن اسے لپیٹا نہیں جس سے گردن اور کانوں کے زیورات دوسروں کو نظر آئیں یہ جاہلیت بناؤ تھا۔ اس آیت میں روکا گیا ہے''۔

آگے چلیے اسی سورۃ احزاب آیت ۵۹ میں ارشاد خداوندی ہے۔

''اے نبی اپنی بیویوں اور صاجزادیوں اور مسلمان عورتوں سے فرمادو کہ اپنی اوڑھنیوں کا ایک حصہ اپنے منہ میں ڈالے رہیں۔ یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے''۔

Marfat.com

تفسیر کنزالایمان: منافق لوگ باندیوں کو چھیڑا کرتے تھے۔ اس لیے حُرعورتوں کو حکم دیا گیا کہ وہ چادر سے جسم ڈھانک کر سر اور منہ چھپا کر باندیوں سے اپنی وضع ممتاز کریں''۔

مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب: یعنی بدن ڈھانپنے کے ساتھ چادر کا کچھ حصہ سر سے نیچے چہرہ پر بھی لٹکا لیویں۔ روایات میں ہے کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد مسلمان عورتیں بدن اور چہرہ چھپا کر اس طرح نکلتی تھیں کہ صرف آنکھ دیکھنے کیلئے کھلی رہتی تھی اس سے ثابت ہوا کہ فتنہ کے وقت آزاد عورت کو چہرہ بھی چھپا لینا چاہیے''۔

تفسیر بیان القرآن: ''کہہ دیجئے کہ (سرسے) نیچی کرلیا کریں (چہرے کے) اوپر تھوڑی سی چادریں۔ اس سے جلدی پہچان ہوجایا کرے گی''۔

(یعنی کسی ضرورت کے وقت آزاد صورت کو باہر نکلنا پڑے تو چادر سے سر اور چہرہ بھی چھپا لیا کریں)

تفسیر ابن کثیر: اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ سے فرماتے ہیں کہ آپ مومن عورتوں سے فرما دیجئے۔ بالخصوص اپنی بیویوں اور صاحبزادیوں سے کیونکہ وہ تمام دنیا کی عورتوں سے بہتر اور افضل ہیں۔ کہ وہ اپنی چادریں قدرے لٹکا لیا کریں تاکہ جاہلیت کی عورتوں سے ممتاز ہوجائیں۔

جلباب اس چادر کو کہتے ہیں جو عورتیں اپنی دوپٹیا کے اوپر ڈال لیتی ہیں اور اس کا ایک حصہ اپنے منہ پر ہوتا ہے حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ مسلمان عورتوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ جب اپنے کسی کام کے لیے باہر نکلیں تو جو چادر

Marfat.com

اوڑھتی ہیں اسے سر پر سے جھکا کر منہ ڈھک لیا کریں۔ صرف آنکھ کھلی رکھیں اور حضرت عکرمہؓ کا قول ہے کہ اپنی چادر سے منہ اور گلا ڈھانپ لو"۔

تفسیر ضیاء القرآن: جلابیب جمع ہے اور اس کا واحد جلباب ہے اور جلباب اس بڑی چادر کو کہتے ہیں جو سارے جسم کو ڈھانپ لے۔ علامہ زمخشری "یدنین" کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں "یعنی اپنی چادروں کو اوپر ڈال لو اور اس سے اپنے چہروں اور کندھوں کو چھپالو"۔ علامہ ابوحیان لکھتے ہیں کہ ہمارے ہاں اندلس میں "مسلمان خواتین اس طرح پردہ کرتی ہیں کہ سارا چہرہ چھپا ہوا ہوتا ہے۔ صرف ایک آنکھ کھلی ہوتی ہے۔

آج ہمارے معاشرے کا جو حال ہے اور نوجوان عورتوں نے جس طرح سے شرم وحیاء کی چادر کو اتار پھینکا ہے۔ ننگے سر نیم عریاں لباس میں جس طرح وہ بن سنور کر بازاروں میں پھرتی ہیں اور عام محفلوں میں شرکت کرتی ہیں۔ (اور دفتروں میں میک اپ کر کے مردوں کے ساتھ بے حجاب ڈیوٹی انجام دیتی ہیں) انہیں دیکھ کر کون یہ سمجھ سکتا ہے کہ یہ دختران اسلام ہیں؟

ایک دفعہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں بنو تمیم کی چند عورتیں حاضر ہوئیں۔ جنہوں نے باریک لباس پہنا ہوا تھا انہیں دیکھ کر ام المومنینؓ نے فرمایا: اگر تم مومن عورتیں ہو تو سن لو۔ یہ لباس مومن عورتوں کا نہیں ہے اور اگر تم مومن نہیں ہو تو جو چاہو کرو"۔

آخر میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی بھی سن لیجئے:

ترجمہ: "یعنی کئی عورتیں جنہوں نے لباس پہنا ہوتا ہے لیکن ننگی ہوتی ہیں (یعنی چست لباس ہوتا ہے) ناز و ادا سے جھکتی ہیں اور جھکاتی ہیں ان کے سر اس طرح

Marfat.com

ہیں جس طرح بخت نسل کے اونٹوں کی کوہان۔ یہ عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی اور نہ انہیں جنت کی ہوا لگے گی‘‘۔

اب آپ ہی دیکھئے کہ ہماری فیشن پرست لڑکیاں جو لباس پہنتی ہیں کیا وہ اس لباس کے باوجود ننگی نہیں ہوتیں؟ وہ کس طرح مٹک مٹک کر چلتی ہیں اور سروں پر جو انہوں نے مصنوعی جوڑے (Wig) رکھے ہوئے ہیں کیا وہ اونٹ کی کوہان کی طرح نظر نہیں آتے۔ وہ اپنا انجام دیکھ لیں۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے نور نبوت سے چودہ سو سال پہلے ہی آج کی مغربی تہذیب کی دلدادہ عورتوں کی کس طرح نشان دہی فرما دی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شرم وحیا عطا فرمائے۔

قارئین کرام!

جس معاشرے میں عریانی اور فحاشی کا دور دورہ ہو۔ وہ تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ ہمیں اپنے ہمسایہ ملک ایران سے سبق سیکھنا چاہیے۔ جہاں شاہ کے زمانہ میں ایسے ہی حالات تھے تو اللہ تعالیٰ کا قہر نازل ہوا۔ لاکھوں جانیں ضائع ہوئیں اسلام کے نام پر انقلاب لایا گیا۔ اب وہاں عورتیں ملازمت بھی کرتی ہیں اور اپنی ضروری حاجات کے لیے گھر سے باہر بھی نکلتی ہیں۔ مگر پردہ کے ساتھ۔ کیا مجال کہ یہاں کی طرح خواتین میک اپ کر کے ننگے سر منہ باہر نکلیں۔ حکومت وقت نے قانون بنا دیا ہے کہ جو عورت بناؤ سنگار کر کے گھر سے باہر نکلے اسے ۷۲ کوڑے لگائے جائیں۔ خدا کرے ہمارے اس اسلامی ملک پاکستان میں بھی کوئی ایسا قانون بن جائے۔ جہاں اب اسلامی جمہوری اتحاد برسر اقتدار ہے اور ان کا دعویٰ بھی ہے کہ ہم اس ملک میں نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم لا کر دم لینگے۔ (ماہانہ ماہ طیبہ فروری ۱۹۹۹ء)

Marfat.com

قسط دوم

عورت اور پردہ

(تحریر۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمدؒ)

اللہ تعالیٰ نے خواتین کو بڑی رعایتیں دی ہیں ۔اور رنج ومصیبت میں انکا پاس اور لحاظ رکھا ہے۔ مثلاً مطلقہ عورت کے لئے یہ حکم ہے کہ عدت پوری ہونے تک اس کا خاوند اس کو راحت و آرام سے اپنے گھر میں رکھے اس پر تنگی نہ کرے، اگر وہ حاملہ ہوتو پھر حمل کی مدت پوری ہونے تک اس کا سارا خرچہ برداشت کرے اور اس کی آسائش و آرام کا پورا پورا خیال رکھے بچہ کی ولادت کے بعد اگر مطلقہ بیوی دو سال اس کو دودھ پلاتی ہے تو دو سال کی اجرت بھی ادا کرے۔ (قرآن حکیم سورۃ طلاق، آیت نمبر ۶) شاید یہ باتیں عجیب لگیں مگر یہ سب کچھ قرآن کریم میں ہے ہم خواتین کو بتاتے نہیں، اپنے حقوق خوب یاد رکھتے ہیں، خواتین کو احکام شریعت کی پیروی کرتے ہوئے کسب معاش کی اجازت ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہوا کہ ''مرد کی کمائی میں سے مرد کا حصہ ہے اور عورت کی کمائی میں سے عورت کا حصہ ہے''۔ (قرآن کریم، سورۃ نساء ج ۲ ص ۳۲) حضور انور ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا (م ۲۰ھ/ ۶۴۰) اپنے ہاتھ سے چمڑے کی دباغت دیتیں، فروخت کرکے جو رقم آتی غریبوں مسکینوں میں تقسیم کر دیتیں۔

(ابن حجر عسقلانی، الاصابۃ فی معرفۃ الصحابہ، ج ۲ ص ۲، ۶)

اللہ تعالیٰ نے گھروں میں رہنے والی شریف خواتین کی عزت نفس کی حفاظت کے لئے مردوں کو بغیر اجازت لئے گھر میں داخل ہونے سے منع فرمایا (قرآن حکیم، سورۃ احزاب آیت نمبر ۵۳، سورۂ نور، آیت نمبر ۲۷) اگر کسی خاتون

Marfat.com

سے بات کرنی ہے تو ادب یہ سکھایا کہ پردے کے پیچھے سے بات کی جائے۔ (قرآن حکیم، سورۃ احزاب آیت نمبر ۵۳، سورۂ نور، آیت نمبر ۲۷) اگر کوئی دعوت پر بلائے اور گھر میں خواتین بھی موجود ہوں تو کھانے کے بعد خواہ مخواہ باتوں میں مصروف نہ ہوں بلکہ کھا پی کر چلے آئیں۔ (قرآن حکیم، سورۃ احزاب آیت نمبر ۵۲)۔ حضور انور ﷺ کے طفیل یہ سارے آداب ہم کو مل گئے، اب یہ ہماری بدنصیبی ہے کہ ہم عمل نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ نے ہم کو پیدا کیا، اس سے زیادہ کون ہمارے احوال سے واقف ہوگا؟ ہماری بھلائی اور برائی کا اس سے زیادہ کس کو علم ہوگا؟ ہم کو جن باتوں کا حکم دیا گیا اور جن سے روکا گیا وہ صرف اور صرف ہماری بھلائی کے لئے اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، ذرا سوچیں تو سہی بندوں سے اس کو کیا غرض ہوگی؟ وہ ہمارے فائدے کے لئے ہم کو حکم دیتا ہے۔ پردے کے بارے میں خواتین کو جو حکم دیا گیا وہ انہیں کے فائدے کے لئے ہے اگر وہ سوچیں اور غور وفکر کریں۔ سورۂ نور، سورۂ احزاب میں خواتین کے پردے سے متعلق جن آداب کا ذکر کیا گیا وہ ہماری توجہ کے مستحق ہیں توجہ فرمائیں:

- اپنے اپنے گھروں میں رہیں، دور جاہلیت کی طرح بے پردہ نہ پھریں۔
(قرآن حکیم، سورۃ احزاب آیت نمبر ۵۳)
- دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور غیر مردوں کو اپنا سنگھار نہ دکھائیں۔ (قرآن حکیم، سورۃ نور آیت نمبر ۳۱)
- ہاں ان رشتہ داروں پر چھپا سنگھار ظاہر ہوجائے تو حرج نہیں مثلاً خاوند، باپ (دادا، پردادا)، سسر، بیٹے، بھانجے، بھتیجے، بہت ہی بوڑھے اور نابالغ

Marfat.com

ملازم اور نو عمر لڑکے۔ (قرآن حکیم، سورۃ نور آیت نمبر ۳۱)

❖ خواتین بوقت ضرورت باہر نکلیں تو چادر کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈال لیں تاکہ پہچانی جائیں (کہ شریف ہیں) اور شرارت کرنے والے چھیڑ چھاڑ نہ کریں۔

(قرآن حکیم، سورۃ احزاب آیت نمبر ۵۹)

❖ مسلمان مردوں کو حکم دیا جائے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔ (قرآن حکیم، سورۃ نور آیت نمبر ۳۰)

❖ مسلمان عورتوں کو بھی حکم دیا جائے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔

(قرآن حکیم، سورۃ نور آیت نمبر ۳۱)

❖ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ قرآن حکیم ہم سے کس شرم وحیا اور غیرت وحمیت کا تقاضا کرتا ہے۔ روسی فلسفی ٹالسٹائی نے بھی سج بن کر خوشبو لگا کر عورت کے باہر نکلنے سے متعلق یہ حدیث پیش کی ہے جس میں حضور انور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

''جو عورت خوشبو لگا کر گھر سے نکلی پھر اس غرض سے لوگوں کے پاس سے گزری کہ وہ اس کی خوشبو سونگھیں، وہ زانیہ ہے اور جنہوں نے اس کو دیکھا ان میں سے ایک ایک کی آنکھ زانیہ ہے''۔ (ٹالسٹائی، پیغمبر اسلام (اُردو ترجمہ)، مطبوعہ لاہور ۱۹۲۰ء، ۴۴)

موجودہ صورتحال دل دردمند کے لئے تشویش ناک ہے، جس سے گھر میں رہنے اور پردہ کرنے کے لئے کہا گیا تھا۔ وہ بے پردہ گھر سے باہر ہے اور جس دروازہ کو کھلا رکھنے اور حاجت مندوں کی حاجت روائی کے لئے کہا گیا تھا، وہ بند دروازوں اور سخت پردوں میں ہے۔ اسلامی معاشرے کے ہر حاکم وافسر کو ہدایت کی گئی تھی وہ دروازہ کھلا رکھے، پہرے نہ لگائے مگر یہاں تو رسائی بھی بہت مشکل ہے اور کبھی کبھی

Marfat.com

ناممکن بھی ہو جاتی ہے۔ خواتین کے آداب مردوں نے اپنا لئے، اے کاش! ہم عقل سلیم سے کام لیتے۔

قرآن حکیم میں پردے کے متعلق جو ہدایات دی گئیں، حضرت عائشہ صدیقہؓ (م ۵۹ھ/ ۶۷۷ء) نے اس پر عمل کر کے بہترین نمونہ پیش کیا۔ ازواج مطہرات میں علم و دانش میں کوئی آپ کا ثانی نہ تھا۔ تاریخ و حدیث سے ہمیں ان واقعات کا علم ہوتا ہے:

❁ ایک مرتبہ حضرت حفصہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہا باریک دوپٹہ اوڑھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے ان کا دوپٹہ چاک کر دیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ نور میں کیا فرمایا ہے؟ اس تنبیہ کے بعد دبیز کپڑے کی چادر منگوا کر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو عنایت فرمائی۔

(ابو عبداللہ محمد بن سعد زہری، طبقات ابن سعد، ج ۱۸، ص ۵۰)

❁ ایک مرتبہ کسی کے ہاں آپ رضی اللہ عنہا کا جانا ہوا، صاحب خانہ کی دو جوان لڑکیاں بغیر چادر، باریک دوپٹہ اوڑھے نماز پڑھ رہی تھیں آپ رضی اللہ عنہا نے ہدایت فرمائی کہ آئندہ دبیز کپڑے کی چادر اوڑھ کر نماز پڑھی جائے۔

(احمد بن حنبل شیبانی، المسند، ج ۸، ص ۲۹۶)

❁ ایک مرتبہ ابن اسحاق نابینا، حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ پردے میں ہو گئیں۔ ابن اسحاق نے عرض کیا کہ میں تو نابینا ہوں، آپ نے پردہ کیوں فرمایا؟ فرمایا میں تو نابینا نہیں ہوں، دیکھ رہی ہوں۔ (طبقات ابن سعد ص ۵۸)

❁ حضور انور ﷺ کے دور مبارک میں خواتین مسجد نبوی شریف میں حاضر

Marfat.com

ہوتیں اور عیدین کے لئے بھی حاضر ہوتیں مگر نا مساعد حالات کی وجہ سے عہد فاروقی میں خواتین پر پابندی لگادی گئی اور انہوں نے مسجد نبوی میں آنا بند کر دیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس عمل کی تائید کرتے ہوئے فرمایا:

''اگر رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوتا کہ خواتین کی حالت یہ ہوگئی ہے تو آپ ان کو مسجد میں آنے سے اس طرح روکتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا'' (نیاز فتح پوری، صحابیات ص ۵۸)

مندرجہ بالا واقعات سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خواتین سے کیا توقع رکھتی ہیں اور کیا چاہتی ہیں۔ اسلام جہاں جہاں پھیلا ایشیا میں، افریقہ میں، یورپ میں، ساتھ ساتھ پردہ بھی پھیلتا چلا گیا۔ یہ ہمیشہ اسلامی شعائر میں ایک عظیم شعار شمار کیا گیا۔ انتہائی عروج کے زمانے میں جبکہ اسلامی سلطنت تین براعظموں پر پھیلی ہوئی تھی، پردہ مسلم اور غیر مسلم خواتین کے درمیان ایک نشان امتیاز بنا رہا۔ بلکہ غیر مسلم حکومتوں میں بھی یہ امتیاز قائم رہا۔

۱۹۱۴ء سے قبل روس میں مسلم خواتین پردے میں رہتیں، قرآن کریم حفظ کرتیں، وہاں حفظ قرآن کا عورتوں اور مردوں میں عام رواج تھا۔ (اخبار المؤید، مصر، ۱۵ اگست ۱۹۰۲ء) روس کی مسلم خواتین مدارس بھی قائم کرتیں، ایک روسی خاتون صفیہ رحمت اللہ علیھا نے اپنے خرچ سے ایک عظیم الشان مدرسہ قائم کیا تھا۔ الغرض ماضی میں اسلامی معاشرے میں جو کچھ ترقی ہوئی، پردے میں رہ کر ہی ہوئی حد تو یہ ہے کہ خواتین جہاد میں شریک ہوتیں، زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں، کبھی خود جہاد میں

Marfat.com

حصہ لیتیں، یہ سب کچھ حیا کے ساتھ، پردہ میں رہ کر ہی کیا جاتا۔ دور جدید میں جہاں اسلامی انقلاب آیا، یا اسلام کے نام پر انقلاب آیا، وہاں پہلی بات یہ دیکھی گئی کہ بے پردہ عورتیں، پردہ دار ہوگئیں اور ان کی ہیبت دشمنان اسلام کے دلوں میں ایسی بیٹھی کہ وہ خوف زدہ ہوگئے۔ جدید معاشرے کی بے پردگی نے اسلامی معاشرے کو کچھ نہ دیا اور نہ تاریخ میں کسی باب کا اضافہ کیا۔ یہ دردمند خواتین کے لئے سوچنے کی بات ہے اگر بے پردگی ترقی کی ضامن ہوتی تو آج سارے عالم میں ہم اس طرح رسوا نہ ہوتے مشہور مورخ آرنلڈ ٹوئمبی نے ایک جگہ لکھا ہے کہ انسانی معاشروں کی تباہی میں عورت کی آزادروی اور بے پردگی کو بڑا دخل ہے۔ مورخ موصوف نے عالمی تاریخ کا گہری نظر سے مطالعہ کرنے کے بعد اس رائے کا اظہار کیا ہے اس لئے اس کو کسی تعصب یا تنگ دلی پر محمول نہیں کیا جانا چاہیے بلکہ اس تاریخی حقیقت پر ٹھنڈے دل سے غور وفکر کرنا چاہیے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے معاشرے کی بنیاد پاکیزگی پر رکھی ہے۔ ہمہ گیر پاکیزگی، زندگی کے ہر شعبے کی پاکیزگی، مغربی سازشیوں نے اسلام کی ہر معقول بات کو نامعقول بنا کر دکھایا اور اپنی ہر نامعقول بات کو معقول بنا کر دکھایا ایسا پروپیگنڈا کیا کہ عقلیں ماؤف ہوگئیں اور آنکھیں پٹ ہوگئیں۔ اسلام نے خواتین پر بے شمار احسانات کئے مگر ایک پردے کی معقول ہدایت (جو خواتین ہی کی عصمت وعفت اور حسن وجمال کی حفاظت کی ضامن ہے) بعض خواتین کو اچھی نہیں معلوم ہوئی، دشمنان اسلام نے اس کی اچھائیوں کو چھپایا اور نام نہاد برائیوں کو اچھالا۔ اس طرح خواتین کے ذہنوں کو پراگندہ کر کے اسلام کی سچائی سے ان کو دور کر دیا۔ ذرا غور کریں، خواتین کی بے پردگی نے جسمانی آرائش وزیبائش کا راستہ کھولا، پھر اس نے بے حیائی کی

Marfat.com

صورت اختیار کی اور بے حیائی نے عریانی اور بدکرداری کا دروازہ کھول دیا۔نوبت یہاں تک پہنچی کہ اب یورپ وامریکہ انسانوں کی سرزمین نظر نہیں آتے ،حیوانوں اور درندوں کے جنگل معلوم ہوتے ہیں۔

اس بے حیائی کے جو نتائج سامنے آئے میں سے چند ایک یہ ہیں:

- خواتین کا غیر محفوظ ہونا
- خواتین کے اغواء اور زنا کی وارداتیں عام ہونا۔
- خواتین میں جذبہ اموومت کا مرجانا۔
- بدنگاہی اور پراگندہ خیالی عام ہونا۔
- مردوں کا جنسی امراض میں مبتلا ہونا۔
- عورت کے تقدس کا پامال ہونا

ابھی کچھ روز پہلے کی بات ہے پردہ دار عورت کی عزت کی جاتی تھی اور اب بھی کی جاتی ہے۔بسوں میں اس کے لئے سیٹ خالی کردی جاتی تھی لیکن بے پردہ خاتون کی تکریم کے لئے لوگ تیار نہیں۔وہ بسوں میں جس حال میں سفر کرے کسی کو کوئی سروکار نہیں۔دورجدید میں عورت کی بے پردگی نے اس کو اس حد تک رسوا کیا ہے کہ وہ اخبارات ورسائل اور اشتہارات کی زینت بن کر نفع اندوزی کا ایک وسیلہ بن کر رہ گئی ہے۔جہاں جہاں خواتین کو جگہ دی جاتی ہے احترام کی وجہ سے نہیں،تجارت چمکانے اور نفع حاصل کرنے کے لئے عورت پر اسلام کی نظر مشفقانہ ہے اور جدید معاشرے کی نظر خالصۃً تاجرانہ ہے۔سچی بات یہ ہے کہ ہماری انفرادی اور اجتماعی عظمت وشوکت کا دارومدار صرف اور صرف حضور اکرم ﷺ کی پیروی میں ہے۔

Marfat.com

عالمی سطح پر ہماری رسوائی کی بڑی وجہ دلوں کا عشق مصطفی ﷺ سے خالی ہونا اور عمل کا سنت نبوی ﷺ سے عاری ہونا ہے۔ حضرت عمر فاروقؓ (م ۲۳ھ/۴۔۶۴۳ء) نے سچ فرمایا:

''ہم وہ قوم ہیں جس کو اللہ نے اسلام کی دولت عزت دی ہے'' (مولانا محمد مالک کاندھلوی، پردہ اور مسلمان خاتون، مطبور کراچی، ص ۱۵)

(از ماہنامہ ماہ طیبہ جولائی 2002ء)

Marfat.com

پردہ کی اہمیت

عورتیں پردہ کو فرض جانیں۔ ہر نامحرم سے پردہ فرض ہے اور نہ بے پردہ پھریں نہ بے پردہ گھر میں رہیں۔ باریک کپڑے جن سے بال یا بدن چمکے پہن کر پہونچوں سے اوپر کا حصہ پاؤں کے ٹخنے کے اوپر اور پنڈلی کا حصہ اور گلا، سینہ کھول کر یا باریک کپڑوں سے نمایاں ہونے کی حالت میں محض غیر نہیں، جیٹھ، دیور، بہنوئی یہی نہیں اپنے سگے چچازاد، خالہ زاد، پھوپھی زاد، ماموں زاد بھائی کے سامنے ہونا بھی حرام ہے۔ حرام ہے۔ بدانجام ہے۔

مردوں پر فرض ہے کہ وہ اپنی بیبیوں، بیٹیوں، بہنوں وغیرھن محارم کو بے پردگی سے بچائیں۔ پردے کی تاکید کریں اور عدم تعمیل پر جنہیں سزا دے سکتے ہیں سزا دیں۔ جو مرد اپنی محارم کی بے پردگی کی پروانہ کریگا۔ غیر محرموں کے سامنے پھرائے گا خصوصاً اس طرح کہ بے پردگی کے ساتھ بے ستری بھی بعض اعضاء کی ہو دیوث ٹھہرے گا۔

(از ماہنامہ اعلیٰ حضرت ماہ اکتوبر 2006ء)

Marfat.com

چہرے کا نقاب قرآن وسنت کی روشنی میں

تحریر: مولانا گوہر رحمٰن

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ازواج مطہرات سے پردے کی اوٹ میں بات کرنے کی جو پابندی لگائی گئی ہے یا ان کو گھروں میں ٹک کر رہنے کا جو حکم دیا گیا ہے، اس کا مقصد ان کا احترام ہے کہ چونکہ یہ مسلمانوں کی روحانی مائیں ہیں، اس لئے ان کے اس عظیم مقام و مرتبہ کا تقاضا ہے کہ ان سے روبرو بات نہ کی جائے اور اپنے گھروں میں ہی عزت و وقار کے ساتھ بیٹھی رہیں۔ ان کو آخر کون سمجھائے کہ قرآن کریم نے تو مذکورہ آیت حجاب میں اس حکم کی علت ان کا ازواج رسول ﷺ ہونا نہیں ہے بلکہ ان کا عورت ہونا ہے۔ ان کو خصوصی طور پر یہ حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اہل خانہ تمام مسلمانوں کے لئے نمونہ تھے۔

حجاب الاشخاص:

قرآن فی البیوت اور سوال من وراء حجاب کی آیت سے تو معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کا قد وقامت اور نقل وحرکت بھی اجنبی مردوں سے پوشیدہ رکھی جائے اور وہ گھروں میں یا خیموں میں یا معلق پردوں کے پیچھے رہیں، اس کو حجاب اشخاص کہا جاتا ہے جو اصل مطلوب شرع ہے، اس لیئے کہ عورت کا اصل میدان عمل اندرون خانہ ہے، بیرون خانہ نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں کی نگران ہے اور اس سے ان کے بارے میں باز پرس ہوگی'' (مسلم شریف کتاب الامارۃ) دوسری حدیث میں آیا ہے کہ ''عورت جب گھر

Marfat.com

سے نکلتی ہے تو شیطان اسے تاکتا ہے'' (سنن ترمذی) ابن کثیرؒ نے حافظ بزار کے حوالے سے اس حدیث کے آخر میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں کہ ''عورت اللہ کی رحمت کے اس وقت زیادہ قریب ہوتی ہے، جب وہ اپنے گھر کے اندرونی حصے میں ہو'' (ابن کثیر سورۃ نور آیت ۳۳) انہی مصالح کی بناء پر حضرت عمرؓ کی آرزو یہ بھی تھی کہ ازواج مطہرات کو گھروں سے نکلنے کی اجازت بھی نہ دی جائے لیکن چونکہ عورتوں کو دعوتی و تبلیغی، تعلیمی و تربیتی، سماجی و معاشرتی اور معاشی حوائج کے لئے بسا اوقات گھر سے باہر نکلنے کی ضرورت پڑسکتی ہے، اسلئے اللہ اور اسکے رسول ﷺ نے خواتین کو گھروں سے نکلنے کی اجازت تو دے دی ہے۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ چہرے پر نقاب لٹکا دیا جائے۔

ترجمہ: ''اے نبی کہہ دو! اپنی بیویوں کو، اپنی بیٹیوں کو اور اہل ایمان کی عورتوں کو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں، یہ اس کے زیادہ قریب ہے کہ وہ پہچان لی جائیں اور ستائی نہ جائیں اور اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے''

سورۃ نور میں کہا گیا ہے۔ کہ عورتیں ظاہر نہ کریں، اپنی زیبائش اور آرائش کو اور سورۃ احزاب کی آیت ۳۳ میں حکم دیا گیا ہے کہ جاہلیت کی طرح اپنا حسن اور زیب و زینت نمایاں نہ کرو۔ اب اس آیت میں جلباب اوڑھنے کا جو حکم دیا گیا ہے، یہ دراصل زیب و زینت چھپانے کا عملی طریقہ ہے جو بتایا گیا ہے۔ علامہ جوہریؒ متوفی ۳۹۳ھ نے کہا کہ جلباب کے معنے ہی ملحفہ یعنی بڑی چادر اور یدنین کا مصدر ہے ادنیٰ جس کے معنے ہیں قریب کرنا مگر جب اس کے بعد علیٰ کا حرف آئے تو پھر اس کے معنے ہوتے ہیں ارخاء یعنی لٹکانا تو یدنین علیھن من جلابیبھن کے معنے ہوئے

Marfat.com

لٹکادیا کریں اپنے اوپر اپنی چادروں کے کچھ حصے یعنی پلو اس کی عملی شکل کیا ہوگی؟ تو عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ:

''اللہ نے اہل ایمان کی عورتوں کو حکم دیا ہے کہ جب وہ کسی ضرورت کے وقت اپنے گھروں سے نکلیں تو اپنے سروں کے اوپر سے چادریں لٹکا کر چہروں کو چھپالیں اور صرف ایک آنکھ کھلی رکھیں'' (ابن جریر سورۃ احزاب)

دوسری روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جلباب اوڑھنے کی عملی شکل اس طرح بیان کی ہے کہ ''چادر کو پیشانی کے ساتھ مضبوطی سے چپکادیں اور اس کا ایک پلو ناک پر اس طرح موڑ دیں کہ آنکھیں اگرچہ کھلی رہیں، مگر سینہ اور چہرے کی ٹکی چھپ جائے'' (الوجیز لابن عطیہ سورۃ احزاب)

قاضی ابن عربیؒ، امام قرطبیؒ، ابن کثیرؒ، قاضی بیضاویؒ، ابن جوزیؒ، ابن عطیہ اندلسیؒ، نیشاپوری ابوالسعودؒ اور ان سب سے قدیم وعظیم امام المفسرین ابن جریر طبریؒ متوفی ۳۱۰ نے آیت جلباب کا یہی مفہوم بیان کیا گیا ہے کہ اجنبی مردوں کے سامنے چہرہ کھولنا ممنوع ہے۔ اور چہرے پر نقاب ڈالنا ضروری ہے۔ میں نے سورۃ احزاب کی آیت ۵۹ کے تحت مذکورہ مفسرین کی آراء کا مطالعہ براہ راست کیا ہے۔ جس کو تسلی کرنی ہو، ان کی تفاسیر میں آیت جلباب کی تشریح وتفسیر دیکھ لے۔ البتہ بعض استثنائی صورتوں میں ضرورت کی حد تک چہرہ کھولنے کی اجازت ہے مگر وہ قانون کلی نہیں ہے۔

نقاب کے بارے میں احادیث رسول ﷺ:

حجاب کا حکم ۵ھ میں نازل ہوا تھا، لیکن حضرت عائشہؓ حجۃ الوداع ۱۰ھ

Marfat.com

کا ایک واقعہ بیان کرتی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۵ سال کے اندر اندر چہرے پر نقاب ڈالنا مسلمان خواتین کی فطرت ثانیہ بن گئی تھی، احرام کی حالت میں نقاب اور دستانے پہننے کی شرعاً اجازت نہیں ہے۔ لیکن باوجود اس کے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ:

''حاجیوں کے قافلے ہمارے پاس سے گزرتے تھے اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احرام باندھے ہوئے تھیں، جب قافلے والے ہمارے سامنے آجاتے تو ہم اپنی چادریں سر کی جانب سے چہرے پر لٹکا لیتیں اور جب وہ گزر جاتے تو ہم چہرہ کھول دیتیں'' (ابوداؤد کتاب المناسک) ''ام خلاد نام کی ایک خاتون اپنے مقتول بیٹے کا انجام معلوم کرنے کیلئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور صدمے کے اس حال میں بھی چہرے پر نقاب ڈالے ہوئے تھیں۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے صبر و استقامت کی یہ حالت دیکھ کر کہا تو مقتول بیٹے کا حال پوچھنے آئی ہو اور چہرے پر نقاب ڈالے ہوئی ہو؟ اس نے کہا اگرچہ میں نے اپنا بیٹا کھویا ہے مگر اپنی حیا کو کبھی بھی نقصان نہیں پہنچنے دوں گی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تیرے بیٹے کو دو شہیدوں کا اجر ملے گا اس نے کہا ایسا کیوں ہوگا؟ آپ نے فرمایا اس لئے کہ اس کو اہل کتاب نے قتل کیا ہے۔ (ابوداؤد کتاب الجہاد باب فضل قتال الروم)

حضرت عائشہؓ پر منافقین کی بہتان تراشی کی طویل حدیث میں آیا ہے کہ جب صفوان معطل سلمیؓ صبح کے وقت اس جگہ پہنچے جہاں میں پڑی ہوئی تھی اور مجھے دیکھ کر اس نے ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' پڑھا اور میں بیدار ہوگئی تو میں نے اپنا چہرہ اپنی چادر سے ڈھانپ لیا۔ (بخاری شریف کتاب التفسیر سورۃ نور) ام المومنین حضرت

Marfat.com

صفیہ کو جب رسول اللہ ﷺ خیبر سے اپنے ساتھ لا رہے تھے تو آپ نے اُن کے لئے اپنے پیچھے اونٹ پر بیٹھنے کے لئے جگہ بنائی اور کمبل سے پردہ لگا دیا۔ (بخاری باب غزوۃ خیبر) جمعہ اور عیدین کی نماز اگرچہ خواتین پر فرض نہیں لیکن دینی و دعوتی مصالح کے لئے رسول اللہ ﷺ نے پردہ نشین عورتوں کو بھی عیدگاہ جانے کی ترغیب دی تھی، اس پر ایک خاتون نے سوال کیا کہ اگر ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو تو وہ کیا کرے؟ اس کے جواب میں آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ غربت کی وجہ سے اگر کوئی نادار عورت جلباب کا انتظام نہ کر سکے تو اس کے لئے رخصت ہے بلکہ جواب یہ دیا کہ ''پہنا دے اس کو اس کی کوئی ساتھی خاتون اپنی چادر'' اس مضمون کی متعدد دوسری احادیث بھی موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حجاب و نقاب اور جلباب کے حکم قرآن کے نفاذ کے بعد دور نبوی ﷺ میں مسلمان خواتین خود بھی اس حکم پر عمل کرتی تھیں اور ان کے مرد بھی ان سے سختی کے ساتھ عمل کرواتے تھے اور چہرے کھول کر بے تکلفی اور آزادی کے ساتھ چلنا پھرنا اور مخلوط مجالس میں شرکت کرنا دور نبوت اور دور خلافت میں خواتین کا معمول نہیں تھا۔

استثنائی صورتیں:

آیت حجاب اور آیت جلباب سے یہ بات تو ثابت ہو چکی ہے کہ چہرے پر نقاب ڈالنا حکم قرآنی ہے لیکن بعض استثنائی صورتوں میں شریعت نے اس حکم میں نرمی بھی کی ہے مثلاً سورۃ نور کی آیت نمبر ۶۰ میں ان بوڑھی عورتوں کو چادر یا برقعہ اتار لینے کی اجازت دی گئی ہے جو اپنی زیبائش کی نمائش کرنے والیاں نہ ہوں جیسا کہ آج کل بعض مغربی ماڈل کی بوڑھی عورتیں بھی میک اپ کر کے مصنوعی جوانی کی نمائش کرتی

Marfat.com

ہیں۔ نکاح کرنے کی نیت سے عورت کے چہرے کو دیکھنے کی اجازت ہی نہیں بلکہ ترغیب بھی دی گئی ہے۔ ضرورت کے وقت اور بقدر ضرورت ڈاکٹر مریضہ کو دیکھ سکتا ہے۔ عدالت میں قاضی ضرورت پڑنے پر شناخت کے لئے عورت کو چہرہ کھولنے کا حکم دے سکتا ہے خواہ عورت مدعیہ ہو، مدعیٰ علیھا ہو یا گواہ ہو۔ اسی طرح بخاری و مسلم میں آیا ہے کہ خواتین مجاہدین کو پانی پلانے، لاشوں کو اٹھانے اور زخمیوں کی تیمارداری کرنے کیلئے محاذ جنگ میں جایا کرتی تھیں۔ جنگ احد میں رسول اللہ ﷺ کی بیوی حضرت عائشہؓ، انس بن مالکؓ کی والدہ، ام سلیمؓ اور ابو سعید خدریؓ کی والدہ ام سلیطؓ پانی کی مشکیں بھر بھر کر لاتی تھیں اور مجاہدین کو پانی پلاتی تھیں۔ (بخاری باب غزوۂ احد) مگر ایمر جنسی اور ہنگامی حالت میں نارمل اور معمول کے حالات کو قیاس نہیں کیا جا سکتا اور ضرورت کے وقت دی جانے والی رخصت عام قانون نہیں ہوتا۔

فقہاء کرام کے اقوال:

فقہ مالکیؒ...... قاضی ابو بکر بن عربی مالکی مکتب فکر کے ممتاز اور معتمد فقیہ ہیں۔ ان کی تفسیر احکام القرآن کا موضوع قرآنی آیات سے احکام ثابت کرنا ہے۔ سورۃ احزاب کی آیت ۵۳ سے جو حکم ثابت ہوتا ہے اس کا ذکر انہوں نے اس طرح کیا ہے۔

''عورت کا پورا جسم ستر میں شامل ہے اور اسکا کھولنا جائز نہیں مگر ضرورت کی وجہ سے''

فقہ شافعیؒ...... فقہ شافعیؒ معتمد کتاب امام نوویؒ کی ''منہاج'' ہے اور اس میں شافعیہ کا صحیح ترین مسلک یہی نقل کیا گیا ہے کہ چہرے کا پردہ ضروری ہے خواہ فتنے کا خطرہ ہو یا نہ ہو (زرقانی علی المواہب ص ۲۸۳ ج ۵) فقہ شافعی کے ایک مشہور فقیہ ابن حجر مکیؒ ہیں انہوں نے بھی لکھا ہے کہ عورت کے چہرے کا پردہ نماز کی صحت کے لئے

Marfat.com

تو شرط نہیں ہے لیکن اصح قول یہی ہے کہ اجنبیوں سے چہرے کا پردہ ضروری ہے۔

(الزواجر طبع بیروت ۱۰۸۷ء ص ۶ ج ۲)

فقہ حنبلیؒ...... حنبلی مسلک کے مشہور امام ابن جوزیؒ نے اپنی مشہور تفسیر زاد المسیر میں امام احمدؒ کا مسلک بھی اسی طرح نقل کیا ہے کہ غیر محرموں سے چہرے کا پردہ ضروری ہے۔ (ص ۳۱ ج ۶)

فقہ حنفیؒ...... حنفی مسلک میں چہرہ کھولنا اگرچہ جائز ہے لیکن یہ جواز ایک شرط کے ساتھ مشروط ہے اور وہ شرط یہ ہے کہ فتنہ اور شہوت پیدا ہونے کا شک بھی موجود نہ ہو (ہدایہ کتاب الکراھیۃ) امام سرخسیؒ اور ابن الہمامؒ نے بھی جواز کو اسکے ساتھ مشروط کر دیا ہے کہ شہوت (جنسی میلان) اور فتنے کا خطرہ نہ ہو (مبسوط ص ۱۵۲ ج ۱۰ اور فتح القدیر ص ۱۸۱ ج ۱) بعض شافعیہ اور مالکیہ بھی اس شرط کے ساتھ جواز کے قائل ہیں لیکن در مختار میں فتویٰ یہ دیا گیا ہے کہ چونکہ ہمارے زمانے میں فتنے کا خطرہ زیادہ ہے اس لئے نوجوان عورت کے لئے چہرہ کھولنا ممنوع ہے۔ (مجموعہ شامی ص ۳۲۵ ج ۵)

متقدمین حنفیہ میں سے امام جصاصؒ متوفی ۳۷۰ھ کا حوالہ پہلے دیا جا چکا ہے کہ نوجوان عورت کے لئے چہرے کا پردہ ضروری ہے۔ کالم نگار تو یہ کہتے ہیں کہ دور جدید میں چہرے کا پردہ تعلیمات اسلام کا متقاضی (تقاضا کرنے والا۔ طلب کرنے والا) نہیں ہے لیکن دور جدید کے تقاضوں کے پیش نظر تو اب چاروں مکاتب فکر کا اس پر اتفاق ہو گیا ہے کہ چہرے پر نقاب ڈالنا ضروری ہے تو جو تھوڑا سا اختلاف تھا وہ بھی اب ختم ہو گیا ہے۔

(از روزنامہ جنگ لندن)

Marfat.com

چہرہ کا پردہ اور تجدید پسندی

آیہ کریمہ: یَاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِاَزْوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ

شانِ نزول: ''عرب میں لونڈیاں لباس و پردہ میں احتیاط نہ کرتی تھیں اور ننگے منہ ننگے سر باہر نکلتی تھیں۔ جس کے باعث فاسقوں کو چھیڑ چھاڑ کا موقع ملتا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ کہ مسلمان آزاد و باوقار خواتین ایسی لونڈیوں کی طرح بے پردگی میں ان کے ساتھ مشابہت نہ کریں اور بوقت حاجت گھروں سے باہر نکلیں تو سر کے بالوں اور چہروں کو چادروں سے چھپائیں۔ اور باپردہ رہیں''۔

(تفسیر طبری ونیشاپوری ملخصا)

ترجمہ: ''اے نبی۔ اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دو۔ کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں''۔

(کنز الایمان پ۲۲ رکوع ۵)

حاشیہ ''خزائن العرفان'': ''اور سر اور چہرے کو چھپائیں۔ جب کسی حاجت کے لئے ان کو نکلنا ہو''۔ (صدر الافاضل مراد آبادی)

حاشیہ ''نور العرفان'': (از مفتی احمد یار خان مرحوم) ''یعنی جب ضرورۃً گھر سے باہر نکلنا پڑے۔'' تو دوپٹہ کے علاوہ چادر بھی اوڑھ لیا کریں۔ جس کا ایک حصہ چہرہ پر ہو۔ باقی جسم کے بقیہ حصہ پر عورتوں کے گھونگھٹ کی اصل یہ آیت کریمہ ہے۔ برقع و چادر اس سے ثابت ہے (البیان) ترجمہ: قرآن حضرت علامہ احمد سعید صاحب کاظمی علیہ الرحمۃ) ''اے نبی ﷺ اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی

Marfat.com

عورتوں کو حکم دیں کہ وہ (بضرورتِ شرعیہ گھر سے نکلتے وقت) اپنی چادروں کا کچھ حصہ اپنے منہ پر لٹکائے رہیں۔ یہ (پردہ) اس کے بہت قریب ہے کہ وہ پہچان لی جائیں کہ یہ پاکدامن آزاد عورتیں ہیں (آوارہ گرد باندیاں نہیں)

''ضیاء القرآن'': ...... ''یہ آیت نازل ہوئی۔ کہ اے نبی مکرم ﷺ آپ اپنی ازواج مطہرات اپنی دختران پاک اور ساری مسلمان عورتوں کو یہ حکم دیدیں۔ کہ جب وہ اپنے گھروں سے باہر نکلیں۔ تو ایک بڑی چادر سے اپنے آپ کو اچھی طرح لپیٹ لیا کریں۔ پھر اس کا ایک پلو اپنے چہرہ پر ڈال لیا کریں۔ تا کہ دیکھنے والوں کو پتہ چل جائے کہ یہ مسلمان خاتون ہے۔ اسطرح کسی بدباطن کو تمہیں ستانے کی جرأت نہ ہو گی''۔

''جلالین'': **ای یرخین بعضها علی الوجوه اذا خرجن لحاجتهن الاعینا واحدة ...... بخلاف الاماء فلا یغطین وجوههن**۔ یعنی عورتیں بوقت حاجت باہر نکلیں تو اپنی چادر کا بعض حصہ اپنے چہروں پر ڈالیں سوائے ایک آنکھ کے۔ بخلاف لونڈیوں کے کہ وہ منہ کا پردہ نہیں کرتی تھیں۔

آیہ مذکورہ اور اس کے شان نزول و ترجمہ و تفسیر سے نہایت وضاحت وصراحت سے معلوم ہوا۔ کہ قرآن مجید کی روشنی میں اللہ کے حکم اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان سے عورت کیلئے چہرہ کا پردہ بہت ضروری ہے۔ اور عہد رسالت سے آج تک علمی و مذہبی گھرانوں میں قولی و عملی طور پر یہ مسئلہ مسلمہ و متفقہ چلا آ رہا ہے۔ لہذا جو لوگ اور عورتیں سمجھتی ہیں کہ چہرہ کا پردہ نہیں ہے ان کی یہ سوچ سمجھ صریح قرآنی فتویٰ اور اسکے متفقہ ترجمہ و تفسیر کے خلاف ہے۔ جو سراسر نادانی و غلط فہمی پر مبنی ہے۔

Marfat.com

افسوس: کہ اس صریح ارشاد ربانی کے باوجود بعض ماڈرن مفکرین کے زیر اثر بعض مفتی صاحبان بھی تجدید پسندی کا شکار ہو گئے ہیں۔ چنانچہ مفتی غلام سرور صاحب قادری (لاہور) نے بھی یہ شوشہ چھوڑا ہے کہ ''عورتوں کیلئے نہ منہ کا پردہ ضروری ہے اور نہ لوگوں کا ان کو دیکھنا منع ہے (اگر بغیر شہوت ہو) اگرچہ عورت خوب میک اپ کر کے شمع محفل بن کر دعوت نظارہ دیتی ہوئی باہر نکلے۔ ولاحول ولاقوۃ الاباللہ.

گر ہمیں مکتب و ہمیں مفتی
کار طفلاں تمام خواہد شد

تعجب ہے کہ مفتی صاحب کو بزم خویش اپنی تحقیق و تجدید پسندی پر اتنا گھمنڈ ہے۔ کہ وہ صریح ارشاد قرآنی اور اس کے مذکورہ متفقہ ترجمہ و تفسیر اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ اور اپنے استاد محترم علامہ احمد سعید صاحب کاظمی علیہ الرحمۃ جیسے اکابر میں سے کسی کو خاطر میں نہیں لاتے اور اس معاملہ و متفقہ مسئلہ میں حضرت صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی اور مفسر قرآن مفتی احمد یار خاں رحمۃ اللہ علیہما کو تو وہ پہلے ہی نام بنام نشانہ تنقید بھی بنا چکے ہیں جبکہ بحکم حدیث اکابر کی معیت و اتباع باعث برکت ہے۔ البرکۃ مع اکابرکم۔

شاید اسی تجدید پسندی اور اکابر سے بیوفائی کی نحوست کے باعث ان پر ایسی بے حواسی طاری ہو چکی ہے کہ انہیں اپنا لکھا اور شائع کردہ کتابی فتویٰ بھی یاد نہیں۔ جس میں انہوں نے حجاب شرعی میں منہ کا پردہ بھی شامل کیا ہے۔ چنانچہ بقلم خود مفتی غلام سرور قادری نے لکھا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ ہماری ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کو ہدایت دے اور

Marfat.com

اس بات کی توفیق دے کہ جب گھر سے باہر نکلیں تو مکمل حجاب شرعی (جس میں منہ کا پردہ بھی شامل ہے) کے ساتھ ہی نکلیں'' (کتاب اسلام میں داڑھی کی اہمیت ۱۱۲)

بدلتے ہوئے حالات کے ساتھ فوٹو بازی کے جواز کی طرح مفتی صاحب کی ''فتاویٰ رضویہ'' کے خلاف آئے دن اپنے فتووں میں تبدیلی میں کہیں یہ ذہنیت تو کارفرما نہیں کہ ''خود بدلتے نہیں'' ''قرآن'' بدل دیتے ہیں۔

دوسروں کی زبان سے (اے نبی) کہہ دیجئے کہ (سر سے) نیچی کرلیا کریں (اپنے چہرہ کے اوپر) تھوڑی سے اپنی چادریں''۔ یعنی چادر سے سر اور چہرہ بھی چھپالیا جائے (بیان القرآن تھانوی) ''اس آیت کے نازل ہونے پر مسلمان عورتیں بدن اور چہرہ چھپا کر اس طرح نکلتی تھیں صرف ایک آنکھ دیکھنے کیلئے کھلی رہتی تھی۔ نیک بخت بی بی کا نشان گھونگھٹ رکھ دیا''۔ (حاشیہ شبیر احمد عثمانی بر ترجمہ محمود الحسن دیوبندی)

بارگاہ رسالت اور صحابہ واہلبیت کا بیان

امام ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ جو شارح مشکوٰۃ ملا علی قاری (علیہ رحمۃ الباری) کے استاذ محترم ہیں اور جن کی کتاب ''الجواہر المنظم'' مفتی غلام سرور قادری نے شائع کی ہے اور آپ کو ''امام جلیل محدث نبیل خاتمۃ المحققین'' لکھا ہے۔ یہی امام جلیل حرمت شراب کی بحث میں فرماتے ہیں کہ جس طرح خمر (شراب) عقل پر پردہ ڈال دیتی ہے اسی طرح خمار المرءۃ کا مطلب ہے عورت کے منہ کا پردہ اور اوڑھنی سے چھپانا...... (ملخصاً)

خاتون جنت کے متعلق نقل فرماتے ہیں کہ ''حضرت علیؓ نے اپنی زوجہ محترمہ سیدہ فاطمہؓ سے پوچھا کہ عورت کے لئے کس چیز میں خیر و بہتری ہے۔ تو آپ نے

Marfat.com

فرمایا کہ عورت کے لئے خیر و بہتری اس میں ہے کہ (ان لاتری الرجال ولا یروھا) کہ نہ وہ مردوں کو دیکھے اور نہ مرد اسے دیکھیں''۔

علی المرتضیٰ نے فرمایا: ''لوگو کیا تمہیں حیا نہیں۔ کیا تمہیں عزت نہیں کہ تم میں سے کوئی اپنی عورت کو اس حال میں چھوڑتا ہے کہ وہ مردوں کے سامنے نکلتی ہے اور وہ مردوں کو دیکھتی ہے اور اسے دیکھتے ہیں (یعنی مردوں کا عورتوں کو پردہ نہ کرانا غیرت و حیا کے خلاف ہے)۔

دربارِ رسالت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا و حفصہ رضی اللہ عنہا حاضر تھیں کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا صحابی بھی آ گئے۔ تو حضور ﷺ نے اپنی ازواج کو امر فرمایا کہ ان سے پردہ کرو تو انہوں نے عرض کیا کہ وہ تو نابینا ہیں نہ ہمیں دیکھتے ہیں نہ پہچانتے ہیں۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا کیا تم بھی نابینا ہو اور تم انہیں نہیں دیکھتی ہو''۔ پس جس طرح مرد پر واجب ہے کہ نظر نیچی کرے اور عورت کو نہ دیکھے اسی طرح عورت پر واجب ہے کہ نظر نیچی کرے اور مرد کو نہ دیکھے (کتاب الزواجر ج ۲ ص ۵۴)

سبحان اللہ مفتی غلام سرور صاحب کے ممدوح امام و محدث کا پردہ کے متعلق کتنا اہم مربوط اور مدلل بیان ہے۔ واللہ الہادی والموفق ترمذی شریف میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا و میمونہ رضی اللہ عنہا کا ذکر ہے (رضی اللہ عنہما)

(رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۴ء)

Marfat.com

فتاویٰ رضویہ بابت پردہ

سوال: عورتوں کو اندھے سے پردہ کرنا لازم ہے اس زمانہ میں یا نہیں؟

الجواب: اندھے سے پردہ ویسا ہی ہے جیسا آنکھ والے سے اور اس کا گھر میں جانا عورت کے پاس بیٹھنا ویسا ہی ہے جیسے آنکھ والے کا۔ حدیث میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: افعمیا وان انتما (کیا تم اسے نہیں دیکھتیں) واللہ تعالیٰ اعلم

(احکام شریعت ۱۵۶)

سوال: پیر سے پردہ ہے یا نہیں؟

جواب: پیر سے پردہ واجب ہے جبکہ (وہ) محرم نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(احکام شریعت ۱۰۹۔۱۵۶) منہ کا پردہ: پردہ کے باب میں پیر وغیر پیر ہر اجنبی کا حکم یکساں ہے۔ جوان عورت کو چہرہ کھول کر سامنے آنا منع ہے (ترجمہ) درمختار میں ہے بخوف فتنہ جوان عورت کو مردوں کے سامنے چہرہ کھول کر آنا منع ہے۔ اسی میں ہے ہمارے زمانہ میں جوان عورت کے لئے منع ہے۔ (قہستانی) (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۱۲۸)

نہایہ میں ہے سدل المیشی علی وجھھا واجب علیھا (عورت پر اپنا چہرہ چھپانا واجب ہے۔ شرح لباب میں ہے (ترجمہ) بلاضرورت عورت کو اجنبیوں کے سامنے چہرہ کھولنا منع وممنوع ہے۔ تنویر میں ہے۔ بخوف فتنہ عورت کو مردوں کے سامنے چہرہ کھولنے سے منع کیا جائیگا۔ (فتاوی رضویہ ج ۸ ص ۴۴۴)

حکم نظر۔

سوال: جیسا کہ مرد کے واسطے غیر عورت کو دیکھنا حرام ہے۔ ویسا ہی عورت کو غیر مرد کی طرف نظر کرنا حرام ہے یا کچھ فرق ہے؟

Marfat.com

الجواب: دونوں صورتوں کا ایک حکم ہے کچھ فرق نہیں۔

درمختار میں تاتارخانیہ، مضمرات سے ہے کہ شہوت کا اندیشہ نہ ہوتو بھی خوف فتنہ وفساد زمانہ کے باعث عورت کا چہرہ کھلا رکھنا اور دیکھنا ممنوع ہوگا۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۱۴۱) ملخصا

سبحٰن اللہ: اعلیٰ حضرت اور آپ کے فتاوی مبارکہ کی کیا شان ہے۔ اور کیسی تحقیق وجامعیت احادیث وفقہاء کرام کے فتاویٰ مبارکہ پر کیسی نظر ہے اور فساد زمانہ وخوف فتنہ کا سدباب فرما کر حیا وعصمت اور شرعی حدود کی کیسی پابندی وپاسداری فرماتے ہیں۔ (رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ رمضان وشوال ۱۴۱۴ء)

س......اسلام میں خواتین کیلئے پردہ کی سخت پابندی ہے کیا اس ملک میں پردہ کے احکامات پر اس طرح عمل ہوسکتا ہے جس طرح کسی مسلم ملک میں ہوسکتا ہے؟

ج......میرے نزدیک برطانوی معاشرے میں مسلمانوں کیلئے پردہ کوئی اتنا بڑا ایشو نہیں ہے اب تو پردے کو پاکستان میں بھی کوئی اتنی اہمیت نہیں دی جاتی اور سعودی عرب میں بھی پردے کے بارے میں اتنی سختی نہیں کی جاتی میں سمجھتا ہوں کہ پردے کے بارے میں بھی دو نقطہ نظر پائے جاتے ہیں کچھ لوگوں کے نزدیک پردہ جسم کو چھپانے کا نام ہے جبکہ کچھ صرف چہرہ چھپانے کو پردہ سمجھتے ہیں مسلمان خواتین کو پردہ ضرور کرنا چاہیے کیونکہ سب سے پہلے چہرے پر ہی نظر پڑتی ہے اس لئے چہرے کو ضرور چھپانا چاہیئے اس کی مثال تو ایسی ہے کہ اگر آپ ایک تھالی میں گوشت کو کپڑے میں چھپائے بغیر کہیں لے جائیں گے۔ تو اس پر چیل ضرور جھپٹا مارے گی۔

Marfat.com

اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لاالہ الا اللہ

آہ۔وہ پردہ۔جو"عقل پہ مردوں کی پڑ گیا"

باغی تہذیب افرنگ اکبر الہ آبادی کی ایک مشہور رباعی بہت ہی قابل غور وفکر انگیز ہے۔جس میں انہوں نے غیرت سے محروم لوگوں کے خمیر کو بایں الفاظ جھنجھوڑنے کی کوشش کی ہے کہ

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو میں نے بیبیو! پردہ کدھر گیا
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

مردوں کی عقل: پر پردہ پڑ گیا یعنی انگریز کی غلامی وافرنگی تہذیب و بے حیائی کے زیر اثر مردوں کی مت ماری گئی۔ان کی عقل وغیرت مردہ ہوگئی۔جس سے ہمیں بے پردہ پھرنے کی جرات ہوئی۔جیسا کہ ایک اور شاعر ومفکر نے کہا کہ

یہ سرخی بنت حاضر کے لبوں پر
تیری غیرت کا اے مسلم لہو ہے

معلوم ہوا کہ عورتوں کی بے پردگی قومی غیرت کے خلاف ہے۔جسے کوئی غیرت مند مرد نہ برداشت کرسکتا ہے اور نہ اس کی اجازت دے سکتا ہے۔جیسے حالی نے ہی ایک اور شعر میں یوں بیان کیا ہے کہ

Marfat.com

میاں بیوی خدا کے فضل سے، دونوں مہذب ہیں
انہیں غیرت نہیں آتی ، انہیں پردہ نہیں آتا

یعنی مرد کو غیرت اور عورت کے پردہ کو باہم گہری مناسبت اور تعلق ہے اور صرف اپنی خواتین ہی نہیں۔ بلکہ دوسری تمام خواتین کو بھی بے پردہ دیکھ کر مرد شدید غیرت محسوس کرتا ہے جیسا کہ حالؔی نے بے پردہ عورتوں کو دیکھ کر اتنی غیرت محسوس کی کہ وہ اس پر خاموش نہ رہ سکے۔ مگر یہ عجیب المیہ ہے۔ کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جوں جوں فرنگیانہ ذہنی غلامی بے پردگی وآوارگی بڑھتی گئی۔ اس کے بالمقابل غیرت پسپا ہوتی چلی گئی۔ اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ مرد مردانگی وغیرتمندی کا مظاہرہ کرنے کی بجائے خود زندگی کے ہر شعبہ میں حتیٰ کہ سیاست وقیادت وحکومت میں بھی عورتوں کو شمع محفل بنانے اور اپنے اوپر مسلط کرنے لگے۔

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

پھر ستم بالائے ستم: یہ ہوا کہ عام فاسق وفاجر ودنیا دار مردوں کے ساتھ ساتھ کئی مولویوں اور پیروں کی عقل پر بھی پردہ پڑ گیا۔ اور وہ بھی اپنے مفادات اور چون وچناں قسم کے ''دلائل'' کے ساتھ قوم کو مغالطہ دینے لگے ''امام ومولوی اور پیر'' ہو کر عورت کی ''اقتدا وزن مریدی'' کرنے لگے۔ اور عورت کو بے پردہ کرنے شمع محفل بنانے اور اس کے دعوت نظارہ دینے کی حمایت کر کے شرعی حدود پامال کرنے لگے جبکہ وہ خود اپنی خواتین خانہ کو اس حد تک پہنچانے کیلئے تیار نہیں ہونگے۔ آہ

جب سر محشر وہ پوچھیں گے بلاکر سامنے
کیا جواب جرم دو گے تم خدا کے سامنے

Marfat.com

میں گناہگار ہوں بے غیرت نہیں ہوں

''علامہ اقبالؔ ایک نہایت ہی غیرت مند انسان تھے۔ انگریز ''لارڈ ولنگڈن'' کے زمانے میں علامہ اقبال کو اپنا گورنر بنا کر جنوبی افریقہ بھیجنا چاہتے تھے اور من جملہ شرائط کے ایک شرط یہ بھی تھی کہ تمام سرکاری تقریبات میں ''بیگم اقبال'' ان کے ہمراہ ہوں گی۔ علامہ اقبالؔ نے یہ کہہ کر اس پیشکش کو ٹھکرا دیا کہ بے شک میں گنہگار مسلمان ہوں اور اعمال کے اعتبار سے مجھ سے بہت سی کوتاہیاں سرزد ہوتی ہیں تاہم میں اتنا بے غیرت نہیں ہوں کہ ایک سرکاری عہدہ کیلئے اپنی بیوی کو بے پردہ کروں''۔ (ماہنامہ بتول اپریل ۷۲ء)

Marfat.com

حجاب یا فیشن

(روزنامہ جنگ لندن۔ 20 جنوری بروز منگل 2009ء)

ثانیہ رحمٰن۔ لندن

حجاب یا پردے کے بارے میں یہ میرا ذاتی نقطہ نظر ہے اس کا مقصد کسی کی ذاتیات پر بات کرنا یا کسی قسم کی دل آزادی کرنا ہرگز مقصود نہیں ہے۔ میں کافی عرصہ سے سوچ رہی تھی اور دیکھ بھی رہی تھی کہ حجاب آج کل عام ہوئے جا رہا ہے۔ خاص طور پر یورپ اور امریکہ جیسے ممالک میں جہاں خواتین سے لے کر بچیوں تک سب نے سر کو خوب ڈھانپا ہوتا ہے۔ اس میں اس عمر کی بچیاں بھی شامل ہیں جو ابھی حجاب کا یا پردے کا مطلب تک نہیں جانتیں لیکن اپنے گھر میں اپنی ماں یا بہن کو دیکھ کر ایسا کرتی ہیں۔ پردہ کرنا بہت اچھی بات ہے۔ اور یہ ہمارے خدا اور نبی ﷺ کا حکم ہے اور وہ ہم پر لاگو ہوتا ہے۔ پردہ یا حجاب کا مقصد اللہ کریم کے حکم کی بجا آوری اور آخرت میں جہنم کی آگ سے بچنا ہے۔ اس سلسلے میں ہمیں ایسی بچیاں بھی نظر آتی ہیں جو اپنے گھر والوں کی زبردستی یا ڈر کی وجہ سے حجاب کرتی ہیں جوں ہی وہ اپنے گھر سے باہر جاب یا پڑھائی کے لیے نکلتی ہیں تو حجاب یہ جا وہ جا۔ اور کئی لڑکیوں نے تو حد کر دی ہے کہ حجاب کے ہوتے ہوئے اپنے بوائے فرینڈ کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر پارک، ریل سٹیشن، سینما ہال میں نظر آئیں گی۔ کیا ایک مسلمان لڑکی یہ سب کچھ کر سکتی ہے اور اگر وہ کرنا بھی چاہتی ہے تو خدا کے لیے حجاب کی حرمت کو تو پامال نہ کرے۔ یہی حال پاکستان میں بھی ہے۔ وہاں پر تو حجاب کا اصل مطلب فوت ہو جاتا ہے۔ جو خواتین یا لڑکیاں عام حالات میں تو حجاب کرتی ہیں لیکن جب شادی یا کسی اور فنکشن میں جاتی

Marfat.com

ہیں تو حجاب کے بغیر، خاص کر تصویریں کھنچواتے ہوئے انہیں حجاب کا خیال نہیں رہتا۔ بقول ان کے کہ یہ فنکشن تو کبھی کبھی ہوتے ہیں۔ حجاب یا پردہ کیوں کرتے ہیں ہمارا اصل مقصد کیا ہے۔ کیا ہم یہ سب کچھ اپنے اللہ اور اس کے نبی ﷺ کے احکامات پر عمل کرنے کے لیے کرتے ہیں اور اپنی آخرت کے ڈر اور خوف کی وجہ سے ایسا کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں۔

ترجمہ: ''اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی عصمتوں کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں''۔ (النور:31)

اس آیت میں مومن عورتوں کو اپنی ناموس اور آبرو کی حفاظت کے احکام اور آداب کی تعلیم دی گئی ہے۔ پردہ عورتوں کے لیے اسلام کا ایک قیمتی شعار ہے اور یہ حقیقت ہے کہ انسان کی بھلائی کے لئے اسلام نے جو بھی طریقے اسے عطا کئے ہیں ان میں کبھی نقصان نہیں ہوسکتا۔

اب احادیث کریمہ سنیئے اور اندازہ لگایئے کہ پردے کے بارے میں کتنی تاکید فرمائی گئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''عورت عورت ہے یعنی چھپانے کی چیز ہے جب وہ نکلتی ہے تو اسے شیطان جھانک کر دیکھتا ہے''۔ (ترمذی شریف)

یہ مسلّم بات ہے کہ انسان جب کسی چیز کو حسین اور خوبصورت دیکھتا ہے تو اسے پسند کر لیتا ہے پھر اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ اس کی فطرت ہے تو بھلا جب وہ کسی حسین وجمیل عورت کو دیکھے گا تو ضرور اس کے نفسانی خیالات اور جنسی

Marfat.com

خواہشات ابھریں گی۔ اور اس طرح دھیرے دھیرے وہ گناہ عظیم کے قریب ہوتا جائے گا۔ اس لئے پہلے ہی اسلام نے نظر بازی پر پابندی عائد کردی کہ جب نظر ہی نہ پڑے گی تو پھر گناہ کا خیال بھی نہیں آئے گا۔ مرد کی طرح عورت کو بھی غیر محرم کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھنے کی اجازت نہیں۔

یوں تو پردے کے بارے میں بہت کچھ کہا گیا ہے اور ہمارے پاس علم ہونے کے ساتھ ساتھ موجودہ دور میں ذرائع ابلاغ پر بھی ہر موضوع پر بہت مواد مل جاتا ہے ان سب کے باوجود اگر آج کے حجاب پر نظر ڈالی جائے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ مکمل حجاب ہے کیونکہ یوں تو لڑکیوں اور خواتین نے سر تو لپیٹا ہوتا ہے لیکن جب ان کے چہرے پر نظر پڑتی ہے تو وہ پورے میک اپ کے ساتھ جلوہ گر ہوتی ہیں۔ ناخنوں پر نیل پالش لگی ہوئی، ہاتھوں اور بازوؤں پر مہندی کے نقش ونگار جیسے زمین پر بچھی ہوئی برف پر سرخ گلاب بکھرے ہوئے ہوں۔ ایسی حالت میں جب مردوں کی نظریں بار بار ان نقش ونگار پر اٹھتی ہیں تو مردوں پر کیا گزرتی ہوگی اس کا اندازہ تو وہی لگا سکتے ہیں رہا لباس تو اس کی تو بات ہی نہ کریں اول تو باریک اور دوسرا جسم کے ساتھ یوں چپکا ہوا لگتا ہے امر بیل انگور کے ساتھ لپٹی ہوئی ہے پہلی نگاہ بدن پر پڑے گی اور اس کے بعد چہرے پر اور آخر میں اس حجاب پر جس کے اندر بالوں کو قید کیا گیا ہے۔ محسوس ہوتا ہے کہ حجاب کا مطلب صرف اور صرف بالوں کا چھپانا ہے۔ جب کہ بار بار ذکر اپنے جسم اور اپنی خوبصورتی اور زینت کو چھپانے کا آیا ہے۔ اگر ہم نے چادر میں بھی اپنے آپ کو چھپایا ہے تو وہ بھی ایک پردہ ہے۔ جس میں بالوں سے لے کر ٹخنوں تک پورا جسم چھپ جاتا ہے۔ پردہ اور حجاب کو بطور فیشن اپنانا اور اس کی

Marfat.com

اپنی اصل حالت کو کھو دینا کیا معنی رکھتا ہے۔ اگر گناہ سے بچنا مقصد ہے تو کیا جس نے سر کو نہیں چھپایا لیکن باقی پورا جسم چھپا ہوا ہے تو کیا وہ اور ایک سر کو چھپا کر لیکن جسم کی نمائش کرنے والی خاتون برابر ہے۔ کیا یہ سب کچھ آپ کے نزدیک درست ہے اس میں ہمارا اصل مقصد کیا ہے۔ یہ جاننا سب سے اہم اور ضروری بات ہے۔۔ اللہ کریم ہم کو نیک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

Marfat.com

مسلمان مستورات اللہ ورسول ﷺ کی لعنت سے بچیں

ماخوذ از بہارِ شریعت حصہ نمبر 16

حدیث ۲۳۔ صحیح بخاری و مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ کی لعنت اس عورت پر جو بال شامل کرے یا دوسری سے بال ملوائے اور گودنے والی اور گودوانے والی پر۔

حدیث ۲۴۔ صحیح بخاری و مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ اللہ کی لعنت گودنے والیوں پر اور گودوانے والیوں پر اور بال نوچنے والیوں پر یعنی جو عورت بھوں (آنکھ اور ماتھے کے درمیانی بال) کے بال نوچ کر ابرو (آنکھ کے اوپر والے ہلالی شکل کے بال) کو خوبصورت بناتی ہے۔ اس پر لعنت اور خوبصورتی کے لئے دانت ریتنے (ریتی وغیرہ سے رگڑنا) والیوں پر یعنی عورتیں دانتوں کو ریت کر خوبصورت بناتی ہیں اور اللہ کی پیدا کی ہوئی چیز کو بدل ڈالتی ہیں۔ ایک عورت نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہو کر یہ کہا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ آپ نے فلاں فلاں قسم کی عورتوں پر لعنت کی ہے۔ انہوں نے کہا کیوں نہ کروں ان پر جن پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی اور اس پر جو کتاب اللہ میں (ملعون) ہے اس نے کہا میں نے کتاب اللہ پڑھی ہے مجھے تو اس میں یہ چیز نہیں ملی فرمایا تو نے (غور سے) پڑھا ہوتا تو ضرور اس کو پایا ہوتا کیا تو نے یہ نہیں پڑھا ما اتٰکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا (۵۹:۷) یعنی رسول جو کچھ تمہیں دیں اسے لو اور جس چیز سے منع کر دیں اس سے باز آجاؤ۔ عورت نے کہا ہاں یہ پڑھا ہے عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے ایک روایت میں

Marfat.com

ہے کہ اس کے بعد اس عورت نے کہا کہ ان میں سے بعض باتیں تو آپ کی بی بی میں بھی ہیں عبداللہ بن مسعود نے فرمایا اندر جا کر دیکھو وہ مکان میں گئی پھر آئی تو آپ نے فرمایا کیا دیکھا اس نے کہا کچھ نہیں دیکھا۔ عبداللہ نے فرمایا اگر اس میں یہ بات ہوتی تو میرے ساتھ نہ رہتی یعنی ایسی عورت میرے گھر میں نہیں رہ سکتی۔

حدیث ۲۵۔ صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نظر بد حق ہے یعنی نظر لگنا صحیح ایسا ہوتا ہے اور گودنے سے حضور ﷺ نے منع فرمایا۔

حدیث ۲۶۔ سنن ابوداؤد میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا بال ملانے والی اور ملوانے (شامل کرنا) والی اور ابرو کے بال نوچنے والی نوچوانے (اکھاڑنا) والی گودنے والی اور گودوانے والی (بدن میں سوئی سے سرمہ یا نیل بھرنا)

حدیث نمبر ۲۷۔ ابوداؤد رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ جس سال حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں حج کیا (مدینہ میں آئے) اور منبر بچھا کر بالوں کا گچھا جو سپاہی کے ہاتھ میں تھا لے کر کہا اے اہل مدینہ تمہارے علماء کہاں ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ حضور ﷺ اس سے منع فرماتے تھے یعنی چوٹی میں بال جوڑنے سے اور حضور یہ فرماتے تھے کہ بنی سرائیل اسی وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے یہ کرنا شروع کر دیا۔

مسائل فقہیہ: انسان کے بالوں کی چوٹی بنا کر عورت اپنے بالوں میں گوندھے یہ حرام ہے حدیث میں اس پر لعنت آئی ہے۔ بلکہ اس پر بھی لعنت جس نے کسی دوسری عورت

Marfat.com

کے سر میں ایسی چوٹی گوندھی اور اگر وہ بال جس کی چوٹی بنائی گئی خود اسی عورت کے ہیں جس کے سر میں جوڑی گئی جب بھی ناجائز اور اگر اون یا سیاہ تاگے کی چوٹی بنا کر لگائے تو اس کی ممانعت نہیں۔ سیاہ کپڑے کا موباف بنانا جائز ہے اور کلاوہ میں تو اصلا حرج نہیں کہ یہ بالکل ممتاز ہوتا ہے اسی طرح گودنے والی اور گودوانے والی یا ریتی سے دانت ریت کر خوبصورت کرنے والی یا دوسری عورت کے دانت ریتنے والی یا موچنے سے ابرو کے بالوں کو نوچ کر خوبصورت بنانے والی اور جس نے دوسری کے بال نوچے ان سب پر حدیث میں لعنت آئی ہے۔ (درمختار) مسئلہ: لڑکیوں کے کان ناک چھیدنا جائز ہے۔ اور بعض لوگ لڑکوں کے بھی کان چھدواتے ہیں اور دریا پہناتے ہیں یہ ناجائز ہے یعنی کان چھدوانا بھی ناجائز ہے اور اسے زیور پہنانا بھی ناجائز۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: عورتوں کو ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا جائز ہے کہ یہ زینت کی چیز ہے بلاضرورت چھوٹے بچوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا نہ چاہیے۔ (عالمگیری) لڑکیوں کے ہاتھ پاؤں میں لگا سکتے ہیں جس طرح ان کو زیور پہنا سکتے ہیں۔ مسئلہ۔ عورتیں اپنی چوٹیوں میں پوت اور چاندی سونے کے دانے لگا سکتی ہیں (عالمگیری) مسئلہ۔ پتھر کا سرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سرمہ یا کاجل بقصد زینت مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں (عالمگیری) مسئلہ۔ مکان میں ذی روح کی تصویر لگانا جائز نہیں اور غیر ذی روح کی تصویر سے مکان آراستہ کرنا جائز ہے جیسا کہ طغرے اور کتبوں سے مکان سجانے کا رواج ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ گرمی سے بچنے کے لئے خس یا جواسے (خاردار گھاس) کی ٹٹیاں لگانا جائز ہے اور اگر تکبر

Marfat.com

کے طور پر ہوتو ناجائز ہے۔

(عالمگیری) مسئلہ۔ یہ شخص سواری پر ہے اور اس کے ساتھ اور لوگ پیدل چل رہے ہیں اگر محض اپنی شان دکھانے اور تکبر کے لئے ایسا کرتا ہے تو منع ہے۔(عالمگیری) اور ضرورت سے ہوتو حرج نہیں مثلاً یہ بوڑھا یا کمزور ہے کہ چل نہ سکے گا یا ساتھ والے کسی طرح اس کے پیدل چلنے کو گوارا نہیں کرتے جیسا کہ بعض مرتبہ علماء و مشائخ کے ساتھ دوسرے لوگ خود پیدل چلتے ہیں اور ان کو پیدل چلنے نہیں دیتے اس میں کراہت نہیں جبکہ اپنے دل کو قابو میں رکھیں اور تکبر نہ آنے دیں اور محض ان لوگوں کی دلجوئی منظور ہو۔

Marfat.com

عورتوں کیلئے سر کے بال منڈانا اور کٹوانا
ناجائز وحرام ہے ایسی عورتوں پر لعنت ہے

حدیث شریف نمبر 1: عن علی وعائشہ قال نھی رسول الله ﷺ ان تحلق المراۃ رأسھا.

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خواتین کو سر منڈانے سے منع فرمایا۔ (ترمذی ونسائی بحوالہ مشکوۃ شریف باب الحلق کتاب المناسک) (وکتاب اللباس)

وَلَاٰمُرَنَّھُمْ فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰہِ (سپارہ نمبر ۵۔سورۃ النساء۔آیت ۱۱۹)

(شیطان نے کہا) اور ضرور انہیں کہونگا کہ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں گے۔

معلوم ہوا اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کو بدلنا (سوائے ان کے جنکا حکم شریعت میں موجود ہے) باقی سب کام شیطانی حکم کی تعمیل ہے۔ (سلیمانی)

احادیث مبارکہ میں جن قبیح کاموں کے کرنے سے عورتوں پر لعنت آئی ہے۔ وہ سب صورتیں اس آیۃ کریمہ کے تحت واضح ہیں۔

جیسا کہ تفسیر مظہری، تفسیر حسنات، تفسیر نعیمی، تفسیر فیوض الرحمٰن ترجمہ تفسیر روح البیان تفسیر خزائن العرفان، تفسیر روح المعانی اور تفسیر ضیاء القرآن میں موجود ہے۔

بلکہ صاحب تفسیر ضیا القرآن نے تو حاشیہ میں یہ لکھا ہے تغیرِ خلق سے مراد کسی جانور کے کان کاٹ دینا کسی مرد کو خصی کر دینا، عورتوں کا بال کٹا کر اپنی انوشیت

Marfat.com

(عورت پن) کو بگاڑ کر مردوں کی مشابہت اختیار کرنا، مردوں کا داڑھیاں مڈوانا وغیرہ اعمال ہیں۔

امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی تفسیر کبیر میں اس آیۃ کریمہ کے تحت کہا ہے۔تشبہ بالرِ جال کرنے والی بھی اس آئیہ کریمہ کے تحت داخل ہے۔لہذا سر کے بال کٹانا (یعنی عورت کا) اس زمرہ میں آتا ہے۔(سلیمانی)

معلوم ہوا عورت سر کے بال کٹا کر مرد کی مشابہت کا موجب بنتی ہے۔ جوحرام ہونے اور لعنت کا باعث بنتا ہے۔(حاصل ازقرآن پاک)(سلیمانی)

احادیث کی روشنی میں:

عورتوں کے لئے سر کے بال کٹوانا باعث لعنت ہے۔

حدیث شریف نمبرا: عن ابن عباس قال لعن النبی ﷺ المخنثین عن الرجال والمرجلات من النساء وقال اخرجوھم من بیوتکم۔

(رواہ البخاری)

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے عورتوں کی وضع اختیار کرنے والے مردوں اور مردوں کی وضع اختیار کرنے والی یا (مردوں کی طرح بننے والی عورتوں) پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ انہیں اپنے گھروں سے نکال دو۔

حدیث شریف نمبر۲: وعنه (ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما) قال قال النبی ﷺ لعن اللہ المتشبھین من الرجال بالنساء والمتشبھات من النساء بالرجال" (رواہ البخاری)

ان سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مردوں کی مشابہت

Marfat.com

کرنے والی عورتوں اور عورتوں کی مشابہت کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی ہے۔

(بخاری شریف بحوالہ مشکوۃ شریف کتاب اللباس باب الرَّجل)

مذکورہ دونوں حدیثوں میں مرد کو عورت عورت کو مرد کی ہیت و مشابہت کرنے پر لعنت فرمائی گئی جب کہ سر کے بال کٹوانا (کندھوں تک یا کانوں تک یا اس سے بھی کم) مردوں کی مشابہت ہے۔لہذا ایسی عورتوں پر لعنت ہے۔

حدیث شریف نمبر۳: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے گودنے والی گدوانے والی، بال چننے والی، خوبصورتی کے لئے دانت پتلے کرانے والی اور اللہ کی پیدائش کو بدلنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔الخ (متفق علیہ)

حدیث شریف نمبر۴: جامع ترمذی ابواب الاستیذان والآداب میں حضرت عبداللہ سے جو اسی مضمون کی حدیث بیان ہوئی ہے اس میں زینت کیلئے چہرہ سے بال نوچنے والی پر بھی لعنت آئی ہے۔

حدیث شریف نمبر۵: سنن ابوداؤد شریف کتاب الرجل میں جو حدیث مجاہد بن جبر سے روایت ہے اس میں پیشانی کے بال اکھاڑنے والی اور اکھڑوانے والی اور جو ابرو برابر کرنے کیلئے بھوؤں کے بال اکھارنے اور چہرے پر سرمہ کا ٹیکا لگانے والی ان پر بھی لعنت کی گئی ہے۔

الحاصل حدیث شریف نمبر۶: مردوں کیلئے دونوں حکم ہیں یعنی سر کے بال کٹوانا اور تہبند اونچا پہننا۔عورتوں کو یہ دونوں حرام ہیں عورتیں اپنے سر کے بالوں کو دراز رکھیں ہرگز نہ کٹوائیں (اور آزار نیچے پاؤں تک رکھیں) (مرات شرح مشکوۃ باب الرجل)

مسئلہ: عورت بھی مردوں کی مشابہت بال نہ کٹوائے عورت کے بال کٹانے پر لعنت

Marfat.com

آئی ہے۔ (بہار شریعت ص ۱۸۹ حصہ نمبر ۱۶)

مسئلہ: عورت کے سر کے بال کتراتے ہیں۔ جیسا اس زمانہ میں نصرانی عورتیں بال کٹواتی ہیں ناجائز اور گناہ ہے۔ اور اس پر لعنت آئی ہے۔

شوہر نے ایسا کرنے کو کہا جب بھی یہی حکم ہے۔ کہ عورت ایسا کرنے میں گنہگار ہوگی۔ کیونکہ شریعت کی نافرمانی کرنے میں کسی کا کہنا نہیں مانا جائے گا۔

(درمختار بحوالہ بہار شریعت ص ۱۸۹ حصہ نمبر ۱۶)

مسئلہ: حج کے دوران منیٰ کے مقام پر صرف تھوڑے سے بال عورت کو کٹوانے یا کاٹنے کی اجازت ہے۔ (نور الایضاح باب الحج)

سنا ہے کہ بعض مسلمان گھروں میں بھی عورتوں کے بال کٹوانے کی بلا آ گہی ہے۔ ایسی پر قبیح عورتیں دیکھنے میں لونڈا (لڑکا) معلوم ہوتی ہیں اور حدیث شریف میں فرمایا جو عورت مردانہ ہیئت میں ہو اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ بہار شریعت ص ۱۸۹ حصہ نمبر ۱۶۔

الحاصل قرآن واحادیث عورت کیلئے سر کے بال کٹانا، منڈوانا، ابروں کو باریک کرنا، چہرہ کے بال نوچنا وغیرہ حرام اور باعث لعنت ہے۔ (سلیمانی)

Marfat.com

مسئلہ ''عورتوں کے لئے سر کے بال کٹانا؟''

اور حدیث مسلم شریف پر ایک نظر

حدثنی عبیداللہ بن معاذ الفیری ثنا شعبة عن ابی بکربن خفص . عن ابی سلمه ابن عبدالرحمن قال دخلت علی عائشة انا واخوها من الرضاعة فسالها عن غسل النبی ﷺ من الجنابة فدعت باناآء قدراصاع فاغتسلت وبینا وبینها ستروافرغت علی راسها ثلاثا قال وکان ازواج النبی ﷺ یاخذن من رء سهن حتی تکون کالوفرة.

ترجمہ: ابوسلیم بیان کرتے ہیں کہ میں اور حضرت عائشہؓ کے رضائی (دودھ شریک) بھائی حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا کہ حضور ﷺ غسل جنابت کتنے پانی میں کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ نے ایک صاع (ساڑھے چار سیر) پانی منگایا اور اپنے اور ہمارے درمیان پردہ ڈال کر غسل کرنے لگیں آپ نے سر پر تین بار پانی ڈالا۔

ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کی ازواج مطہرات سر کے لمبے بال کاٹ دیتی تھیں۔ یہاں تک کہ وہ کندھوں کے برابر رہ جاتے تھے۔

(مسلم شریف کتاب الطہارہ باب غسل جنابت کی تفصیل)

ا۔ مندرجہ بالا حدیث شریف میں عبیداللہ بن معاذ البزی کو حضرت امام بخاریؒ نے ثقہ نہیں لکھا بلکہ اس راوی سے صرف چھ احادیث لیں۔ دوسرے قول کے مطابق سات احادیث (تہذیب التہذیب) (جب کہ عبیداللہ بن معاذ البزی سے سینکڑوں احادیث روایت ہیں)

Marfat.com

۲۔ یہی حدیث حضرت امام بخاری اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیھا نے (باب غسل بخاری شریف اور باب الغسل نسائی) میں بیان کی اور عبداللہ بن معاذ کے بجائے عبداللہ بن محمد کا ذکر کیا باقی سب راوی وہی ہیں جنکا ذکر امام مسلمؒ نے کیا۔ لیکن امام بخاری اور امام نسائی کی ذکر کردہ حدیث میں حضورﷺ کی ازواج مطہرات کے بالوں کے کٹانے کا کوئی ذکر نہیں۔

(بخاری شریف اور نسائی شریف) (جلد اول۔ جلد اول اُردو ترجمہ)

۳۔ جب آئمہ محدثین سے کسی اور نے بالوں کے کٹانے کا ذکر نہیں کیا تو یہ کہا جائے گا کہ یہ الفاظ حدیث میں جو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے لکھی ہے مدرج ہیں۔ یعنی راوی نے اپنے خیال کا اظہار کیا۔ اصلاً یہ الفاظ حدیث کے نہیں ہیں۔ تب ہی امام بخاری اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیھما نے یہ حصہ حدیث میں شامل نہیں کیا۔ یا کسی اور نے یہ جسارت کی۔ اگر ایسی بات تھی تو کسی اور کتاب میں بھی ذکر ہوتا۔ (سلیمانی)

۴۔ مذکورہ حدیث شریف میں بالوں کے کاٹنے کی حد کالوفرہ تک بیان ہوئی۔ وفرہ کے معانی کانوں کی لو تک۔ کانوں کے نیچے تک۔ کندھوں تک۔ بیان ہوئے۔

(شرح مسلم امام نووی)

یہ سر کے بالوں کی لمبائی مردوں کیلئے ہے جیسا احادیث سے ثابت ہے۔ کہ حضور ﷺ کی زلفیں مبارکہ اتنی ہوتی تھیں اگر ازواج مطہرات کے بالوں کی لمبائی اتنی مانی جائے تو یہ مردوں کی مشابہت ہے۔ جو احادیث کی روشنی میں حرام اور باعث لعنت ہے۔ اور ایسا فعل امہات المومنین سے صادر ہونا عقل وشعور سے بعید ہے۔ جب کہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ عالمہ فاضلہ تھیں اور فتویٰ دیتی تھیں۔ حضرات صحابہ کرام فتویٰ لیتے اور قبول کرتے۔ (سلیمانی)

Marfat.com

۵۔ شرح مسلم امام نووی میں ان الفاظ متناعہ کی شرح کرتے ہوئے امام نووی فرماتے ہیں۔ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا کہنا کہ نبی ﷺ کی ازواج پاک اپنے سر کے بالوں کو کاٹ کر (کُتر) دیتی تھیں یہاں تک کہ وہ کندھوں یا (کانوں) کے برابر ہو (رہ) جاتے تھے۔

وَفرَہ (بال) لمہ سے لمبے اور زیادہ ہوتے ہیں اور لمّہ وہ بال ہیں جو مونڈھوں تک ہوں اس کو اصمعی نے بیان کیا ہے۔ اور ان کے غیر (ایک اور عالم) نے کہا کہ وَفرَہ وہ بال ہیں جو لَمّہ سے چھوٹے ہوں (جو کانوں تک ہوں)

ابوحاتم نے کہا ہے کہ وفرہ وہ بال ہیں جو کانوں پر ہوں۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ (یہ بات) مشہور و معروف ہے کہ عرب کی عورتیں سر کے بالوں کی چوٹیاں اور منڈھیاں رکھا کرتی تھیں (یعنی لمبے بال رکھتی تھیں)۔

شاید نبی پاک ﷺ کی ازواج مطہرات نے آپ ﷺ کی وفات شریف کے بعد ایسا کیا ہو۔ ترک زینت اور لمبے بالوں کی ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے اور سروں کا بوجھ کم کرنے کی خاطر اور یہ وہ بات ہے جس کو قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے۔ کہ بالوں کو کاٹ دینے کا معاملہ ازواج مطہرات نے رسول اللہ ﷺ کی وفات شریف کے بعد کیا تھا۔ نہ کہ آپ کی ظاہرہ زندگی میں۔ اسی طرح ایک عالم نے کہا ہے کہ یہی بات مقررہ و متقین ہے اور یہ گمان نہیں کیا جاتا کہ انہوں (ازواج مطہرات) نے رسول اللہ ﷺ کی ظاہرہ زندگی میں ایسا کیا ہو۔ اور نہ اس میں یہ دلیل ہے کہ عورتوں کے لئے بال چھوٹے کرنا

Marfat.com

جائز ہے۔اور اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

۶۔ جیسا کہ حضرت علامہ شیخ الحدیث غلام رسول سعیدی صاحب نے شرح صحیح مسلم میں اس حدیث کی شرح میں لکھا۔

عرب میں عورتوں کے لمبے بال زینت سمجھے جاتے تھے۔رسول اللہ ﷺ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات نے سوچا کہ اب ہم کو لمبے بال رکھ کر زینت حاصل کرنے کی کیا ضرورت ہے اس لئے انہوں نے کندھوں تک اپنے بالوں کو کٹوا دیا۔

لیکن آج کل عورتیں زینت کے حصول کے لئے اور فیشن کے مطابق اپنے بال مردوں کی طرح گدی تک کٹوا ڈالتی ہیں۔

اس عمل کیلئے اس حدیث کو حجت نہیں بنایا سکتا تھا کیونکہ یہاں سبب مشترک نہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات ترک زینت کے لئے بال کم کراتی تھیں اور آج کل عورتیں حصول زینت کیلئے (کم کراتی وکٹواتی ہیں)

الحاصل: مندرجہ بالا عبارات اور خط کشیدہ جملوں سے یہ معلوم ہوا کہ اگر حضرات امہات المومنین نے بال کٹوائے بھی تھے تو حضور ﷺ کے وصال شریف کے بعد ترک زینت کیلئے)

۲۔ یہ فعل ان کے ساتھ ہی مخصوص تھا (کسی اور نے اس وقت بھی نہ کیا)

۳۔ اُس وقت بھی اور آج بھی یہ حدیث دوسری عورتوں کے بال کاٹنے یا کٹوانے کیلئے نہ دلیل ہوئی اور نہ دلیل ہے۔

۴۔ بندہ ناچیز اہل بیت کا حقیر خادم اپنے پیرومرشد کے فیضان کا صدقہ اللہ کے فضل و کرم بصدقہ حضور ﷺ ذمہ داری سے کہتا ہے۔کہ ام المومنین حضرت عائشہؓ کے سر

Marfat.com

مبارک کے بال مبارک بعداز وصال حضور ﷺ بھی نصف کمر تک لمبے تھے۔

نوٹ: مذکورہ حدیث شریف میں جو ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن کے بالوں کے بارے بیان ہوا یہ بھی معانی کیے گئے ہیں کہ بعد وصال حضور ﷺ۔ حضرات ازواج مطہرات اپنے سر کے بالوں کو اکٹھا کر کے سر کے ساتھ باندھ دیتی تھیں۔ جیسے جوڑا باندھا ہوتا ہے۔

(مسلم شریف، انگلش ترجم عبدالحمید صدیقی۔ حاشیہ وتشریح ڈاکٹر حسین)

نیز مولوی بشیر احمد عثمانی صاحب نے بھی یہی معانی لئے ہیں۔

(بحوالہ: صحیح مسلم شریف Vol I-A انگلش ترجمہ)

آخری گزارش: حضرات مشائخ وعلماء ایسے مسائل میں غفلت نہ برتیں بلکہ ہوش وحواس سے اپنی ذمہ داری کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پہلو پر توجہ رکھیں۔ نہ کہ جواز کی صورتیں نکال کر حرام اور باعث لعنت افعال کے رستے کھولیں۔ اور نہ مغربی یہودی ونصرانی اور غیر مذاہب عورتوں کی بدمذہبی وفیشن پرستی کو قبول کرنے اور عمل کرنے کیلئے مسلمان عورتوں کو دعوت دیں۔

اللہ تعالیٰ صدقہ نبی پاک ﷺ تمام مسلمان عورتوں کو حضور ﷺ کی محبت عطا فرماتے ہوئے اپنے اور اپنے محبوب ﷺ کے احکام کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت فاطمۃ الزہرا اور دیگر ازواج مطہرات اور صحابیات رضوان اللہ علیہن اجمعین۔

حضرت غوث پاک کی والدہ ماجدہ، حضرت مائی رابعہ بصریہ اور دیگر اللہ کی نیک بندیوں رحمۃ اللہ علیہن اجمعین جیسی سیرت عطا فرمائے اور ان کے نقوش قدوم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم امین) (سلیمانی)

Marfat.com

عورتوں میں سر کے بالوں کی تراش خراش کا فیشن

تحریر و ترتیب: محمد منیر قمر سیالکوٹی (ترجمان سپریم کورٹ، الخبر، سعودی عرب)

ماہنامہ صراطِ مستقیم برمنگھم

موجودہ زمانے میں روز بروز نت نئے فیشنوں کی ایجاد ہو رہی ہے اور مسلم معاشرے میں وہ تیزی سے پھیل بھی رہے ہیں۔ انہی فیشنوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آج کل خواتین میں سر کے بالوں کی تراش خراش کا فیشن بہت مقبول ہوتا جا رہا ہے۔ خواتین اور خصوصاً نوجوان لڑکیاں زیب و زینت اور خوبصورتی کیلئے اپنے سر کے اگلے حصہ کے بال کانوں تک کٹواتی اور ترشواتی ہیں جبکہ پیچھے سے چوٹی بھی رہ جاتی ہے اور بعض خواتین تو چوٹی بھی کٹوا دیتی ہیں۔ اس طرح کے بال بنوانا اہل علم میں ایک اختلافی مسئلہ ہے۔ بعض علماء جواز کے قائل ہیں جبکہ بعض دیگر کے نزدیک یہ ناجائز ہے۔

لہذا ضروری ہے کہ اس مسئلہ کا ذرا سنجیدگی کے ساتھ جائزہ لیا جائے۔ اس کے لئے اس کے تین پہلو سامنے آتے ہیں:

۱) مردوں سے تشابہ کیلئے بال کٹوائے ترشوائے جائیں۔

۲) مغربی تہذیب اور غیر مسلم عورتوں کی نقالی میں ایسا ہو۔

۳) محض اپنے شوہر کیلئے زیب و زینت کیلئے اس فیشن کو اختیار کر لیا جائے۔

پہلی شکل:

یہ قطعاً ناجائز ہے کیونکہ متعدد احادیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری، ابوداؤد اور مسند احمد میں ہے کہ نبی اکرم صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔اسی طرح ان عورتوں پر بھی لعنت فرمائی جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں: **لعن النبی المخنثین من الرجال ولمترجلات من النساء۔الخ** (بخاری مع الفتح ۱۰/۳۳۲)

اور ایک دوسری حدیث میں تو یہاں تک ہے کہ ایسے لوگوں پر اللہ کی لعنت ہو اور یہ بھی صحیح بخاری ودیگر کتب میں موجود ہے جس کے الفاظ ہیں: **لعن اللّٰہ المتشبعین من الرجال بالنساء والمتشبعات من النساء بالرجال** ۔ان احادیث کی روسے ان عورتوں کا یہ فعل ناجائز ثابت ہوا جو کہ مردوں کی دیکھا دیکھی ایسا کرتی ہیں اور ان سے مشابہت پیدا کرنا چاہتی ہیں۔

دوسری شکل:

اگر کوئی عورت مغربی تہذیب کی نقالی میں ایسا کرتی ہے اور محض فیشن پرستی کا نتیجہ بالوں کو کٹوانا یا ترشوانا ہو تو بھی یہ جائز نہیں ہوگا۔ کیونکہ ابوداؤد مسند احمد اور معانی الاثار طحاوی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: **من تشبہ بقوم فھو منھم** جس نے کسی قوم سے مشابہت کی وہ اسی میں سے ہو جاتا ہے۔ یہ حدیث صریح دلیل ہے کہ غیر مسلم مغربی عورتوں کی دیکھا دیکھی بال کٹوانا بھی جائز نہیں ہے۔

تیسری شکل:

اب ایک تیسری شکل یہ رہ جاتی ہے کہ نہ تو کسی کی نقالی ہو اور نہ ہی کسی سے مشابہت مراد ہو بلکہ خالص تزین اور اپنے شوہر کیلئے زیبائش مقصود ہو تو ایسی صورت میں بعض اہل علم نے لکھا ہے کہ عورت اپنے بال کاٹ سکتی ہے اور بعض اس کے بھی

Marfat.com

خلاف ہیں۔

☆ اس سلسلہ میں ایک تو علامہ محمد ناصر الدین البانی کا اسم گرامی ہے جو کہ دورِ حاضر کے معروف محدث ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب حجاب المراة المسلمة میں لکھا ہے کہ بال کٹانے سے اگر غیر مسلموں سے مشابہت مقصود ہو تو حدیث من تشبیه بقوم کی رو سے ناجائز ہے ورنہ جائز۔

☆☆ جائزہ:

حضرت علامہ نے جلالت قدر کے باوجود کوئی نئی دلیل ذکر نہیں کی بلکہ صرف صحیح مسلم میں مذکور ازواج مطہرات کے فعل کو بنیاد بنایا ہے جبکہ اس حدیث سے استدلال بھی کئی وجوہات کی بنا پر صحیح نہیں ہے۔ جس کی قدرے تفصیل ہم آگے چل کر ذکر کرتے ہیں۔

☆ علامہ البانی کی پیروی کرتے ہوئے ہی محمود مہدی استنبولی نے اپنی کتاب ''تحفۃ العروس'' کے حاشیہ میں ایک جگہ (ص ۱۴۲ مترجم اردو) لکھا ہے کہ ''جو عورتیں مردوں کی دیکھا دیکھی اپنے بالوں کو چھوٹا کرواتی ہیں مذکورہ بالا روایت من تشبہ بقوم کی رو سے ان کے اس عمل کی حرمت معلوم ہوتی ہے اور اگر مردوں کی مشابہت مقصود نہیں تب یہ عمل حرام نہ ہوگا۔''

☆☆ جائزہ:

موصوف نے غیر مسلموں سے مشابہت کے ساتھ مردوں سے مشابہت ذکر کی ہے جبکہ علامہ البانی نے صرف غیر مسلموں کی مشابہت کا ذکر کیا ہے اور بات بہر حال دونوں ہی صورتوں میں برابر ہے بلکہ غیر مسلموں سے مشابہت زیادہ سختی سے منع

Marfat.com

ہے اور دلیل ان کی بھی وہی ہے جو کہ علامہ البانی نے ذکر کی ہے۔ جس سے استدلال صحیح نہیں ہے۔

☆ معروف صحافی مولانا کوثر نیازی نے اپنی کتاب ''مسلم خاندان اور جدید عصری تقاضے'' میں ''مسلم خواتین اور بعض جدید فیشن'' کے تحت لکھا ہے کہ مسلم فقہا جدید زمانے میں عورتوں کی طرف سے اختیار کیے گئے بعض فیشنوں کے متعلق عام طور پر اختلاف رکھتے ہیں مثلاً بالوں کو تراشنا اور ناخنوں کو رنگنا وغیرہ ایسے متنازعہ امور ہیں جن کے متعلق کوئی متفقہ فیصلہ نہیں۔ آگے عورتوں کی گیسو تراشی کے متعلق کتب فقہ حنفیہ میں سے درمختار (۲۸۸/۵) اور اس کی شرح وحاشیہ ابن عابدین المعروف فتاویٰ شامی (۲۸۸/۵) اور المحلیٰ ابن حزم کے اقتسابات نقل کیے ہیں جن کی رو سے عورتوں کا بال ترشوانا گناہ ہے جس کے لئے وہ لعنت کی سزاوار ہیں اور اس کا مؤثر ترین سبب مرد سے مشابہت کو قرار دیا گیا ہے اور آگے چل کر نیازی صاحب نے بھی صحیح مسلم والی مذکورہ حدیث کے حوالہ سے عورت کے بال ترشوانے کی اجازت کا ذکر کیا ہے۔

☆☆ جائزہ:

موصوف کا استدلال بھی اسی حدیث سے ہے جس سے پہلے ذکر کردہ علماء نے استدلال کیا ہے جس کی تفصیل آرہی ہے۔

☆ مولانا کوثر نیازی نے ہی اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے کہ بہت عرصہ پہلے روزنامہ ''زمیندار'' لاہور کی اشاعت برائے فروری ۱۹۲۹ء میں ایک نامہ نگار نے یہی سوال اُٹھایا تھا اور اس بات کی طرف اشارہ کیا تھا کہ دہلی میں بعض علماء نے فتویٰ دیا ہے جس میں انہوں نے یہ رائے ظاہر کی تھی کہ عورتوں کیلئے بال ترشوانا جائز ہے اور

Marfat.com

انہوں نے بھی بحوالہ بالا صحیح مسلم والی حدیث سے ہی استناد کیا تھا۔ نیازی صاحب آگے چل کر لکھتے ہیں کہ اس مسئلہ کے ضمن میں ایک اہم سوال جو ہمارے سامنے آیا ہے یہ ہے کہ کیا آج جدید زمانے کی عورتیں جو بال ترشواتی ہیں مرد کی مشابہت اختیار کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اگر ایسا ہے تو اس کام کی اجازت نہیں ہے۔ اس کے برعکس اگر عورت کی طرف سے یہ کوشش نہیں ہوتی کہ وہ مرد کی طرح دکھائی دے تو اسے اس عمل کی اجازت ہونی چاہئے۔

☆☆ جائزہ:

دہلی کے جن علماء کی طرف جواز کا فتویٰ منسوب کیا گیا ہے۔ ان کا استناد بھی مذکورہ حدیث مسلم ہی ہے جس کے بارے میں ہم وضاحت کرنے والے ہیں۔

یہ تو علماء دہلی کے فتویٰ کی حد تک رہا جبکہ نیازی صاحب نے جس بنیاد پر اجازت ہونی چاہئے کی بات کی ہے۔ اگر سبب صرف وہی ہوتا تو معاملہ صاف تھا لیکن یہاں تو اس کے علاوہ بھی بعض امور موجود ہیں۔ خصوصاً غیر مسلم عورتوں کی نقالی اور من تشبہ بقوم والی حدیث سے اس کی ممانعت۔

☆ لاہور سے شائع ہونے والے ایک نہایت علمی ہفت روزہ مجلہ ''الاعتصام'' کی جلد شمارہ ۳۶ بابت ۸ ستمبر ۱۹۸۹ء میں کسی قاری کے ایک سوال کے جواب میں اس مجلہ کے اس وقت مدیر اور معروف عالم دین مولانا حافظ صلاح الدین یوسف نے لکھا تھا کہ بے پردگی، مردوں سے تشابہ، مغربی تہذیب کی نقالی اور فیشن پرستی مقصود نہ ہو تو عورت پیچھے سے اپنے بال کاٹ سکتی ہے یعنی پٹے بال بنوا اور رکھ سکتی ہے اور ان کا استدلال بھی صحیح مسلم والی حدیث سے ہی تھا اور انہوں نے شارحین مسلم امام نووی

Marfat.com

رحمہا اللہ کے تشریحی اقتباسات بھی نقل کیے تھے جن میں انہوں نے بھی جواز ذکر کیا ہوا تھا۔

☆☆ جائزہ:

استدلال کی اصل بنیاد یہاں بھی وہی حدیث مسلم ہی ہے لہذا اس کا تفصیلی جائزہ لینا ضروری ہے جس سے بات صاف ہو جائے گی۔ یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم اپنے استاد گرامی حافظ ثناء اللہ صاحب مدنی حفظہ اللہ اور ایک فاضل محقق مولانا صغیر احمد شاغف بہاری حفظہ اللہ (مکہ مکرمہ) کا وہ تعاقبی مضمون اور مکتوب نقل کر دیں جو کہ ''الاعتصام'' ہی کی جلد ۴۱ شمارہ ۴۵ بابت ۱۰ نومبر ۱۹۸۹ء میں مذکورہ جواب کے شائع ہونے کے جلد بعد ہی شائع ہوا تھا۔ اور پھر برصغیر کے معروف عالم مولانا عبدالسلام بستوی کی کتاب ''اسلامی صورت'' کے بعض متعلقہ اقتباسات اور مفتی اعظم سعودی عرب کا فتویٰ بھی پیش کر دیتے ہیں۔

عورت معقول عذر کے بغیر سر کے بال نہیں کٹوا سکتی:

اس عنوان کے تحت پہلے حافظ ثناء اللہ صاحب کا تعاقبی مضمون ہے جس میں تمہید کے طور پر موصوف لکھتے ہیں: **بلا ریب اللہ، خالق البشر القائل، لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم** نے بنی نوع انسان کی زیبائش، زیب وزینت اور اس کا حسن اس کے سر کے بالوں میں رکھا ہے۔ جو اس کی شخصیت کیلئے پُروقار اضافہ کے علاوہ قلبی وذہنی مسرت وشادمانی کا پیغام ہیں۔ اسی بناء پر شریعت مطہرہ میں ان کی طہارت ونظافت کا بطور خاص حکم دیا ہے۔ چنانچہ نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: **من کان له شعر فلیکرمه** (ابوداؤد، بحوالہ مشکوٰۃ شریف ۲/۳۸۲) یعنی جس

Marfat.com

کے بال ہوں اسے چاہیے انہیں صاف ستھرا رکھے۔ دوسری روایت میں ہے: یکثر دھن راسہ وتسریح لحیتہ ویکثر القناع کان ثوب زیات (شرح السنہ بحوالہ مشکوٰۃ ۳۸۱/۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے سر پر تیل لگاتے اور کنگھی کرتے۔ بسا اوقات پگڑی کے نیچے کپڑا رکھتے گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ کپڑا تیلی کا کپڑا ہے۔

اسی حسن کو قائم ودائم رکھنے کیلئے سفید بالوں کو رنگنے کی تاکید فرمائی گئی۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: غیر وا الشیب اور دوسری روایت میں ہے: غیروا ھذا بشی واجتنبوا السواد (مسلم ۱۹۹/۲) یعنی ابو قحافہ (جو کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے والد تھے) ان کے بالوں کو رنگ دو اور سیاہ کرنے سے بچو۔

یہ ایک ایسا اہم مسئلہ ہے جو اسلام کی آمد سے قبل بھی فطرت انسانی میں مرکوز تھا۔ چنانچہ جاہلی شعراء کے دواوین وقصائد کو اُٹھا کر دیکھیں، خوبصورت لمبے گھنے سیاہ بالوں کی مدح وثناء میں جابجا رطب اللسان نظر آئیں گے۔ (آگے مضمون میں عربی اشعار بھی ہیں جو کہ حذف کر رہا ہوں) تاہم اسلام میں جہاں تک مرد کے بالوں کا تعلق ہے۔ اگر چہ بعض احادیث سے منڈوانے کا جواز ملتا ہے لیکن افضل واولیٰ امر یہ ہے کہ بال رکھے جائیں۔ صاف کرانے سے احتراز کیا جائے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا عملی نمونہ کتب احادیث میں ہمارے سامنے موجود ہے (جبکہ) لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ۔ اللہ کا ارشاد حقیقت کی بنیاد ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کے وصف میں وارد ہے: الی انصاف اذنیہ وفی روایۃ، بین اذنیہ وعاتقہ (متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ)

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال نصف کانوں تک اور ایک روایت کے مطابق کانوں اور کندھوں کے درمیان تھے۔ "مجمع البحار" میں اس اختلاف کی وجہ جمع یوں بیان ہوئی ہے کہ اس کو مختلف اوقات پر محمول کیا جائے گا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بال کاٹنے میں تساہل برتتے تو کندھوں تک پہنچ جاتے اور جب کاٹتے تو کانوں تک۔ اس سے معلوم ہوا کہ مردوں کیلئے بال رکھنے کا اندازہ اس حد بندی میں محدود ہے جبکہ عورتوں کو یہ ہیئت اختیار کرنی ممنوع ہے۔ جس طرح کہ مردوں کو عورتوں سے تشابہ اختیار کرنا بھی ناجائز ہے (آگے مضمون میں اللہ اور اس کے رسول کی لعنت والی دو احادیث ہیں جو ہم پہلی اور دوسری شکل کے ضمن میں ذکر کر آئے ہیں)۔

باقی رہا ازواج مطہرات کا طرز عمل کہ وہ اپنے بالوں کو کاٹتی تھیں۔ اس بارے میں وارد روایت کا قدرے تفصیل سے جائزہ لینا چاہتا ہوں۔

معرض استدلال روایت:

پہلے اصل روایت ملاحظہ فرمائیں: **كان ازواج النبی صلی الله علیه وسلم یاخذن من رؤوسهن حتی تکون کالوفرة** (صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب القدر المستحب من الماء فی غسل الجنابۃ ۱/۱۴۸) یعنی ازواج مطہرات اپنے بالوں سے لیتی (کاٹتی) تھیں حتی کہ وہ وفرہ (کانوں تک پٹوں) کی مانند ہوتے۔

مصنف نے کلام ہذا حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن تابعی سے نقل کیا ہے۔

اس میں لفظ یاخذن کا ترجمہ ضروری نہیں کہ کاٹنا ہی ہو۔ احتمال ہے کہ اس کا معنی یہ ہو کہ وہ اپنے بالوں کا خاص انداز سے جوڑا بنالیتی تھیں جو "وفرہ" کی شکل میں نظر آئے۔ مسائل طہارت سے اس معنی کی مناسبت بھی ہے۔ عورتیں عموماً غسل کے موقع

Marfat.com

پر ایسا کرتی ہیں۔

پھر مصنف کا اس کے مناسب محل ومقام پر ذکر نہ کرنا بھی ہمارے مدعا کا موید ہے جبکہ صحیح مسلم اپنے حسن ترتیب اور سہل الماخذ ہونے میں معروف ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ شرع میں وفرہ، لمہ، اور جمہ (اہل فن کے صحیح قول کے مطابق وفرہ وہ بال ہیں جو کانوں تک ہوں۔ کندھوں تک جمہ اور اس سے تجاوز کرنے والے بالوں کو جمہ کہا جاتا ہے۔) بالوں کے یہ اوصاف صرف مردوں کیلئے بیان ہوتے ہیں عورتوں کیلئے نہیں۔

یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ وہ بال حقیقۃً وفرہ نہ تھے صرف دیکھنے کو وفرہ معلوم ہوتے تھے۔ اس لئے یہاں کاف تشبیہ سے تعبیر کی گئی ہے۔ کالفرۃ یعنی وفرہ جیسے تھے۔ اور اگر یہ تسلیم بھی کرلیا جائے کہ یاخذن کا معنی کاٹنا ہے تو یہ ازواج مطہرات کا خاصہ ہوگا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ان کی حیثیت معتدات (مدت گزارنے والیوں) جیسی تھی۔ قرآن مجید میں ہے: وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللّٰہ ولا ان تنکحوا ازواجه من بعده ابدا، ان ذالکم کان عند اللّٰہ عظیما۔ (سورۃ الاحزاب) ''اور تمہارے لئے یہ زیبا نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر کو تکلیف پہنچاؤ اور نہ یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات سے کبھی نکاح کرو۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بڑا گناہ ہے۔''

قاضی عیاض شارح صحیح مسلم نے اس بات کا اشارہ دیا ہے کہ ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فعل (بالوں کا لینا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تھا اور صاحب تفسیر ''اضواء البیان'' (شیخ محمد امین شنقیطی) نے امام نووی کی پیروی کرتے

Marfat.com

ہوئے بایں الفاظ اس موقف کی تائید کی ہے۔ وھو متعین و لا یظن بھن فعله فی حیاته صلی الله علیه وسلم ۔ (اضواء البیان ۵/۵۹۸۔۶۰۱)'' اور یہی (وفات کے بعد والی بات ہی) طے ہے کیونکہ ان کے بارے میں یہ گمان بھی نہیں کیا جا سکتا کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایسا کیا ہو۔''

آیت احزاب میں مذکورہ حکم کے پیش نظر ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سادگی اور ترک زینت کو ضروری سمجھ کر فعل ہذا کا ارتکاب کیا ہو تا کہ کلی طور پر نکاح کے دواعی سے قطع و یاس ہو سکے ہر دو صورت میں امام نووی '' کا قول'' وفیه دلیل علی جواز تخفیف الشعور للنساء ۔ کہ اس میں عورتوں کے لئے بال ہلکے کرنے کی دلیل ہے۔ اس کی کمزوری ظاہر ہوتی ہے۔ ان کا استدلال درست نہیں۔'' بالخصوص جبکہ خود بھی وہ قاضی (عیاض کے موقف) کو درست قرار دے رہے ہیں۔ نیز اس میں تغیر لخلق اللہ اور مثلہ کا شائبہ بھی موجود ہے۔ جو اس فعل سے مانع ہے۔ واللہ اعلم۔

عام حالات میں اگر عورت کو بال کاٹنے کی اجازت ہوتی تو میرے خیال میں کم از کم حج کے موقع پر اس کو سر مونڈنے کا حکم ضرور ہونا چاہیے تھا تا کہ اللھم ارحم المحلقین کی سعادت سے محروم نہ رہتی۔ اس کے برعکس معاملہ یہاں تک محدود ہے کہ ماسوا چند بالوں کے سر کی تقصیر کی بھی اجازت نہیں تو عام حالات میں بلاوجہ بال کاٹنے کیسے جائز ہوں گے؟ ہر گز نہیں۔۔۔

البتہ کسی معقول علت و عذر کی بناء پر یہ فعل جائز ہے جیسے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے بیماری کی وجہ سے سر منڈا دیا تھا۔ وقد فصل لکم ما حرم علیکم الا ما اضطررتم الیه الایه ۔ تفصیلی واقعہ صحیح ابن حبان میں گیارہویں نوع اور

Marfat.com

پانچویں قسم میں موجود ہے۔ آگے چل کر علامہ البانی کی عدم تشبہ کی شکل میں جواز والی رائے کو بلا دلیل قرار دیتے ہوئے خلاصہ کے طور پر لکھا ہے۔ دراصل ہمارے ماحول اور معاشرہ میں آج کل جو کچھ نظر آ رہا ہے، اسلامی تہذیب و تمدن کا قطعاً اس سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ خالصتاً مغربی اور استعماری تہذیب و تقلید کا نتیجہ ہے جس کی یلغار میں بڑے بڑے بزرگ بھی خس و خاشاک کی طرح بہتے نظر آ رہے ہیں۔ (نعوذ باللہ من ھذہ الفتن۔۔۔ ہفت روزہ الاعتصام مذکورہ بالا بتصرف لیسیر)

ایک مکتوب، برید حرم:

ہفت روزہ الاعتصام کے اس شمارے میں مذکورہ بالا مضمون کے آخر میں فاضل محقق مولانا ابوالاشبال شاغف (مکہ مکرمہ) کا مکتوب بھی شائع ہوا اور وہ بھی ہمارے موضوع سے متعلقہ ہی تھا۔ اس میں موصوف نے ایک شکل میں جواز کا فتویٰ دینے والے مدیر مذکور کو لکھا کہ:

بیشک (امام) نودی، ابی اور دوسرے حضرات نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا والی مسلم کی روایت سے جواز کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے لیکن میری رائے اس کے خلاف ہے کیونکہ حدیث عائشہ میں جو علت موجود ہے یعنی بعد وفات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہوں نے ایسے کیا تو اس حدیث سے استنباط بدون علت، از روئے اصول فقہ جائز نہیں۔

البتہ اس حدیث سے ان بیوہ عورتوں کیلئے جواز کی دلیل کی جا سکتی ہے جو (دوبارہ) شادی کرنے کی بوجہ مجبوری خواہش مند نہ ہوں۔ بصورت دیگر اس سے جواز عام کی صورت محض مقلدانہ اندھا پن ہے کہ جو اگلوں نے لکھ دیا اگرچہ ان سے

Marfat.com

اس نص کے سمجھنے میں سہو ہوا اور ان کے بعد آنے والے آنکھ بند کر کے اسی پر فتویٰ صادر کرتے چلے گئے۔ پھر اس حدیث عائشہ پر خیر القرون کی عورتوں یعنی امہات المؤمنین کے علاوہ دیگر صحابیات اور تابعیات اور اس کے بعد میں اس پر عمل ہوا ہے یا نہیں؟ کم از کم میری نظر سے تو اس پر عمل کرنے کا ثبوت نہیں گزرا۔

رہی یہ بات کہ عدم جواز کی بھی کوئی روایت ثابت ہے یا نہیں تو اس سلسلہ میں یہ عملی تواتر از عہد صحابیات تا ایندم کافی ہے۔ البتہ مزید معلومات کیلئے کتب احادیث وفقہ کی ورق گردانی کرنے کی ضرورت ہے۔ (بحوالہ بالا ایضاً)

مثلہ:

مثلہ کا اصل معنی تو ہے میدان جہاد وقتال میں کام آنے والوں کے ناک کان کاٹنا جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی سے منع فرمایا ہے۔ وہ چاہے کافر ہی کیوں نہ ہو۔ حتی کہ صحیح مسلم میں ارشاد نبوی ہے: **قاتلوا من کفر باللّٰہ، لاتغلوا ولاتمثلوا**، کافروں سے جہاد کرو، غنیمت کا مال مت چراؤ اور مثلہ مت کرو۔

امام نووی نے عورتوں کے سر کے بال منڈانے کو بدعت اور ان کے حق میں مثلہ قرار دیا ہے (المجموع شرح المہذب ۸/۱۵۰) اور جیسا کہ پہلے گزرا ہے کہ عورتوں کا اپنے بالوں کو کاٹنا مثلہ کے شبہ سے خالی نہیں بلکہ بعض احادیث اور فقہاء کے اقوال سے پتہ چلتا ہے کہ یہ بھی مثلہ ہے۔ مثلاً معجم طبرانی میں ایک حدیث ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے۔ اس میں ہے **لا من مثل بالشعر فلیس لہ عند اللہ خلاق** ۔ جو بالوں کے ساتھ مثلہ کرے اس کیلئے اللہ کے پاس (اخروی جزا سے) کوئی حصہ نہیں ہے۔

Marfat.com

مولانا بستوی کی تحقیق:

یہ حدیث نقل کرنے کے بعد مولانا عبدالسلام بستوی نے اپنی کتاب ''اسلامی صورت'' میں لکھا ہے: یہ حدیث عام ہے، خواہ عورتیں ہوں یا مرد۔ اگر عورتیں سر کے بال کتروائیں گی یا منڈوائیں گی تو اس روایت کے تحت داخل ہوں گی۔۔۔الخ (ص ۳۴)

اور فقہا میں سے صاحب ہدایہ نے لکھا ہے، خلق الشعر فی حقها مثلة كحلق اللحية فی حق الرجال۔ (ہدایہ) عورتوں کے حق میں سر کے بال منڈانا مثلہ ہے۔ جیسے مردوں کے بارے میں داڑھی منڈانا مسئلہ ہے۔ فقہ حنفی کی اس کتاب کی طرح ہی روح البیان اور بحرالرائق میں بھی عورتوں کے سر منڈانے کو مثلہ کہا گیا ہے۔ (بحوالہ بالا) اب کہا جا سکتا ہے کہ سر منڈانا تو مثلہ ہوگا جبکہ یہ خواتین سر منڈواتی تو نہیں بلکہ اگلے حصہ کے یا سارے سر کے بال کٹواتی یا کاٹتی ہیں تو اس کا جواب سابقہ الفاظ میں ہی موجود ہے کہ اگر وہ سر کے بال منڈواتیں تو مثلہ ہوتا۔ وہ کچھ حصے کے بال کاٹتی ہیں۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ ان کا یہ فعل مثلہ کے شبہ کے ضمن میں آیا ہے لہذا ناجائز ہے۔

مفتی اعظم سعودی عرب کا فتویٰ:

سعودی عرب کے مفتی اعظم شیخ محمد بن ابراہیم کا فتویٰ ہے کہ عورتوں کیلئے اپنے سر کے بال کاٹنا یا منڈانا کسی بھی طرح جائز نہیں ہے کیونکہ حدیث میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان تحلق المراة راسها (رواہ النسائی وابن جریر)، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو سر

Marfat.com

کے بال منڈانے سے منع فرمایا ہے۔

اور قاعدہ یہ ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز سے منع فرمادیں تو وہ چیز حرام ہوتی ہے۔ الا یہ کہ بعد میں کوئی دوسرا حکم نازل وصادر ہو جائے اور ملا علی قاری کی المرقاۃ شرح مشکوٰۃ سے ان کا قول نقل کیا ہے کہ ''عورت کو سر منڈانے سے اس لئے منع کیا گیا ہے کہ جس طرح مردوں کیلئے داڑھی خوبصورتی اور اسلام کی نشانی ہے اسی طرح عورتوں کیلئے چوٹی حسن وزیبائی اور اسلام کی علامت ہے۔ (مجموع فتاویٰ شیخ محمد ابراہیم ۴۹/۲ نیز دیکھئے تنبیھات علی احکام تختص بالموضات، تالیف شیخ ڈاکٹر صالح الفوزان، ماہنامہ آثر جدید مسوناتھ بھنجن جلد ۸ شمارہ ۹/۸ منتشر کہ مضمون مولانا انصار زبیر محمدی القصیم سعودی عرب)

خلاصہ کلام:

جن حضرات نے بھی جواز کی رائے دی ہے ان کا استدلال صحیح مسلم کی حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے اور سابقہ سطور سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کا اس حدیث سے استدلال صحیح نہیں ہے۔ لہذا جواز کی رائے بھی صحیح نہ ہوئی۔

اور اس قسم کا فیشن جن عورتوں میں رواج پا رہا ہے ان میں بے پردگی اور مغربی تہذیب کی نقالی کچھ اس حد تک عام ہو چکی ہے کہ اسے یہ معنی دینا بھی کافی دشوار ہے کہ وہ صرف اپنے شوہر کیلئے آرائش وزیبائش اور بناؤ سنگھار کی خاطر ایسا کرتی ہوں گی۔ کیونکہ آج بازاروں کی رونق اور چہل پہل صرف ایسی خواتین ہی کے دم قدم سے ہے جو کہ سراپا فتنہ بن کر بے حجاب و بے مہابا بازاروں میں اور مخلوط تقریبات میں پائی جاتی ہیں۔ ایسی صورت کو بھلا شوہر کیلئے تزئین کیسے کہا جا سکتا ہے؟

Marfat.com

''نیل پالش مت لگایئے''

''نیل پالش مت لگایئے'' یہ کسی ملا کی نصیحت نہیں ہے (جس سے مغرب زدہ مرد اور فیشن ایبل عورتیں بڑی بگڑتی اور بہت بدکتی ہیں) بلکہ ''جنگ میگزین'' لاہور (۳۰ دسمبر) کے مطابق یہ طبی ماہرین وڈاکٹر صاحبان کا عورتوں کو انتباہ ہے کہ

''نیل پالش مت لگائیں''

کیونکہ نیل پالش میں مضر کیمیکل (تیزابیت) ہوتے ہیں اور خود کھانے پینے اور بچوں کو کھلانے پلانے کے وقت یہ مضر کیمیکل معہ جراثیم کے اندر چلے جاتے ہیں۔ جس کے باعث بیماری کا شدید خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اسلئے ناخنوں کو دلکش نہ بنائیں تو بہتر ہے (ملخصاً)

طبی ماہرین: کا یہ انتباہ جو ابھی آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ یہ جسمانی نقصان وبیماری کے متعلق ہے۔ جس میں نیل پالش کی دلدادہ خواتین کو خبردار کیا گیا ہے کہ اگر اپنی اور اپنے بچوں کی صحت مطلوب ہے تو ''نیل پالش مت لگایئے''

جبکہ: اس کا ایمانی وروحانی نقصان جسمانی نقصان سے کہیں زیادہ ہے اور وہ اس طرح کہ جو عورتیں اور دُلہنیں نیل پالش لگاتی ہیں وہ اس کے ناخنوں پر جم جانے اور ناخنوں پر پردہ بن جانے کے باعث طہارت سے محروم رہتی ہیں۔ کیونکہ نیل پالش جم جانے کے باعث جسم کے اصل حصے (ناخنوں) پر نہ پانی بہایا جاسکتا ہے اور نہ طہارت حاصل ہوسکتی ہے۔ اسلئے ایسی عورتوں کا نہ غسل ہوتا ہے۔ نہ وضو۔ نہ نماز۔ اور وہ پلید کی پلید رہتی ہیں۔ اور اس جسمانی ناپاکی کے باعث وہ نہ قرآن پاک کو ہاتھ لگاسکتی ہیں اور نہ تلاوت کرسکتی ہیں اور یہ کتنی محرومی و بے نصیبی ہے۔ ''ایسی پلید عورتیں باہر سے ٹیپ

Marfat.com

ٹاپ اندر سے معاملہ صاف'' کا مصداق ہوتی ہیں۔ اور ''تن اجلی من کالی'' ماں بن جاتی ہیں۔

مقام غور: ہے کہ اگر ایسی فیشن زدہ عورتیں پلیدی کی حالت میں مرجائیں۔ تو ان کا ٹھکانا جہنم نہیں تو اور کہاں ہوگا؟ کیونکہ جنت تو توبہ کرنے اور ستھرا رہنے والوں کیلئے ہے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔ کہ ''بیشک اللہ پسند رکھتا ہے توبہ کرنے والوں اور ستھروں کو'' (پ۲ رکوع)۔

افسوس: ہے کہ ان لوگوں اور حاجیوں نمازیوں پر جو بچیوں کی شادی کے موقع پر ان کی نئی زندگی کے آغاز ہی میں انہیں مسرفانہ جہیز میں میک اپ کا سامان دیتے ہیں ۔جس کے باعث نیل پالش لگانے سے وہ پلید اور بے نماز رہتی ہیں۔ اور لبوں پر سرخی لگا کر نمائش و بے حیائی کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ جس کے باعث ایک دردمند مفکر کو یہ کہنا پڑا کہ

یہ سرخی بنت حاضر کے لبوں پر
تیری غیرت کا اے مسلم لہو ہے

مسلمانو سنو: اسلامی طریقہ یہ ہے کہ نہ ناخن بڑھائے جائیں نہ نیل پالش لگائی جائے۔ بلکہ عورتیں ہاتھ پاؤں کو مہندی لگائیں۔ تاکہ نہ پلید و آوارہ کافرہ عورتوں کے ساتھ مشابہت ہو نہ فضول خرچی و نمائش ہو۔ اور نہ غسل و طہارت اور نماز میں خلل ہو۔

مہندی: مردوں کو ہاتھ پاؤں پر لگانا منع ہے۔ مگر عورتوں کیلئے جائز ہے۔ جس کے باعث عورتوں کو زینت بھی حاصل ہوتی ہے۔ فضول خرچی بھی نہیں ہوتی اور پلید و آوارہ کافرہ عورتوں سے مشابہت بھی نہیں ہوتی۔ اور طہارت و نماز میں بھی خلل

Marfat.com

واقع نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ مہندی کا رنگ جسم میں سرایت کر جاتا ہے۔ نیل پالش کی طرح اس کا الگ وجود نہیں ہوتا اور ناخنوں پر جم نہیں جاتا۔ تعجب ہے ایسی صحیح فطرتی اور پاکیزہ زینت کی بجائے خواہ مخواہ ''میک اپ'' کا تکلف کیا جاتا ہے۔ جس کے باعث ایمانی وطبی لحاظ سے جسمانی وروحانی نقصان ہوتا ہے اور بحیثیت مسلمان نہ عورتوں کو اس کا احساس ہوتا ہے اور نہ ہی مردوں کی غیرت میں جنبش ہوتی ہے۔

دعا ہے کہ الٰہی قوم کو چشم بصیرت دے

الٰہی رحم کر ان پر انہیں نور ہدایت دے (آمین)

ترغیب مہندی:

احادیث میں مستورات کو بطور خاص مہندی لگانے کی ترغیب دی گئی ہے۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت سے فرمایا (جس نے مہندی نہیں لگائی تھی کہ تمہیں چاہیے اپنے ہاتھوں کو مہندی لگاؤ اور مردوں سے مشابہت نہ کرو (جن کے ہاتھ پر مہندی نہیں ہوتی)۔

معلوم ہوا کہ مردوں کو ہاتھوں پر مہندی نہیں لگانی چاہیے اور عورتوں کو مہندی کے بغیر رہنا نہیں چاہیے) نیز روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کے سفید ناخن دیکھے تو امر فرمایا کہ انہیں مہندی سے رنگین کرو''۔

(بحوالہ کشف الغمہ امام شعرانی علیہ الرحمۃ)

فیشن ایبل: گھرانوں اور عورتوں کی کتنی بدنصیبی ہے۔ جو مہندی کی بجائے نیل پالش سے ناخنوں کو رنگین کر کے اپنے پیارے نبی ﷺ کے ارشاد گرامی کے برعکس نیل پالش سے ناخنوں کو رنگین کر کے پلید کافرہ عورتوں کی پیروی کرتی ہیں۔

Marfat.com

مسائل ناخن: جمعہ کے دن ناخن ترشوانا مستحب ہے۔ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جمعہ کا انتظار نہ کرے۔کہ ناخن بڑا ہونا اچھا نہیں اور تنگی رزق کا باعث ہے ......ایک حدیث میں ہے جو جمعہ کے دن ناخن ترشوائے اللہ تعالیٰ اس کے دوسرے جمعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا۔ (الحدیث)

حضور ﷺ سے ناخن تراشنے کی ترتیب میں ایک حدیث مروی ہے کہ داہنے ہاتھ کی کلمہ کی انگلی سے شروع کرے۔اور چھنگلیا پر ختم کرے۔پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے شروع کر کے انگوٹھے پر ختم کر کے آخر میں دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن ترشوائے ۔ اس صورت میں داہنے ہاتھ سے شروع ہوا۔ اور داہنے پر ہی ختم ہوا(درمختار) اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کا بھی یہی معمول تھا۔اور یہ فقیر (صاحب بہار شریعت) بھی اسی پر عمل کرتا ہے۔(بہارشریعت ج۱۶/۱۹۶)

بال مت کٹوایئے: فیشن ایبل گھرانوں اور مغرب زدہ عورتوں لڑکیوں میں ناخن بڑھانے نیل پالش اور سرخی لگا کر نمائش کرنے اور جسمانی وروحانی امراض ونقصان میں مبتلا ہونے کے علاوہ یہود ونصاریٰ کی عورتوں (میموں) کی طرح بال کٹوانے کی وباء بھی عام ہو رہی ہے۔ حالانکہ اس میں یہودی عیسائی عورت کی مشابہت کے علاوہ مردوں کے ساتھ بھی مشابہت پائی جاتی ہے ۔ کیونکہ عورتوں کی چوٹی ہوتی ہے اور سنت کے مطابق کانوں یا کندھوں تک (زیادہ نہیں) مرد بال کٹواتے ہیں۔ اور مسلمان عورت کو عیسائی یہودی عورتوں اور مردوں کے ساتھ مشابہت کرنا اوران کا روپ بہروپ اختیار کرنا سخت ممنوع اور لعنت کا باعث ہے۔ جبکہ عورتوں کے بال کٹوانے کی اس قباحت کے علاوہ اس میں بے پردگی اور نمائش

Marfat.com

و آوارگی میں اضافہ ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ کی لعنت ان مردوں پر جو عورتوں کی وضع قطع بنائیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی وضع بنائیں“ (بخاری و ترمذی) ”ہم میں سے نہیں جو ہمارے غیر سے مشابہت کرے نہ یہودیوں سے تشبہ کرو نہ عیسائیوں سے“ (ترمذی وطبرانی) کاش مسلمان اپنی اسلامی شناخت و ذمہ داری کا احساس کریں اور فیشن پرستی فضول خرچی و عیاشی کی رو میں بہنے سے بچ جائیں۔

سُرخی: کے بارے بھی یہی تحقیق ہے کہ اس میں بھی کچھ ایسے کیمیکل ہوتے ہیں جو کھانا وغیرہ کھانے سے پیٹ میں چلے جاتے ہیں اور پِلسھ کے مرض کا سبب بنتے ہیں۔

لہذا اپنے آپ کو اس بیماری سے بھی سرخی استعمال نہ کر کے بچائیں (از محمد صفدر علی سلیمانی)

(رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ رجب المرجب ۱۴۱۴ھ)

Marfat.com

مسلمان عورت کی عزت

اللہ جل جلالہٗ اور رسول ﷺ کے احکام کی فرمانبرداری میں ہی عورت اپنی عزت کو محفوظ رکھے علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں (اے عورت) حضرت فاطمہ خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا شیوہ اختیار کر اور زمانہ کی نگاہوں سے چھپ جا تا کہ تیری آغوش میں شبیر (حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ) جیسا بیٹا پرورش پا سکے

ارشاد باری تعالیٰ:

وقل للمومنت یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن ولایبدین زینتھن (سپارہ ۱۸ سورۃ نور)

اور آپ ﷺ حکم دیجئے ایماندار عورتوں کو کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی عصمتوں (شرمگاہوں) کی حفاظت کریں۔ اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو خود بخود ظاہر ہو اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں (یعنی بڑی چادر سے سرتاپا جسم لپیٹ لیں ایک پلو منہ پر بھی ڈال لیں) ڈالے رہیں اور نہ ظاہر ہونے دیں اپنی آرائش (سجاوٹ) کو الخ۔

ارشاد نبوی ﷺ

۱۔ عورتوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کی کوئی ایسا عمل ہے جو ہم کریں اور ہمیں مجاہدین کا درجہ حاصل ہو تو حضور ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو عورت اپنے گھر میں بیٹھے گی (یعنی پردے میں رہے گی) اسے مجاہدین فی سبیل اللہ کا درجہ ملے گا۔

(روح المعانی)

Marfat.com

۲۔ عورت کا باپردہ رہنا ہی بہتر ہے جب وہ گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانکنے لگتا ہے جب وہ گھر کی چادر دیواری میں رہتی ہے تو وہ رحمت الٰہی کے قریب تر ہوتی ہے۔(از امام ترمذی و امام بُراز رحمۃ اللہ علیہما)

۳۔ کئی عورتیں جنہوں نے لباس پہنا ہوتا ہے لیکن وہ ننگی ہوتی ہیں ناز و ادا سے جھکتی ہیں اور جھکاتی ہیں ان کے سر اس طرح ہیں جس طرح بخت نسل کے اونٹوں کی کوہان ،یہ عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی اور نہ انہیں اس کی ہوا لگے گی۔

(تفسیر ضیاء القرآن)

مسائل: آزاد نامحرم عورت کا سارا بدن سوائے ہاتھ اور چہرہ کے ستر ہے (پردہ ہے) علامہ ابن حیان اندلسی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں اگر فتنہ کا باعث ہو تو عورت اپنے چہرے اور ہاتھوں کو بھی ظاہر نہ کرے (بحر محیط) غیر مسلم عورت سے مومن عورت اپنا ستر چھپائے اگر مجبوری کے باعث غیر محرم سے بات کرنی پڑے تو ایسے انداز میں کریں کہ اس کے گندے دل میں لالچ یعنی برائی پیدا نہ ہو۔(۲) یاد رہے کہ خاوند کے سوا مثلاً باپ ،شوہر، بیٹا ، بھانجے ، بھتیجے وغیرہ اس کے علاوہ ہم مذہب عورتیں، نوکرانیاں، نوکر جو عورت کے خواہشمند نہ ہوں۔ بچے جو شرم والی باتوں سے واقف نہ ہو محرم ہے۔محرم وہ ہے جس سے نکاح نہ ہو سکے اور غیر محرم وہ ہے جس سے نکاح کرنا جائز ہے۔

Marfat.com

بے پردگی کا انجام

اور دیگر حدود شرع کی خلاف ورزی

ارشادِ باری تعالیٰ

یاایها الذین امنوا قوا انفسکم اهلیکم نارا وقودها الناس والحجارة علیها ملائکة غلاظ شداد لایعصون الله ما امرهم ویفعلون مایومرون ○ (سپارہ ۲۸ سورۃ التحریم)

(اے ایمان والو تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں ان پر ایسے فرشتے مقرر ہیں جو بڑے تند خو سخت مزاج ہیں جس چیز کا انہیں حکم دیا جائے اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے جو انہیں ارشاد فرمایا جاتا ہے فوراً بجالاتے ہیں) جو عورتیں اللہ و رسول کے احکام کی تابعداری نہیں کرتیں ان کا یہ انجام ہے۔

معراج شریف کی رات حضور ﷺ نے مندرجہ ذیل عورتوں کو عذابوں میں دیکھا:

۱۔ خاوند پر حکم چلانے والی کی کلیاں آنکھیں، کالا منہ اور عذاب کی شدت کی وجہ سے سور جیسی آوازیں نکالتی تھی۔

۲۔ غیر محرموں کے سامنے سر پر کپڑا نہ رکھنے والی بالوں کے بل لٹکی ہوئی فرشتوں سے گرزیں کھا رہی تھی۔

۳۔ خاوند کی نافرمان: دونوں ہاتھ گلے میں بندھے ہوئے تھے اور آگ میں پڑی ہوئی تھی۔

Marfat.com

۴۔ خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر جانے والی آتشی سنگلوں (زنجیروں) میں قید تھی۔

۵۔ ناجائز اولاد جننے والی اور بچے کے جنم سے پہلے بچہ ضائع کرنے والی کے سر پر گرم پانی جہنم کا سزا کے طور پر ڈالا جا رہا تھا۔

۶۔ زانیہ اور دوسرے بچوں کو خاوند کی اجازت کے بغیر دودھ پلانے والی پستانوں کے بل لٹکی ہو سزا پا رہی تھی۔

۷۔ غیر محرموں سے تعلق رکھنے والی (یعنی بلا ضرورت شریعہ باتیں کرنے والی) زبان کے ساتھ لٹکی ہوئی سزا پا رہی تھی۔ (دعا ہے اللہ تعالیٰ ایسے عذابوں سے بچائے) آمین

Marfat.com

معاشرے کے چند خطرناک پہلو

1۔ غیر محرم مردوں اور عورتوں کا آپس میں کھلے ملنا جلنا اکٹھے بیٹھنا کھانا پینا۔

2۔ غیر محرم مردوں اور عورتوں کا ایک دوسرے کو سلام کرنا۔ (السلام علیکم کہنا)

3۔ غیر محرم مردوں اور عورتوں کا ایک دوسرے سے پردے کا لحاظ کیئے بغیر ملنا ایک دوسرے کو کھلے دیکھنا۔

4۔ نوجوان لڑکوں کا نوجوان لڑکیوں سے مصافحہ کرنا (ہاتھ ملانا)

نوٹ: غیر محرم مرد وہ ہے جس کا نکاح کرنا عورت سے شرعی حکم سے جائز ہو (وہ مرد اُس عورت کیلیئے غیر محرم ہوگا اور عورت اس کیلیئے غیر محرم ہوگی)

محرم مرد وہ ہوگا جس کا نکاح محرم عورت سے حرام ہے۔ وہ مرد اور عورت ایک دوسرے کے لئے محرم ہیں۔

الف) جبکہ غیر محرم مرد اور غیر محرم عورت کے لئے قرآن پاک کا حکم ہے کہ ایک دوسرے کے سامنے نظریں نیچی رکھیں (القرآن) غیر مرد عورت کو نہ تاکے (دیکھے) اور عورت غیر مرد کو اپنا ہار سنگھار نہ دکھائے۔

ب) اجنبی عورتوں (غیر محرم عورتوں) کو سلام کرنا حضور ﷺ کا خاصہ تھا کہ وہاں فتنہ کا خطرہ نہیں۔ دوسرے مسلمان اجنبی عورتوں کو خصوصا نوجوان عورتوں کو سلام نہ کریں نہ سلام کا جواب دیں کہ یہ سلام عشق بلکہ بدکاری کی ابتدا بن سکتا ہے۔

(مرقات، اشعۃ اللمعات)

اپنی محرم عورتوں بچیوں یا بوڑھی عورتوں کو سلام جائز ہے۔ عورتیں عورتوں کو سلام کر سکتی ہیں بلکہ انہیں ایک دوسری کو ضرور ملاقات کے وقت سلام کہنا چاہیے اور مرد مرد کو سنت کے مطابق سلام کرے۔

Marfat.com

مصافحہ ومعانقہ (ہاتھ سے ہاتھ ملانا اور بغلگیر ہو کر ملنا)

۱۔ اجنبی (غیر محرم نوجوان) عورت سے مرد کو مصافہ کرنا حرام ہے۔ بلکہ بلا شرعی ضرورت ایک دوسرے کا چھونا بھی جائز نہیں۔

۲۔ نوجوان لڑکی تو لڑکی رہی خوبصورت امرد لڑکے سے مصافحہ کرنا بھی جائز نہیں۔ مرد کیلئے عورتوں کی طرح امرد لڑکوں سے معانقہ (بھی) نہ کرنے کا حکم ہے۔

۳۔ مرد کو مرد سے مصافہ کرنا معانقہ کرنا جائز بلکہ سنت ہے جبکہ کوئی ننگا نہ ہو۔ ننگے جسم معانقہ کرنا مرد کا مرد سے بھی حرام ہے۔ (المراۃ المناجیح)

نوٹ: امرد لڑکے سے مراد وہ نوجوان لڑکا ہے جس کی داڑھی ابھی نہ آئی ہو۔

الف) عورت کا عورت سے مصافحہ بہت ہی اچھا اور بہترین عمل ہے (حضرت علامہ عبدالمصطفٰی اعظمی مجددی صاحبؒ نے جنتی زیور میں لکھا ہے)

ب) عورتیں عورتوں سے معانقہ کریں تو جائز ہے۔

ج) مردوں عورتوں کا مصافحہ تو درکنار عورتوں کا باہم مصافحہ کرنا ماضی کے اسلامی معاشرے کے خلاف ہے۔ مستورات کی ملاقات باہمی سلام وپیار ومعانقہ پر موقوف ہوتی ہے۔ (ماہنامہ رضائے مصطفٰی ۱۴۲۴ھ ذوالحجہ فروری ۲۰۰۴)

د) عورت نے عورت کے منہ یا رخسار کو بوقت ملاقات یا بوقت رخصت بوسہ دیا یہ مکروہ ہے۔ (بہار شریعت حصہ شانزدھم ص ۱۰۳)

مصافحہ کرنا ہر مسلمان پر سنت ہے۔

د) بوقت ملاقات مصافحہ کرے اور بوقت وداع نہ کرے کہ وداع کے وقت محبت گھٹتی ہے۔ (المراۃ المناجیح)

Marfat.com

بوسہ ومماس

اجنبی (غیر محرم عورت) کو جب دیکھنا اور چھونا جائز نہیں بلکہ بصورت شہوت حرام ہے تو بوسہ ومماس حرام ہے۔

ہاں حضور ﷺ کے ہاتھ پاؤں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین چومتے رہے۔ لہذا اپنے پیرومرشد، اللہ کے مقبول، متقی بندوں، اپنے استاد، اپنے والدین، اپنی نابالغ اولاد کے ہاتھ، سر اور رخسار، بالغ اولاد کے ہاتھ سر اور پیشانی چومنا جائز مستحب اور سنت ہے۔

علما نے بوسہ کی پانچ قسمیں لکھی ہیں: یعنی جو جائز ہیں

۱۔ بوسہ محبت: یہ والدین کا اولاد کے رخسار پر بوسہ۔

۲۔ بوسہ رحمت: یہ اولاد کا والدین کا سر کا بوسہ لینا۔

۳۔ بوسہ شہوت: یہ مرد کا بوسہ ہے اپنی بیوی کے منہ پر۔

۴۔ بوسہ تحیت: یہ وہ بوسہ ہے جو ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے ہاتھ پر لیتا ہے

۵۔ پانچواں بوسہ وہ ہے جو بہن اپنے بھائی کی پیشانی کا لے۔

نوٹ: معصوم بچے کا بوسہ لینا بعض علما نے واجب لکھا ہے۔ ملاقات کے وقت مسلمان بھائی کو غلبہ محبت سے بوسہ دے تو ہاتھوں پر یا پیشانی پر بوسہ دے۔ منہ پر بوسہ نہ دے۔ (اشعۃ اللمعات)

(چونکہ منہ پر بوسہ دینا حرام ہے)

نوٹ: یاد رہے جہاں جہاں سلام دینے، مصافحہ کرنے، معانقہ کرنے بوسہ

Marfat.com

دینے اور چھونے میں شہوت کا خطرہ ہو اور فتنے کا باعث ہو۔تو حرام ہوگا۔کوئی فعل بھی نہ کریں بلکہ لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم کا ورد کریں۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمان بہنوں اور بھائیوں کو شیطانی رستوں سے بچائے اور صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

از قلم: پیر طریقت الحاج مولانا صوفی ابو العطا محمد صفدر علی سلیمانی حال مقیم برطانیہ

المشتہر: جماعت غوثیہ مجددیہ اشاعت الاسلام

Marfat.com

غیر محرم عورت کا غیر محرم مرد سے باتیں کرنا

یاد رہے عورت کی آواز بھی عورت (یعنی پردہ میں رہنے والی چیز) ہے۔ عورت غیر محرموں کی موجودگی میں یا جب وہ سن رہے ہوں تو بلند آواز سے قرآن کی تلاوت بھی نہیں کرسکتی۔

اگر عورت بھی مردوں کی جماعت نماز میں مقتدی ہو اور عورت کو لقمہ دینے کی ضرورت پڑ جائے تو تب بھی آواز سے سبحان اللہ یا اللہ اکبر نہیں کہہ سکتی بلکہ ہتھیلی پر ہتھیلی مار کر امام کو آگاہ کرسکتی ہے۔ (عام کتب فقہ) عمرہ یا حج کے موقع پر بھی عورت کے بلند آواز سے تلبیہ پڑھنے کی ممانعت ہے۔ بلکہ عورتیں اتنی آواز سے تلبیہ کہیں کہ خود اپنی آواز سن سکیں۔ (المراۃ المناجیح)

عورت کو جب غیر محرم سے بات کرنے کی ضرورت ہو تو پردے کے پیچھے سے بات کرے اپنی آواز کو سخت اور درشت بنا کر بات کرے۔ نرم لہجے میں بات نہ کرے۔ اس لئے کہ لہجہ میں نزاکت نہ آئے اور بات میں لوچ (لچک) نہ آئے۔ بات نہایت سادگی سے کی جائے یہی نیک سیرت عورتوں کے لیے شایاں ہے۔ (لائق ہے) کتاب حجاب۔ سنی بہشتی زیور

غیر محرم مرد کو بھی غیر محرم عورت سے بات کرنی ہو تو پردے کے پیچھے سے بات کرے۔ جب یہاں تک غیر محرم مرد اور اجنبی (غیر محرم عورت) عورت کی گفتگو کی احتیاط کا حکم ہے تو آمنے سامنے بیٹھ کر ہنسی و مذاق کرتے ہوئے گپیں لگانا کیوں روا (جائز) ہے بلکہ ہزاروں فتنوں کا ذریعہ ہے۔ جیسا مراۃ المناجیح کے حاشیہ میں دیور کے ساتھ ہنسی و مذاق کرنا باعث فتنہ لکھا ہے۔ معراج شریف کی رات حضور ﷺ نے

Marfat.com

ایک عورت کو دیکھا جو زبان کے ساتھ لٹکی ہوئی تھی اور سزا دی جارہی تھی۔ تشویش پر معلوم ہوا یہ غیر محرموں سے باتیں کیا کرتی تھی۔ (یعنی شرعی حد سے زیادہ) اس وجہ سے اسے یہ سزا دی جارہی ہے۔ (معراج نامہ قادریہ)

ساز وراگ سننا، خود راگ گانا (نغمہ گانا)

۱) میری امت پر شراب، جوا، بانسری، طبل (ڈھول) اور بربط (آلات موسیقی) کو حرام کر دیا گیا ہے اور وتر کی نماز زیادہ کر دی گئی ہے۔

(حدیث شریف بحوالہ مسلم شریف جلد ثانی)

۲) ناچنا، تالی بجانا، ستار ایک تارا، دوتارا، ہارمونیم، چنگ طبورہ بجانا اسی طرح دوسرے قسم کے باجے بجانا ناجائز (حرام) ہیں۔ (ردالمختار بحوالہ بہار شریعت حصہ سولھواں)

۳) رسول اللہ ﷺ نے گانے سے اور گانا سننے سے، غیبت سے اور غیبت سننے سے چغلی کرنے اور چغلی سننے سے منع فرمایا ہے۔ (بیہقی شریف)

۴) حضور ﷺ نے فرمایا کہ گانے سے دل میں نفاق (بے اتفاقی، دشمنی، منافقت، بگاڑ) اگتا ہے جس طرح پانی سے کھیتی (فصل) اگتی ہے۔ (بیہقی شریف)

۵) جو شخص کسی گانے والے کے پاس بیٹھ کر گانا سنتا ہے قیامت کے دن اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ (جو لوہے سے سخت دھات ہے) ڈالا جائے گا۔

(مسلم شریف جلد ثانی)

۶) ایک حُدی خواں (عرب میں اونٹوں کے آگے شعر پڑھنے والا) جس کو انجشہ کہا جاتا تھا وہ اچھی آواز سے پڑھنے والا تھا حضور ﷺ نے اُسے فرمایا اے اَنجشَہ آہستہ (یعنی اونچی آواز سے نہ پڑھو) کچے شیشوں کو نہ توڑ دینا۔ کچے شیشوں سے مراد

Marfat.com

عورتیں ہیں۔

یہ احکام مردوں، عورتوں سب کے لئے ہیں تاہم عورتوں اور نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے زیادہ باعث فتنہ ہے چونکہ ساز اور لغو (بیہودہ۔عشقیہ) اشعار سننے سے شیطانی جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ بلکہ مخزن اخلاق میں لکھا ہے ساز شیطان کی آذان ہے اس کے ذریعہ سے وہ لوگوں کو اپنی طرف بلاتا ہے۔

قوالی اور نعت خوانی سننے کے آداب

نعت شریف پڑھنا اور سننا عبادت ہے۔محبت رسول ﷺ کا اظہار اور اضافہ کا باعث ہے قوالی ایک طبقہ صوفیا عظام کا خاص مشغلہ ہے۔جس سے وہ طریقت کی منازل طے کرتے ہیں۔لیکن قواعد وضوابط (قانون اور مقرر کردہ طریقے) کا خیال رکھنا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔شرائط قوالی (سماع) میں شرط اول یہ ہے کہ جب تک ضرورت نہ ہو سماع نہ کرے اور اسے عادت نہ بنائے۔

۲۔ شیخ (کامل) کی موجودگی میں سماع ہو۔خاصوں کی محفل ہو۔عام لوگ اُس محفل میں نہ ہوں۔مبتدی (جو طالب ابتداء منزل میں ہو) انہیں بھی سماع میں نہ چھوڑا جائے۔

۳۔ جوان لڑکوں (بچوں) کو درمیان نہ بٹھائیں۔

قوال صاحب عزت ہو اور دل شغلوں سے خالی ہو۔طبیعت لہو ولعب (کھیل تماشوں) سے متنفر ہو۔(ماخوذ از کشف المحجوب شریف) اسی طرح نعت محفل میں بھی آداب بجالائے جائیں۔سامعین باوضو ہوں ادب کے ساتھ بیٹھے ہوں۔ سنانے والے باشرع ہوں۔کلام میں اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ اور اللہ کے مقبول

Marfat.com

بندوں کی شان کا بیان ہو۔ نیت فقط ذکر مصطفےٰ ﷺ ہو۔

پھر بھی احتیاط کی جائے کہ مرد نعت خواں حضرات کا کلام مرد ہی سنیں اور عورتوں کا کلام عورتیں ہی سنیں۔ قوالی سنتے وقت جب عام لوگوں اور جوان لڑکوں کو بیٹھنے کی اجازت نہیں ہے تو عورتوں کے لئے سننا کہاں جائز ہوگا۔ لہذا عورتیں قوالی کے سننے سے گریز کریں۔ یاد رہے قوالی اور نعت خوانی کو صرف ساز اور آواز کی لذت حاصل کرنے کیلئے نہ سنا جائے بلکہ ان سے اللہ و رسول ﷺ کا قرب حاصل کرنے کیلئے عبادت میں مزید جذبہ قوت کا ذریعہ سمجھے۔

زیور کا استعمال (حوالہ جات سنی بہشتی زیور حصہ چہارم)

مسئلہ: عورت کا اپنے شوہر کیلئے گہنا پہننا، بناؤ سنگھار کرنا عظیم ثواب کا باعث ہے اور ان کے حق میں نماز نفل سے افضل ہے۔

مسئلہ: حضرت ام المومنین سیدہ صدیقہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عورت کا بے زیور نماز پڑھنا مکروہ جانتیں اور فرماتیں اور کچھ نہ پائے تو ایک ڈورا ہی گلے میں باندھ لے۔ بجنے والا زیور عورت کیلئے اس حالت میں جائز ہے (یعنی خاوند کے سامنے یا موجودگی میں) جبکہ نامحرموں مثلاً خالو، چچا، پھوپھی کے بیٹے، جیٹھ (دیور) بہنوئی کے سامنے نہ آتی ہو (یعنی نہ آئے) نہ اُس کے زیور کی آواز غیر محرم تک پہنچے۔

(فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ: سونے چاندی کے علاوہ دوسری دھات کی انگوٹھی پہننا حرام ہے۔ مثلاً لوہا، پیتل، تانبا، جست وغیرہ۔ ان دھاتوں کی انگوٹھیاں مرد اور عورت دونوں کے لئے ناجائز ہیں۔ فرق اتنا ہے عورت سونا پہن سکتی ہے اور مرد نہیں پہن سکتا۔ نگینہ ہر قسم کے

Marfat.com

پتھر کا مرد وعورت دونوں کیلئے ہوسکتا ہے۔ عقیق، زمرد یاقوت۔ بروزہ وغیرہ سب کا نگینہ جائز ہے۔ (درمختار)

مسئلہ: عورتیں انگوٹھی پہنیں تو نگینہ ہاتھ کی پشت کی طرف رکھیں کہ ان کو پہننا زینت کیلئے جبکہ مرد نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھے۔

مسئلہ: گھنگھرو والے زیورات کا استعمال عورت کے لئے منع ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ یہ گھنگھرو کے ساتھ شیطان ہوتا ہے جس گھر میں گھنگھروں والے زیورات کا استعمال ہو اُس گھر میں فرشتے نہیں آتے (مختصر عورت اپنے زیور کی نمائش بھی غیر محرم کے سامنے نہ کرے)

لباس کے بارے میں احتیاط

مسئلہ: ایسے چست کپڑے جن سے جسم کا نقشہ کھینچ جاتا ہے۔ مثلاً چست پاجامہ میں پنڈلی اور ران کی پوری ہیبت نظر آتی ہو اس پر کوئی اور ڈھیلا کپڑا شلوار وغیرہ نہ ہو تو عورتیں ایسے موقع پر استعمال نہ کریں کہ غیروں کی نظریں ان پر پڑیں مثلاً گھر میں دیور، جیٹھ، چچا، پھوپھی ماموں اور خالہ کے بیٹوں یا ایسے ہی دور کے رشتہ داروں کا آنا جانا ہو یا وہ موجود ہوں۔ اسی طرح بعض عورتیں بہت باریک کپڑے پہنتی ہیں مثلاً جارجٹ، آب رواں، یا جالی، باریک ململ کا دوپٹہ جس سے سر کے بال یا بالوں کی سیاہی یا گردن، یا کان نظر آتے ہیں یا کرتے میں سے پیٹ اور پیٹھ بالکل نظر آتی ہے اس قسم کے کپڑے پہننا بھی ناجائز ہیں۔ مردوں کو اس حالت میں ان کی طرف دیکھنا حرام ہے۔ (ایسے لباس میں نماز بھی نہیں ہوتی) سنی بہشتی زیور ۴۴۴ حصہ چہارم۔

Marfat.com

ساڑھی کے تہبند سے ستر نہیں ہوتا جب کہ ستر عورت نماز میں فرض ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۱۶) اس طرح کا لباس جس کا اوپر ذکر ہوا سوائے خاوند کے دوسرے محرموں کے سامنے پہننا بھی درست نہیں ہے۔اس سے شرم وحیا کا دامن ہاتھ سے نکل جائے گا۔عورت کیلئے عظیم نعمت جو اس کے عزت وقار کی ضامن ہے وہ فقط پردہ ہی ہے عورت ہر صورت پردے کا اہتمام کرے۔

مزید تفصیل کتاب احسن الکلام فی سنن خیر الانام (سنتوں کا بیان) سنی بہشتی زیور اور بہار شریعت حصہ نمبر ۱۶ میں دیکھیں۔

جزب ''مردوں کے لباس میں احتیاط''

جو احتیاطیں عورتوں کے لباس میں بیان ہوئیں مردوں کے لباس میں بھی یہ احتیاطیں کی جائیں۔علاوہ ازیں مرد کو ایسا پاجامہ پہننا جس کے پائنچے کے اگلے حصے پشت قدم پر رہتے ہوں مکروہ ہے۔کپڑوں میں اسبال یعنی اتنا نیچا کرتا، جبہ، پاجامہ تہبند پہننا کہ ٹخنے چھپ جائیں ممنوع ہے یہ کپڑے آدھی پنڈلی سے لیکر ٹخنے تک ہوں یعنی ٹخنے نہ چھپنے پائیں (عالمگیری) سرخ رنگ اور ریشم کے کپڑے مرد کیلئے پہننے حرام ہیں۔وردی جو پولیس کے سپاہی پہنتے ہیں اور دھوتی جو کفار پہنتے ہیں (یہاں کفار سے مراد ہندو ہیں) ان میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (وردی میں بامر مجبوری نماز ہو جائے گی تاہم احتیاط ضروری ہے) (احکام شریعت) سدل یعنی سر یا شانے پر کپڑا ڈال کر اُس کے کنارے لٹکائے رکھنا نماز میں مکروہ۔نماز کے علاوہ اگر نیچے (قمیض) یا پاجامہ یا تہبند پہنے ہوئے تو چادر کا لٹکانا جائز ہے (بہار شریعت) ناف سے گھٹنوں تک جسم کا پردہ بھی رکھنا فرض ہے۔جبکہ ننگا کرنا حرام ہے سوائے چند خاص جگہوں

Marfat.com

کے۔ مرد عورتوں کی طرح اور عورتیں مردوں کی طرح لباس نہ پہنیں۔ بال نہ بنوائیں۔ جوتے نہ پہنیں۔ مسئلہ جو چیز مرد یا عورت کیلئے ممنوع ہو ویسے پہننی حرام ہے وہ پہن کر نماز پڑھنا بھی حرام ہے۔ (اکثر کتب فقہ) یعنی اگر مرد والا لباس عورت اور عورت والا مرد پہنے۔

Marfat.com

اسلامی معاشرے میں عورت کی حفظ وامان

حال ہی میں مغربی میڈیا نے اپنا زور اسلامی حدود کے نظام پر مرتکز کر رکھا ہے۔ پاکستان میں تازہ ترین کیس زنا کا ہے جسے شہرت دے کر اچھالا جا رہا ہے، اسکے خلاف زنا کرنے پر سنگسار کرنے کی سزا کا حکم سنایا گیا تھا۔ مغربی انسانی حقوق کے علمبردار گروپس اور این جی اوز بلاشک وشبہ اسے اسلام پر حملے کی خاطر استعمال کریں گے، جیسا کہ وہ اس سے پہلے نائجیریا، سعودی عرب اور دیگر ممالک کے خلاف استعمال کر چکے ہیں۔

وہ سوالات اٹھاتے ہیں کہ اسلام کیوں کر اس عورت کو جس کی مرضی کے خلاف عصمت دری کی گئی ہو، سزا کا مستحق قرار دیتا ہے؟ وہ اپنے بیانات میں کہتے ہیں کہ چور کا ہاتھ کاٹنا ایک وحشیانہ عمل ہے اور قاتلوں کو پھانسی دینا، انسانی حقوق کے خلاف ہے۔ اہل مغرب اسے اسلام کے خلاف بطور ہتھیار استعمال کرتے ہوئے اسلامی عقیدہ اور اس کے افکار پر حملہ اس غرض سے کرتے ہیں تاکہ مسلمان پھر سے اسلام کے جھنڈے تلے کبھی جمع نہ ہو سکیں۔

اس مضمون کا مدعا مغربی نقطہ نظر کے برعکس بتانا ہے کہ یہ اسلام ہی کی بدولت تھا کہ ایک منصفانہ معاشرہ تشکیل پایا جہاں مسلمان اور مشرکین عورتوں اور لوگوں کو تحفظ ملا اور انہیں انفرادی حقوق دئے گئے۔ یہ اسلام ہی ہے جو تقویٰ کا ماحول پیدا کرتا ہے اور نظام حدود کی ترغیب دیتا ہے۔ جو لوگوں کو ننگ انسانیت جرائم جیسے زنا، مجرمانہ جنسی افعال، بچہ بازی، چوری اور قتل سے محفوظ رکھتا ہے۔

حدود اسلام کے نظام عقوبات کا حصہ ہیں جس میں چھ سزائیں ہیں۔ ان

Marfat.com

میں بہتان تراشی، زنا اور چوری کے خلاف سزائیں شامل ہیں جن کا ذکر قرآن میں موجود ہے۔ یہ حق اللہ تعالیٰ کا ہے اور کسی کو اسے معاف کرنے یا معطل کرنے کا حق نہیں پہنچتا۔

شریعت کو پڑھنے سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اسلام نے عورتوں کو معاشرے میں تحفظ دینے کے اقدامات کرر کھے ہیں اور اسلامی ریاست انہیں قانونی حقوق بھی دیتی ہے۔ مثال کے طور پر جب عورت پر زنا کا جرم لگایا جاتا ہے تو ایسی صورت میں 4 گواہوں پر لازم ہوتا ہے کہ وہ الزام کو ثابت کریں۔ جرم ثابت نہ ہونے کی صورت میں اسے قابل سزا تہمت یا الزام سمجھا جائے گا سورۃ نور کی آیت 4 میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

والذین یرمون المحصت ثم لم یاتو ا باربعة شهداء فاجلدوهم ثمنین جلدة ولا تقبلوا لهم شهادة ابدا واولئک هم الفسقون

''اور جولوگ عیب لگاتے ہیں پاک دامنوں کو اور پھر 4 گواہوں کو پیش نہ کریں تو مارواُن کو 80 دُرے اوران کی گواہی کو کبھی نہ مانو''

یہاں تک کہ خاوند پر بھی لازم ہے کہ وہ اپنی بیوی پر الزام لگانے پر 4 گواہوں کو پیش کرے۔ امام مالکؒ نے ابو ہریرہؓ کے حوالے سے روایت کرتے ہوئے کہا:

عن ابی هریرة ان سعد بن عبیده قال لرسول الله ﷺ ارایت ان وجدت مع امر اتی رجلاامهله حتی آتی باربعة شهداء فقال رسول الله ﷺ نعم.

Marfat.com

کہ سعد ابن عبیدہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا "اگر میں اپنی بیوی کو دوسرے مرد کے ساتھ پاؤں، اس کے بارے میں آپ کا کیا حکم ہے؟ جب تک میں 4 گواہوں کو پیش کروں تب تک یا میں اسے چھٹی (مہلت) دے دوں" آپ ﷺ نے فرمایا، "ہاں" (موطا کتاب 36)۔

جہاں تک عزت کے نام پر قتل کے عمل کا تعلق ہے جہاں رشتہ دار قانون کو اپنے ہاتھ میں لیکر ملزمہ کو اپنے ہاتھوں سے قتل کر دیتے ہیں، حرام قرار پائے گا۔ بدقسمتی سے پاکستان اور اُردن جیسے ممالک میں اسلامی جذبات کو اکثر "برادری کی ناک کٹتی ہے" کے ساتھ نتھی کر دیا جاتا ہے۔ الزام لگی عورت کے خلاف جرم ثابت کرنے کے لئے ضروری ہے کہ 4 گواہوں کو قانونی عدالت کے روبرو پیش کیا جائے۔ ان گواہوں کی بھی تفتیش کی جائے کہ آیا ان کے بیانات پر یقین کیا جاسکتا ہے اور اگر ان کے بیانات میں شک پایا جائے تو ان کے بیانات کی خود بخود تنسیخ ہو جاتی ہے۔ صرف خاوند کو حق پہنچتا ہے کہ وہ (سورۃ نور میں آئے اقرار نامہ برائے لعنت یا پھٹکار پر عمل کر کے) لعان کے طریقہ کار پر چل کر بغیر کسی شہادت یا گواہ کے اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگاتے ہوئے شادی کے رشتہ کو منسوخ کر سکتا ہے۔ ایسی حالت میں عورت کو خاوند سے طلاق مل جاتی ہے اس ضمن میں عورت پر کوئی مزید سزا لاگو نہیں ہوتی۔

اسلامی قانون کی نظر میں قانونی کیس میں شک پائے جانے کی صورت میں اسے بغیر کسی فیصلہ کے رد کر دیا جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

Marfat.com

"عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ،قال رسول اللہ ﷺ :

ادؤ الحدود بالشبہات"

"اگر شواہد مشکوک ہوں تو بہتر ہے کہ حدود کو جاری نہ کیا جائے"۔ (بیہقی)

امام مالک نے موطا میں ایک ایسے مرد کا (جس نے زنا کار ہونے کا اقرار کرنے کے بعد اس سے انکاری ہو گیا تھا) ذکر کرتے ہوئے کہا یہ قابل قبول ہے اور یہ کہ حد کی سزا اس پر لاگو نہیں ہوتی۔ معلوم ہوا کہ اقرار سے پھر جانا ہی کافی ہوتا ہے۔ چہ جائیکہ شک کی بنا پر حد جاری کی جائے اس بات کو پیش نظر رکھنا چاہیے کہ شریعت کے نزدیک عصمت دری کا شکار عورت اگر اپنی بے گناہی کی کوئی شہادت پیش نہیں کر سکتی تو اس کو زنا کے جرم کی سزا نہیں دی جائے گی۔ یہ کثرت رائے سے ثابت ہے۔ جس میں امام مالکؒ شامل ہیں (موطا کتاب 41)۔ اس ضمن میں قاضی ابو یوسف نے کتاب الخراج میں ایک واقعہ لکھا ہے۔ جس میں خلیفہ عمر بن خطابؓ کے عہد میں ایک رات کو اپنے گھر میں زنا کا شکار ہونے والی ایک عورت کا ذکر آتا ہے حضرت عمرؓ نے اسے سزا نہ دی اور اپنے گورنر کو ہدایت دی کہ وہ بھی زنا بالجبر کا شکار ہونے والی عورتوں کو سزا نہ دیں۔

چار گواہوں/شہادتوں کا مسئلہ یہ ممکن بناتا ہے کہ مردوں اور عورتوں کو الزام بد سے محفوظ رکھا جائے۔ اسلام میں ملزمہ کو سزا دینے کے لئے قطعی ثبوت کی ضرورت ہوتی ہے۔ (چاہے زنا کا مجرم مرد ہو یا زنا کی مجرم عورت ہو) اور اس میں کسی شک کی گنجائش نہیں ہوتی۔

اسلامی نظام مغربی نظام کی طرح ہرگز کام نہیں کرتا۔ مغربی نظام مجرمین کو سزا

Marfat.com

دینے پر کمربستہ رہتا ہے۔ اور جرم کے اسباب ختم کرنے کی بجائے مجرم ختم کرنے پر زور دیتے ہیں۔ اسلام ان وجوہات کا خاتمہ کرتا ہے جن سے مردوں کو زنا کرنے کی ترغیب ملتی ہے۔ اگر اسلام کا مکمل نفاذ کیا جائے جس میں شریعت کے دیگر امور یعنی سماجی نظام اور نظام تعلیم کا مکمل نفاذ ہو تو زنا کے سرزد ہونے کے واقعات کا بہت حد تک قلع قمع ہو سکتا ہے۔

خلافت میں معاشرے کا ماحول تقویٰ کی بنیاد پر تشکیل شدہ ہوگا اور جنسی جرائم کا کوئی بھی خواہش مند اس بات سے آگاہ ہوگا کہ آخرت میں اس کے عمل کی سخت جواب دہی ہوگی۔ معاشرے کی اساس خالصتاً صرف اسلامی اقتدار اور جذبات پر قائم ہوگی۔ اس ماحول میں ایسے شہری بستے ہوں گے جو برخلاف اسلام اعمال بد جیسے زنا کو نفرت کی نگاہ سے دیکھیں گے اور جرم کے مرتکب ہونے والے پر لعنت بھیجیں گے اور وہ عورتوں کے گلیوں اور بازاروں میں ویسے ہی محافظ ہوں گے جیسے وہ اپنی ماؤں بہنوں کی حفاظت کے پابند ہوتے ہیں۔

حقیقت میں یہ اسلامی نظام تعلیم کی ہی بدولت تھا کہ محمد ﷺ کے عہد میں بہت سے مسلمان اپنے اعمال بد کا اعتراف کرنے کے لئے پیش ہو جاتے تھے۔ کیوں کہ وہ نہ چاہتے تھے کہ روز جزا انہیں ان کے اعمال کی سزا ملے۔ ابوداؤد سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنے غیر قانونی جنسی عمل کا اقرار کیا اور اس کی پاداش میں اس کو سنگسار کرنے کی سزائے موت دی گئی۔ محمد ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی نگاہ میں یہ شخص مُشک کی خوش بو سے کہیں زیادہ مقبول ہے۔

اسلام معاشرہ گناہ کے آغاز کی خواہش چھین لیتا ہے جن کے سبب زنا ہوتا

Marfat.com

ہے یعنی معاشرے میں جنسی ہیجان پیدا کرنے والے بیرونی عوامل اشتہاری کتبوں پر کھلے عام نیم برہنہ عورتوں کے اشتہارات چسپاں نہ ملیں گے اور نہ ہی مغربی فلموں کی یا سیٹلائیٹ کے ذریعہ دیکھنے کو مدعو کرتی برہنگی کی تصاویر دیکھنے میں آئیں گی۔ درحقیقت تمام اقسام کی بداخلاقی، عریانی اور بے حیائی کو میڈیا اور معاشرے سے کوڑا سمجھ کر نکال باہر پھینکا جائے۔

اسلام نے مرد اور عورت کے درمیان خلوت کو ممنوع قرار دے کر ایک تحفظ فراہم کیا ہے۔ یہی ایک سب سے بڑا سبب ہے جس کی بدولت اسلامی دنیا میں زنا کاری ہوتی ہے۔ ان میں سے اکثر مرد عورت کے ساتھ شناسائی کی وجہ سے یا پھر رشتہ داری کی بنا پر زنا کرتے ہیں۔ اسلام کی رو سے عورت صرف سگے باپ، بیٹا یا بھائی کے ساتھ تنہائی میں بیٹھ سکتی ہے۔ مثال کے طور پر عورت کے لئے یہ حرام ہے کہ وہ مرد بھتیجے یا بھانجے یا بہنوئی کے ساتھ تنہائی میں ایک ساتھ ہوں۔ عورت پر الزام ہے۔ کہ وہ حجاب کی پابندی کرتے ہوئے مناسب طور پر اپنے جسم کو ڈھانپے رکھے نہ تو زرق برق لباس پہنے اور نہ ہی مرد کو اپنی طرف راغب کرنے کیلئے معطر خوشبو لگائے۔ معاشرے کے اندر پبلک ٹرانسپورٹ، ہوٹلوں اور تعلیمی اداروں کو سختی کے ساتھ علیحدگی کا انتظام کرنے کا پابند بنایا جائے۔ تنہا عورت کو بغیر محرم مرد کے 24 گھنٹوں سے زیادہ کے سفر کی اجازت نہیں ہوتی۔

آخر کار، اگر عورت کوئی مسئلہ جج کے روبرو پیش کرتی ہے جو انصاف اسے ملے وہ وہی ہوگا جس کا ایک مرد مستحق ہو سکتا ہے۔ یہ بھی لازم ہے کہ فیصلہ سنانے والا جج اسی معاشرتی اقدار کا پابند ہو جس کا ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں۔ یعنی معاشرہ تقویٰ

Marfat.com

کا پابند ہو اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی درج ذیل روایت جیسی دیگر روایات سے نصیحت پکڑنے والا ہو:

عن عائشة قالت: سمعت رسول الله ﷺ یقول: یدعی بالمقاض العادل یوم القیامة، فیلقی من شدة الحساب مایتمنی انه لم یقضی بین اثنین فی عمره۔

"منصف جج کو روز انصاف کا سامنا کرنا پڑے گا اور وہ توقع کرے گا کہ کاش اس نے اپنی زندگی میں دو فریقین کے درمیان فیصلہ نہ سنایا ہوتا اور نہ آج اسے اس سخت امتحان کا سامنا کرنا پڑتا" (ابن حیان)

معاشرے میں عورت کی سلامتی اور تحفظ قوانین کا اظہار ہوگا۔ عورت کے وجود کو اسلامی معاشرے کی عزت سمجھا جاتا ہے اور اسی بنا پر اس سے حسن سلوک اور عزت و تحریم روا رکھے جاتے ہیں۔ ہمارے مسلمان ممالک کا مسئلہ یہ ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ قطعی غیر اسلامی نظام کے ہوتے ہوئے چند ایک اسلامی قوانین یعنی حدود وغیرہ کی پابندی کر لیں۔ اس کے نتیجے میں صورت ایسی ہو جاتی ہے کہ حدود کا نفاذ جابرانہ شکل اختیار کر لیتا ہے ایک مثال لے لیں کہ چور کا ہاتھ کاٹنا کیوں کر موثر ہوگا جب کہ عوام غیر منصفانہ سرمایہ دارانہ نظام کے مارے بھوکے پیٹ بھرنے سے قاصر ہیں؟ اسی طرح زانی کو سنگسار کرنے کا کیا مقصد ہوگا جب کہ مرد عورت کو لہے سے کولہا جوڑ کر اتراتے پھرتے ہیں، آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر عشق کے پیچ لگاتے ہیں۔ میڈیا پر نشاط جنسی تعلقات کے بے جا تعریفی ہوائی قلعے استوار کرتا ہے اور غیر اسلامی اور نیم عریاں لباس پہننے کو باعث تحسین قرار دیتا ہے؟ پس معلوم ہوا کہ غیر اسلامی نظام

Marfat.com

کے ہوتے ہوئے محض چند ایک قوانین کو لاگو کرنے کی کوشش بیکار ہوگی اور اس سے یقیناً مسائل در مسائل جنم لیں گے۔

حقیقت میں چونکہ پاکستان میں اسلام مکمل طور پر نافذ نہیں ہے اس لئے عائد کردہ موجودہ اسلامی قوانین جیسے حدود کے احکام (آرڈی نینس) ناقابلِ عمل اور عورتوں کے خلاف محسوس ہوتے ہیں۔ اس کا حل تب ہی ہاتھ آئے گا جب عورت کو انسانیت سوز جنسی حملوں، زنا اور بے عزتی کے خلاف تحفظ اور عزت و امان میسر آئے گا۔ یہ تب ہی ممکن ہوسکتا ہے جب اسلام کو قطعی طور پر معاشرے پر نافذ کیا جائے۔ انصاف سے لبریز قانونی انصاف اور سوشل ہم آہنگی نے تقویٰ کی مقدس چادر پہن رکھی ہو۔

(رسالہ خلافت)

Marfat.com

منظوم کلام بطور نصیحت

اے بے پردہ حیا باختہ عورت

''تجھے موت اپنے دامن میں چھپا لیتی تو اچھا تھا''

یہ تیری بے حجابی آئینہ ہے بے حیائی کا
تو خود کو چاہِ غیرت میں گرا لیتی تو اچھا تھا

یہ تیرا چہرہ عریاں جو مرکز ہے نگاہوں کا
سیاہی کا غلاف اس پر چڑھا لیتی تو اچھا تھا

یہ پوؤڈر یہ لونڈر لپ سٹک اور یہ کریم افشاں
اگر تو راکھ چہرہ پر جما لیتی تو اچھا تھا

یہ لپ سٹک تیرے ہونٹوں پہ رنگ افزا تو ہے لیکن
تو ان ہونٹوں کو دانتوں سے چبا لیتی تو اچھا تھا

پسند آئی ہے تجھ کو نیو کٹ بالوں کی آرائش
سرے سے تو اگر سر کو منڈا لیتی تو اچھا تھا

یہ عریاں سر گلا سینہ ، یہ ننگی پنڈلیاں بازو
تو عریانی کلب کا راستہ لیتی تو اچھا تھا

تیری نامحرموں سے بے جھجک باتیں ملاقاتیں
زبان و چشم پر تالے لگا لیتی تو اچھا تھا

Marfat.com

نہیں اک شان بھی بیٹی بہو ماں بہن بیوی کی
تو ان رشتوں سے ہی رشتہ تڑوا لیتی تو اچھا تھا

نسائیت کے جوہر کو ملایا خاک میں تو نے
اگر تو خاک میں خود کو ملا لیتی تو اچھا تھا

تو اب عورت نہیں اے بے حجاب و بے نقاب عورت
تجھے موت اپنے دامن میں چھپا لیتی تو اچھا تھا

(رمزی امروہوی)

تب اور اب

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرت قومی میں گڑ گیا
پوچھا جو میں نے بیبیو، پردہ کدھر گیا
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

بے غیرت کمینے

حجاب اُٹھ گیا آ گئی بے حجابی
نقاب اٹھ گیا رہ گئی بے نقابی
جو ننگی ہے پنڈلی کھلی ہے کلائی
سرِ عام ہوتی ہے جلوہ نمائی

Marfat.com

جو ننگے ہیں بازو برہنہ ہیں سینے
وارث ہیں سب بے غیرت کمینے
سینے کو تانے چلی جا رہی ہے
زمیں بارِ عصیان سے تھرا رہی ہے
عورت بازار سودے کو جائے
حیا سوز چہرے سے پردہ اٹھائے
تو دیکھے اور تجھے غیرت نہ آئے

بے غیرت باپ

برقع و چادر کبھی تھے ستر پوش
اب دوپٹہ بھی ہوا ہے بار دوش
دختر ملت کھلا پھرنے لگی
شمع پروانوں پہ خود گرنے لگی
باپ خوش ہے دختر وافر تمیز
ہوتی جاتی ہے بہت ہر دلعزیز

Marfat.com

سرخی یا لہو

یہ سرخی بنت حاضر کے لبوں پر
تیری غیرت کا اے مسلم لہو ہے
دکھانے کیلئے غیروں کو گھنٹوں اپنے چہرے پر
کبھی سرخی رگڑتی ہے کبھی پوڈر لگاتی ہے
سبق خیر سے لب پہ آئے نہ آئے
مگر لب سے سرخی اترنے نہ پائے

(انا اللہ وانا الیہ راجعون)

(ماہنامہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ۔ ذوالحجہ ۱۴۱۱ھ)

Marfat.com

کٹ پیس

بہت یاد آؤ گے

میں اچھی طرح جانتی تھی کہ تم مجھے چھوڑ کر چلے جاؤ گے اور کچھ دن بعد کوئی اور میرا ہمسفر ہوگا لیکن اس کے باوجود میں تمہیں کبھی نہیں بھلا سکوں گی۔ کیونکہ تم طویل عرصہ میرے ساتھ رہے ہو اور تمہیں بھلانا کوئی آسان کام نہیں۔

تم نے مجھے ڈھیر ساری خوشیاں دیں اور مجھے یہ سبق بھی سکھایا کہ خوشیوں کے ساتھ ساتھ غموں سے بھی رابطے میں رہنا اگر تم نے غموں سے ناطہ توڑ دیا تو خوشیاں تمہیں راس نہیں آئیں گی۔ میں جان گئی کہ واقعی تم مجھ سے مخلص ہو کیونکہ ایک مرتبہ تم نے کہا تھا کہ پھولوں کے ساتھ کانٹے بھی ہوتے ہیں۔

مجھے معلوم ہے کہ تمہارا بچھڑنا تمہاری مجبوری ہے۔ لیکن اے میرے ساتھی تم مجھے ہمیشہ یاد آؤ گے۔ اے سال 2005ء میں تجھے کبھی بھلا نہیں پاؤں گی۔

مسئلہ کا حل

☆ لڑکیوں کو چاہیے کہ وہ کھڑکیوں میں نہ کھڑی ہوں۔

☆ اور لڑکے کھڑکیوں کے نیچے۔

☆ لڑکیوں کو جو چاہیے، وہ گھر والوں سے منگوائیں خود بازاروں میں مٹر گشت نہ کریں۔

☆ جبکہ لڑکوں کو چاہیے کہ وہ کام کرنے کیلئے گھر پھرنے کی بجائے وہ پورے کپڑے پہنیں۔

Marfat.com

☆ اگر مسئلہ پھر بھی حل نہ ہوتا؟

☆ دونوں کو چاہیے کہ جب تک وہ بڑے نہ ہو جائیں گھر سے باہر نہ نکلیں۔

﴿ عورت ﴾

عورت کو ہمارے مذہب نے ایک ماں، بیٹی، بہن اور بیوی کا درجہ دیا ہے لیکن افسوس کی بات ہے کہ مرد حضرات صرف اپنی سگی ماں کو ماں، بیٹی کو بیٹی اور بہن کو بہن سمجھتے ہیں۔ جبکہ ہر عورت کا احترام ان پر لازم ہے۔

عام طور پر عورت کو صرف ایک مجسمہ سمجھا جاتا ہے۔ جب کوئی لڑکا کسی لڑکی کا رشتہ دیکھتا ہے تو وہ چاہتا ہے کہ لڑکی تعلیم یافتہ، خوبصورت اور دراز قد ہو۔ وہ صرف ظاہری خوبصورتی دیکھتا ہے۔ جبکہ اسے لڑکی کی سیرت و کردار بھی دیکھنا چاہیے۔ باقی شکل اور رنگ و روپ تو خداوند کریم کی طرف سے عطا ہوتا ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے آج کل کی عورت فیشن کر کے اپنے آپ کو نمایاں کرتی ہے کہ ہر کوئی اسکی طرف متوجہ ہو۔ حالانکہ عورت کی خوبصورتی اس کی سادگی اور پردے میں ہے۔ عورت کے لئے نوکری کرنا ضرورت بن چکی ہے۔ لیکن اسے چاہیے کہ وہ اپنی حیاء و سادگی کو برقرار رکھے۔ تاکہ اسے ہر کوئی عزت کی نگاہ سے دیکھے۔ بے جا فیشن نہ کرے بلکہ اسلام کی حدود میں رہتے ہوئے مرد کے اس معاشرے میں اس کے شانہ بشانہ چلے تاکہ عورت کا جو اصل حق اور مقام ہے وہ اسے حاصل ہو۔

﴿ سنہری باتیں ﴾

☆ جس کے کام رب سنوارتا ہے اس کے کام بندے کیسے بگاڑ سکتے ہیں۔

☆ ہماری نجات کا راستہ صرف اور صرف اسوۂ حسنہ ہے۔

Marfat.com

☆ بدنیت وہ ہے جو لوگوں کی برائیاں ظاہر کرے اور نیکیاں چھپائے۔

☆ جو شخص اچھی کتابیں پڑھنے کا شوق نہیں رکھتا وہ معراج افغانی سے گرا ہوا ہے۔

☆ زندگی صرف ایک بار آتی ہے لیکن خواہشیں کبھی پیچھا نہیں چھوڑتیں۔

☆ منزل ہمارے سامنے نہیں ہوتی اسے پانے کیلئے راستے کا تعین ہم خود کرتے ہیں۔

☆ دماغ کی بات کو روکا جا سکتا ہے لیکن دل کے فیصلے کو نہیں۔

(از اُردو پوسٹ انٹرنیشنل اخبار یو کے)

Marfat.com

ایک عرب ماں کی اپنی بیٹی کو نصائح

ان سنہری نصائح سے زیادہ قیمتی تحفہ عورت کے لئے نہیں ہو سکتا

شہزادہ قمرالدین مبشر سکاٹ لینڈ

زمانہ جاہلیت کی ایک دیہاتی عرب خاتون امامہ بنت الحارث نے اپنی بیٹی ام ریاس کو اسکی رخصتی کے موقع پر کہا کہ ''اے بیٹی اگر کسی صاحب علو فضل کو نصیحت کرنے کی ضرورت نہ سمجھی جاتی تو تیرے فضل و ادب کی بنیاد پر تجھے ہرگز نصیحت نہ کرتی '' لیکن نصیحت کرنا ایک عقل مند انسان کی یاد ہانی کا موجب ہوتا ہے اگر کسی دوشیزہ کے ماں باپ کی خوشحالی اور انکا اپنی بیٹی سے پیار یہ تقاضا کرتا ہے کہ اسے شادی کرنے کی ضرورت نہیں تو یقیناً سب لوگوں سے بڑھ کر تجھے شادی کرنے کی حاجت نہ ہوتی لیکن اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو مردوں کیلئے پیدا کیا ہے اور مردوں کو انکے لئے اے میری پیاری بیٹی تو اس ماحول سے جدا ہو رہی ہے جس میں تو پیدا ہوئی اور جس گھونسلے میں تو پروان چڑھی اسے پیچھے چھوڑ کر تو ایک ایسے گھونسلے کی طرف جا رہی ہے جس سے تو نا آشنا ہے اور ایک ایسے ساتھی کے پاس جا رہی ہے جس سے تو مانوس نہیں ۔ وہ تیرا مالک بن کر تیرا نگران اور سرتاج بن گیا ہے پس تو اس کی لونڈی بن جانا۔ وہ تمہارا غلام بن جائیگا۔ اے میری پیاری بیٹی! تو مجھ سے چند نصیحتیں پلے باندھ لے یہ تیرے لیے قیمتی اندوختہ اور باعث شرف ہونگی۔ خاوند کا ساتھ ہمیشہ قناعت سے دینا۔ خوش دلی سے اسکی بات سننا۔ اور اس کا کہا ماننا ہمیشہ تمہارا طرز عمل ہو۔ اسکی نگاہوں کی پسندیدگی کا خیال رکھنا اسکی نفرت و قرابت کے موقع کا بغور جائزہ لینا۔ تیری کسی بدصورتی پر اسکی نگاہ نہ پڑے۔ اسکے کھانے کے اوقات کا خیال رکھنا۔ اس کی نیند و آرام کے دوران ماحول پرسکون رکھنا کیونکہ بھوک کی گرمی انسان کو مشتعل کر دیتی

Marfat.com

جو کہ ناپسندیدگی کا موجب بنتا ہے۔ اسکے گھر اور مال کی حفاظت کرنا۔ اسکی ذات اسکے لواحقین اور اسکے بچوں کا خیال رکھنا۔ اسکی طرف پوری توجہ دینا۔ کیونکہ مال کی حفاظت کرنا تیری بہتری عزت وافزائی کا موجب ہوگا۔ اسکے بچوں اور اسکے متعلقین کی طرف توجہ دینا تیرے حسن انتظام وسلیقہ شعاری پر دلالت کریگا اسکا بھید یا راز ہرگز فاش نہ کرنا اسکے حکم کی نافرمانی نہ کرنا۔ کیونکہ اگر تو نے اسکا راز فاش کیا تو پھر تو اسکی بے وفائی سے اپنے آپ کو محفوظ نہ سمجھ۔ اس طرح اگر تو نے اسکی نافرمانی کی تو تو اسکے سینہ کو غصہ سے بھر دے گی اگر تو اسے غمزدہ دیکھے تو اسکے سامنے خوشی کے اظہار سے احتراز کرنا کیونکہ اس طرح تو اسکی خوشی کو بے لطف بنادے گی۔ تو جتنا زیادہ اس سے اتفاق اسکے مزاج سے موافقت اختیار کریگی اتنا ہی زیادہ وہ تیرا ساتھ دے گا تو جان لے تو اپنی پسندیدہ خواہش کو تب ہی پا سکے گی جب تو اپنی پسند اور ناپسند کو چھوڑ کر اسکی مرضی کو اپنی مرضی پر اور اسکی خواہش کو اپنی خواہش پر ترجیح دیگی اللہ تعالیٰ تمہارے لئے خیر و برکت کو مقدور کر دے گا یہ کتنی عظیم الشان باتیں ہیں اگر دنیا بھر کی خواتین کی انجمنیں سوسائٹیاں اور کانفرنسیں اکٹھی مل کر بھی ان سنہری نصائح سے زیادہ حسین اور پاکیزہ تحفہ عورت کو پیش کرنا چاہیں تو شاہد وہ ایسا نہ کر پائیں پس ہر خاتون کیلئے مناسب ہے کہ وہ ان نصائح کے مطابق اپنے کردار اور طرز عمل کو ڈھال لے تو وہ زندگی بھر خود بھی خوش وخرم اور خوش بخت رہے گی اور اس کا خاوند بھی اس کے اس طرز عمل کے باعث خوش بخت وسعید رہے گا۔

حضرت شیخ فرید کوٹ مٹھن رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے:

ما پیو دے گھر ہولی بولیں اک دن ساورے بھی جانڑاں

جھڑے عیب، سبب میری ماں نے کجھے جے سس بھی کجھے تاں میں جانڑاں

Marfat.com

بابل کی دعائیں لیتی جا

(بیٹیوں کی رخصتی کے وقت والدین کو کیا کیا فکریں، اندیشے، وسوسے لاحق نہیں ہوتے)

نانا مرحوم کی ڈائری کے چند اوراق

ماخوذ: روزنامہ جنگ لاہور۔ اتوار 2 دسمبر 2007ء، 21 ذیقعد ۱۴۲۸ھ

تحریر: درِ شہوار حسن

''بیٹیاں'' جو گھر کے آنگن کا مہکتا پھول ہوتی ہیں، چہچہاتی چڑیاں، اُڑتی پھرتی رنگین نازک تتلیاں ہوتی ہیں۔ جب ہنستی ہیں تو ہر سُو اُجالا پھیل جاتا ہے اور غم زدہ ہوتی ہیں تو ماں باپ کا دل دُکھ سے بھر جاتا ہے۔ ان کے چہرے پر لکھی تحریر صرف والدین ہی پڑھ سکتے ہیں۔ کہ وہ ان کے اندر تک جھانک کر ان کے سب دکھ سکھ جان لینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ گھر سے بیٹی کو رخصت کرتے ہوئے والدین کو سو سو اندیشے لاحق ہوتے ہیں۔ لیکن دل پر پتھر رکھ کر اپنے جگر کے ٹکڑے جی جان سے پیاری ہستی کو جدا کرنا ہی پڑتا ہے کہ یہی دنیا کی ریت ہے۔

کچھ دن قبل مجھے اپنے نانا کی ڈائری دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اس کے چند اوراق بے حد پسند آئے۔ جو شائد ہر باپ کے دل کی آواز ہیں۔ میں نے سوچا، یہ آج کی کہانی نہیں۔ ازل سے والدین اپنی بیٹیوں کی رخصتی پر یوں ہی افسردہ، ملول اور فکر مند ہوتے ہیں۔ آپ بھی ذرا یہ اوراق پڑھیے۔

میری پیاری بیٹی!

والدین کے لیے اس سے بڑھ کر خوشی نہیں ہوسکتی کہ اولاد کی پرورش کریں اسے پروان چڑھائیں۔ یہ فریضہ منجانب اللہ تفویض ہوتا ہے اور اس کے لیے فطرت

Marfat.com

والدین کے دل میں خاص محبت ڈالتی ہے۔ اللہ نے اپنے فضل سے مجھ کو یہ دن نصیب کیا۔ تمہاری بہترین تعلیم وتربیت اور پرورش کے بعد اب تم کو رخصت کر رہا ہوں۔

چند نصیحتیں تمہارے ساتھ بطور ''ہم راہی'' دے رہا ہوں۔ ان کو دل سے سنو اور حتی الامکان عمل کرو۔ ان شاء اللہ فلاح دارین حاصل ہو گا۔

جان پدر انسان اپنے معاشرے کی سب سے افضل مخلوق قرار پایا ہے۔ روز آفرینش سے دانشور اور فلسفی اپنی ضروریات کے مطابق معاشرے کے قواعد بتاتے رہے۔ خود بھی اس پر گامزن رہے اور دوسروں کو ترغیب دیتے رہے، تا کہ انسان بہتر زندگی بسر کرے۔ اللہ جل شانہ جو خالق حقیقی ہے۔ اس نے اپنے برگزیدہ بندوں کے ذریعے دفتاً فوقتاً ہدایت بھیجیں اور سب سے بہتر ہدایت ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کے ذریعے ہم تک پہنچی۔ اس ہدایت کے مجموعے کا نام قرآن پاک ہے۔ ہم پر فرض ہے کہ احکام خداوندی اور ہدایت رسول ﷺ پر عمل کریں۔ اسی میں ہماری دین و دنیا کی بہتری ہے۔ رحمۃ للعالمین کا حکم ہے کہ جب اولاد بالغ ہو جائے تو اس کا ہاتھ مناسب و موزوں شخص کے ہاتھ میں دینا والدین کا فرض ہے، بیٹی کو بطور امانت سمجھے۔ اس سلسلے میں پہلا مرحلہ تو موزوں شخص کا انتخاب ہے۔ لہذا بہتر و مناسب انتخاب کرنے کے بعد میں تمہیں اس کے سپرد کر رہا ہوں۔

لختِ جگر! تم میرے گھر سے اپنے گھر جاتی ہو، ضرورتاً اور رسم و رواج کے مطابق کچھ چیزیں، جن کی تمہیں فوری ضرورت ہو گی، ساتھ کر رہا ہوں، اپنی کم مائیگی کے باوجود کچھ چیزیں مہیا کی ہیں۔ سرِ فہرست اللہ کا کلام ہے۔ اس کو چند اوراق کا مجموعہ نہ سمجھنا، یہ جواہر پارے ہیں، جو ایک جگہ جمع کر دیے گئے ہیں۔ آنکھوں سے

Marfat.com

لگانے اور دل سے قبول کرنے کی چیز ہے، اس کی تلاوت سے دنیا میں سرخ روئی اور دین میں فلاح حاصل ہوگی۔ تم اس کی حفاظت کرو، اللہ تمہاری حفاظت کرے گا۔ یہ غربت میں مونس، امارت میں بہترین ناصح، غم میں راہنما اور خوشی میں خوشی دوبالا کرنے والا رہے گا۔

نور بصر! جہاں تم جا رہی ہو، وہی تمہارا اپنا گھر ہے۔ یہاں تم بطور مہمان تھیں اور میں امانت دار تھا۔ امانت کو اصل مالک کے سپرد کرتا ہوں، وہاں جو بزرگ ہیں، ان کی خدمت تم پر فرض ہے۔ حکم خداوندی اور پیروی ہدایت رسول کریم ﷺ کو سب پر مقدم سمجھو۔ اللہ نے فرمایا کہ مرد عورت کے لیے لباس ہے اور عورت مرد کے لیے لباس۔ لباس انسان کو محفوظ رکھتا ہے، ہر موسم کی سختی سے بچاتا ہے۔ اسی طرح زن و شوہر کو ایک دوسرے کا خیال رکھنا چاہیے۔ اور ایک دوسرے کی عافیت رسانی کا اہتمام کرنا چاہیے۔ لباس انسان کی عزت کو دوبالا کرتا ہے۔ اسی طرح بیوی اور شوہر بھی ایک دوسرے کی عزت کی نگہبانی کریں اور خیال رکھیں اور ایک دوسرے کی خامیوں کو نظر انداز کریں۔ غلطیوں کو درگزر کریں، عیبوں پر پردہ ڈالیں۔ ہر طرح ہر دکھ سکھ میں دل سے ایک دوسرے کا ساتھ دیں۔ خلوص اور اعتماد سے پیش آئیں۔

نور نظر! میں آج تمہیں رخصت کر رہا ہوں۔ دل ٹکڑے ٹکڑے ہوا جاتا ہے۔ آنکھ سے بہتے آنسوؤں پر قابو پانا مشکل لگ رہا ہے۔ جاؤ خدا تمہاری مدد کرے گا۔

جاؤ میری دعا ہے کہ اللہ پاک تم دونوں کو خوش و خرم رکھے۔ پھولو، پھلو اور شاد آباد رہو۔ آمین یارب العلمین۔

فقط تمہارا بوڑھا باپ

Marfat.com

خط پڑھ کر میں سوچتی رہی اور یقیناً آپ بھی سوچ رہے ہوں گے کہ کیا اگرکسی بھی بیٹی کی رخصتی پر والدین اسے ایسی دعاؤں اور تحفوں کے ساتھ رخصت کریں تو پھر انہیں کسی قسم کی پریشانی یا فکرمندی کی ضرورت ہے۔ نہیں، ہرگز نہیں جو والدین تعلیم و تربیت کا حق ادا کر دیتے ہیں تو پھر ان کی بیٹیاں بھی انہیں ہرگز مایوس نہیں کرتیں، بلکہ سسرال جا کر والدین کا نام ہی روشن کرتی ہیں۔

ارشاد حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ عارف کھڑی شریف آزاد کشمیر

چا نہ رکھیں دیس وطن دا اُہو وطن بنائیں
وہٹی ویا ہی جاندی روندی پا کر لائیں
ملک اپنے دے کلر اندر تسے چن چن کھائیے
غیر ملکاں دیاں باغاں اندر میوے لبن نہ جائیے

Marfat.com

استفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع دین اس مسئلہ میں کہ آج کل جو بعض دینی مدارس میں بچیوں کو فاضل عربی کا کورس کرایا جاتا ہے جبکہ وہ پہلے میٹرک پاس ہوتی ہیں۔ پھر فاضل عربی کی بنیاد پر انہیں ایف اے، بی اے اور ایم اے کرایا جاتا ہے۔ پھر وہ لڑکیوں کے سکولوں یا کالجوں میں ٹیچر کی حیثیت سے کام کرتی ہیں۔ دوسرا طریقہ درس نظامی کا جو آج کل پاکستان میں تنظیم المدارس نے نصاب مرتب کیا ہے۔ بچیاں ترتیب بہ نصاب مکمل کرتی ہیں۔ جسے عالمہ، فاضلہ کورس کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ اس نصاب کو مکمل کرنے پر بھی پہلے میٹرک، پھر ایف اے، بی اے اور آخر میں ایم اے کے برابر سند ملتی ہے۔ ان دونوں طریقوں سے کونسا طریقہ بہتر ہے۔ جبکہ دونوں طریقوں میں بچیوں کو لکھنا بھی سکھایا جاتا ہے۔

چونکہ ہمارے مدرسہ میں بچیوں کی تعداد کافی ہے پنجگانہ نماز اکیلی اکیلی نماز پڑھیں تو عجیب سا لگتا ہے اگر عورت کی امامت اور طالبات کا مقتدی کی حیثیت سے باجماعت نماز پڑھنے کا جواز مل جائے تو باجماعت عورت کی امامت سے نماز شروع کرادیں۔ بچیوں کی تعداد کلاس میں ستر یا کم وبیش ہو تو کیا یہ طالبات ایک معلمہ کے پیچھے نماز جماعت پڑھ سکتی ہیں۔

جیسا عورتوں کی جماعت عورت کرا سکتی ہے۔

نوازش فرماتے ہوئے جلد جواب سے آگاہ فرمائیں۔

سائل: محمد صفدر علی سلیمانی (برطانیہ)

S.S.ALi.S

147-Pack Lane Aston Birmingham B-6 5DE

Marfat.com

الجواب: اِن میں سے کون (سا) طریقہ بہتر کہا جائے اور کونسا طریقہ بہتر نہ کہا جائے۔ مشتہاۃ (جوان، بالغہ) لڑکیوں کو بے ضرورت مقبول شرع بے مصلحت شرعی باہر نکالنا ہی جائز نہیں۔ قرآن عظیم میں ارشادِ علیم وخبیر ہے۔

وقل للمومنت یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن ولایبدین زینتھن. (الایہ) ترجمہ: اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نگائیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمتوں کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں۔ (اس کے علاوہ) اور دیگر آیتوں اور احادیث سے عورتوں کیلئے بے ضرورت شرعی باہر نکلنے اور بے پردہ ہونے کی حرمت ثابت ہے۔ یہی آیات واحادیث مشتہاۃ (جواں۔ بالغہ) لڑکیوں کو اسکولوں اور کالجوں میں پڑھانے کیلئے بھیجنے کے حرام ہونے کی دلیل ہیں۔ علم دین سیکھنا اس قدر کہ مذہب حق سے آگاہ ہو۔ وضو، غسل، نماز، روزے وغیرہ ضروریات کے احکام سے مطلع ہو تو ہر شخص پر فرض ہے۔ خواہ مرد ہو یا عورت حدیث شریف:

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلیٰ کُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ۔

کا یہی مفہوم ہے۔ اس تعلیم کا اپنے گھر پر انتظام کرلیں۔ تو پھر مدارس میں بھیجنا بے ضرورت ہوگا۔ (اگر) نہ کرسکیں تو ایسے مدارس میں بھیج سکتے ہیں۔ جہاں کوئی مرد نہ آجا سکے۔ پردہ کا کافی انتظام ہو۔ لڑکیاں گھر لے جائیں پردہ کیساتھ، کوئی لڑکی بے پردہ نہ جائے نہ آئے۔ نہ تنہا (اکیلی)

بے پردگی اور عُریانی عام ہوگئی ہے۔ تو اس کے عام ہو جانے سے بے پردگی حلال نہ ہو جائیگی اور اس سے زیادہ بلا عریانی کی جائز نہ ہو جائیگی۔ جو شریعت کا حکم ہے بدل نہیں سکتا۔ بلکہ ہمیں خود اپنے آپ کو بدلنا لازم ہے کہ ایسے غلط رسوم و

Marfat.com

رواج سے احتراز (پرہیز) کریں اور شریعت کی پابندی کریں۔ یہی کمال ایمان واسلام ہے۔ اہل سنت و جماعت کے عقیدے اور طہارت ونماز اور روزے کے مسئلے سیکھنا سب پر فرض ہے۔ لڑکیوں کو سکھانا بھی فرض ہے۔ سکھانے والی عورتیں سنی مسلمان پارسا، حیادار ہوں، تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

لڑکیوں کو لکھنا سکھانا حدیث صحیح سے ممنوع ہے۔ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔ لا تعلموھن الکتابۃ عورتوں کو لکھنا نہ سکھاؤ اس میں فتنہ کا دروازہ کھولنا ہے۔ اور اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں الفتنۃ اشد من القتل فتنہ قتل سے بھی سخت تر ہے۔ حضرت لقمان علیہ السلام نے ایک لڑکی کو مکتب میں ایسی تعلیم یعنی لکھائی سکھائی ہوئی یا سیکھتی ہوئی دیکھا فرمایا لمن یصقل ھذا سیف یہ تلوار کس کے لئے صیقل (چمکائی یا تیار کی جارہی ہے) یہ انہوں اپنے زمانہ کیلئے فرمایا تھا اب تو جیسے فتنہ کا زمانہ ہے ظاہر ہے۔ اسلئے درمختار میں فرمایا "من لا یعرف اھل زمانہ فھو جاھل، وھوا لھادی واللہ تعالٰی علم"

(جو اہل زمانہ کو نہیں پہچانتا وہ جاہل ہے)

(۳) عورتوں کیلئے تنہا جماعت کیساتھ نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ "ہدایہ" میں ہے۔

ویکرہ للنساان یصلین وحدھن الجماعۃ لانھا لاتخلو من ارتکاب محرر وھو قیام الامام وسط الصف.

اور مکروہ تحریمی ہے عورتوں کو یہ کہ نماز پڑھیں اکیلیاں یعنی مردوں کی جماعت سے الگ ہو کر (خواہ فرض۔ نفل یا تراویح ہو) کیونکہ عورتوں کی جماعت

Marfat.com

ارتکاب حرام سے خالی نہیں۔ یعنی ارتکاب مکروہ تحریمی ہے۔اور یہ مکروہ تحریمی امام (عورت) کا صف کے درمیان میں کھڑا ہونا ہے۔ یہ کہ قیام ہوگا (عورتوں کی امام عورت کا) صف کے درمیان۔

اور فتاویٰ قاضی خان میں ہے۔ **یکرہ امامة المراة للسافی الصلوت کلها من الفرائض والنوافل۔**

(عورتوں کیلئے امامت (کرانا) تمام نمازوں یعنی فرائض اور نوافل میں مکروہ ہے)

لہذا اس سے احتراز (پرہیز) کریں نماز میں بھی عورتوں کو کافی پردہ کا حکم دیا گیا ہے۔ کہ ایسی جگہ نماز پڑھیں کہ بے ستری (بے پردگی) نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ حضور ﷺ نے بھی فرمایا ہے کہ بڑے کمروں میں سے جو سب سے چھوٹا کمرہ ہو۔ اُس میں نماز پڑھیں۔ کہ اس میں ستر (پردہ) زیادہ ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

Marfat.com

استفتاء

نمبر 1: کیا فرماتے ہیں مفتیان دین شرع متین اِس مسئلہ میں کہ موجودہ دور میں تعلیم نسواں جو سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں میں بغیر حجاب، مخلوط انداز، اساتذہ مرد اور عورتیں، نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے پڑھانے کیلئے مقرر ہیں۔ اِس کا شرعی حکم کیا ہے۔؟

نمبر 2: طالبات کیلئے دینی تعلیم اور جدید تعلیم کے حصول کیلئے جو آپ کے مرکزی ادارہ بھیرہ شریف اور اِس کی دوسری شاخوں میں شروع ہے۔ اِس کا جواز اور طریقہ تفصیل سے واضح فرمائیں۔؟

نوازش ہوگی۔

سائل: محمد صفدر علی سلیمانی

حال مقیم برطانیہ

23/2/2010

الجواب بعون الملک الوھاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حامداو مصلیا۔

ایسی مخلوط تعلیم (Co-Education) جو بغیر حجاب اور پردہ کے ہو وہ ناجائز ہے۔ کیونکہ اِس میں کئی ایسے مقاصد ہیں جن کا انجام انتہائی رسوا کن ہوسکتا ہے۔ مثلاً عورت کا بغیر حجاب نکلنا۔ کیونکہ حدیث پاک میں آیا ہے کہ جب عورت بے پردہ گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اُسے گھورتا ہے۔ دوسرا اجنبی مردوں کے ساتھ اخلاط

Marfat.com

بے تکلف ہوتا ہے اور اِس میں معصیت میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ انتہائی زیادہ ہوتا ہے۔لہذا شرعاًاِس سے بھی اجتناب از حد ضروری ہے۔حدیث پاک میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کا زنا میں حصہ لکھ دیا ہے۔وہ اِسے بہر حال پائے گا۔آنکھ کا زنا دیکھنا ہے۔اور زبان کا زنا فحش گفتگو کرنا اور نفس گناہ کی تمنا کرتا ہے اور مبتلائے شہوت ہوتا ہے اور شرم گاہ اس طرح سب کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب۔یعنی یا تو انجام کار معصیت میں مبتلا ہوتا ہے یا پھر فضل الٰہی سے بچ جاتا ہے۔اِس لئے احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ زنا کی طرف لے جانے والے امور سے بچا جائے۔اور مخلوط تعلیم بھی اِس معصیت کے محرکات میں سے ہے۔مزید تفصیل کیلئے فتاویٰ نوریہ از نور اللہ نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کا مطالعہ فرمائیں۔

نیز اسلام سد ذرائع کا حکم دیتا ہے۔ان راہوں کو ہی مسدود کر دیا۔جو برائی کی طرف لے جانے والی ہیں۔اجنبیہ سے خلوت بھی منع کر دی گئی۔عورت کو اونچی آواز سے قرآن پاک کی تلاوت سے منع کر دیا گیا۔کہیں غیر محرم تک نہ جا پہنچے۔البتہ شرعی قواعد کا لحاظ کرتے ہوئے دینی تعلیم دینا جائز ہے۔اُمت مسلمہ میں بے شمار عالمہ، فقیہہ عورتیں تاریخ اسلام کی زینت ہیں۔

اِس لئے انتہائی نگہداشت اور حفاظت کے ساتھ تعلیم دلوائی جائے۔

هذا ماعندی والله اعلم بالصواب.

شیر محمد خان

مفتی دارالافتاء محمدیہ غوثیہ

بھیرہ شریف ضلع سرگودھا

Marfat.com

ماہنامہ اعلیٰ حضرت شمارہ ماہ اگست 2011ء میں ایک مضمون بنام (عنوان)

تعلیم نسواں وقت کی اہم ضرورت

از: محمد صغیر احمد فیضی (حاجی نگر مدھویتی)

شائع ہوا ہے جس میں صاحب مضمون نے لکھا ہے: ہاں یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ''من لم یعرف اھل زمانه فھو جاھل '' کہ عصری ایجادات سے نادانی جہالت ہے۔ آپ شوق سے عصری علوم سیکھیں سکھائیں مگر انداز بدل کر عورت پردہ کی چیز ہے اُسے پردہ میں رکھ کر الگ تعلیم دی جائے۔ اسلام اِس کی کھلی اجازت دیتا ہے۔

استفتاء

مفتیانِ شرع دین متین اِس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں۔ کیا عورتیں دینی تعلیم کی طرح پردے کا اہتمام ولحاظ کرتے ہوئے یعنی پڑھانے والی معلمات عورتیں ہوں، پڑھنے والی جگہ غیر محرم مردوں کا دخل نہ ہو۔ پڑھنے والیاں پردے میں آئیں جائیں اور اپنے والدین کی نگرانی ہو۔ تو دینی تعلیم کے ساتھ جدید تعلیم جو اسلام کے خلاف نہ ہو۔ پڑھ سکتی ہیں یا نہیں؟

مہربانی فرما کر جواب دیتے ہوئے مطمئن فرمائیں۔

سائل: صوفی محمد صفدر علی سلیمانی

الجواب: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اہل سنت وجماعت کے عقیدے اور طہارت ونماز وروزہ کے مسئلے سیکھنا سب پر فرض لڑکیوں کو بھی سکھانا فرض۔ سُنی عالم کی اُردو تصنیف صحیح العقیدہ نیک خصلت سے پڑھوانا ضروری ہے۔ ان ضروریات اور قرآن عظیم پڑھنے کے بعد پھر اگر اُردو وغیرہ کی دنیوی کتاب جس میں کوئی بات نہ دین کے خلاف

Marfat.com

ہو، نہ بے شرمی کی، نہ اخلاق وعادات پر بُرا اثر ڈالنے والی اور پڑھانے والی سُنی مسلمان پارسا حیادار ہو تو کوئی حرج نہیں۔ مگر جس تعلیم کی حاجت نہیں (نہ ہو) اگرچہ اِس جدید تعلیم میں اسلام کے خلاف کوئی بات نہ ہو اس کو حاصل کرنے کی ضرورت ہی کیا۔ کہ اپنے قیمتی اوقات کو ضائع کریں۔ اُستاد کا اثر بہت عظیم اور نہایت جلد ہوتا ہے۔ اور پھر کمسن لڑکیاں کچی لکڑی (کی طرح) جدھر کو پھیری گئیں پھر جائیں گی۔ تو غیر مہذب عورت کی سپردگی یا شاگردی میں اپنے بچوں کو جو آپ دین سے واسطہ نہیں رکھتا۔ اور اپنے بچوں کے بددین ہو جانے کی پرواہ نہیں رکھتا۔ شریعت کا تو حکم یہ ہے کہ کافرہ عورت سے بھی مسلمان عورت کو ایسا پردہ واجب ہے جیسا انہیں مرد سے۔ تنویر الابصار میں ہے: وَالذِّمِّيَّةُ كَالرَّجُلِ لِلْاَجْنَبِيِّ فِي الْاَصِحِّ وَلَا تَنْظُرُ اِلٰى بَدْنِ الْمُسْلِمَةِ۔ یہ حکم اُس کافرہ کی نسبت فرمایا جو سلطنت اسلام میں مطیع الاسلام ہو کر رہتی ہو پھر اُس کا کیا ذکر جو مطیع الاسلام بھی نہیں اس وقت جو فتنہ کا زمانہ ہے سب پر ظاہر ہے۔ روز بروز یہ فتنہ ترقی پذیر ہے۔ عصری تعلیم سے لڑکیاں کس طرح عریانیت اور بے حیائی کا شکار ہیں۔ معاذ اللہ غیر مسلم لڑکوں کی محبت میں اپنا مذہب بدل کر ان کے ساتھ زندگی بسر کر رہی ہیں۔ نہ خدا کا خوف نہ موت کی ہیبت، ذِی علم بالغ لڑکے غیر مذہب والی لڑکیوں (والیوں) کی محبت میں بگڑ گئے اور بگڑ رہے ہیں۔ عمران بن حطان رقاشی کا قصہ مشہور ہے یہ تابعین کے زمانہ میں ایک بڑا محدث تھا۔ خارجی مذہب کی عورت کی صحبت میں معاذ اللہ خود خارجی ہو گیا۔ اور دعویٰ یہ کیا تھا کہ اُسے سُنی کرنا چاہتا ہے۔ جبکہ اُس وقت ایسی عریانیت بھی نہیں تھی۔ اور اب تو شدید سے شدید تر عریانیت کا دور ہے۔ ایسی صورت میں اِس بیہودہ عصری تعلیم کی اجازت کیسے ہوسکتی

Marfat.com

ہے۔جبکہ کتابیں بھی کفروشرک پر مشتمل۔ مَنْ لَمْ يَعْرِفْ اَهْلَ زَمَانِهٖ فَهُوَ جَاهِلٌ
اِس کا مطلب یہ نہیں کہ چلوتم ادھر کو ہوا ہو جدھر کی۔ جیسا دیکھو دیس ایسا پکڑو بھیس۔
اہل زمانہ کے حالات جس طرح بگڑ رہے ہیں۔ان پر گہری نظر نہ رکھی جائے تو معاذ
اللہ ان کی معیت زہر قاتل سے بھی بدتر فتنہ کا دروازہ جو اس وقت کھلا ہے اسی عصری
تعلیم کا نتیجہ ہے کیا پہلے کی عورتیں جن میں عصری تعلیم کی بو بھی نہیں تھی وہ گھر کے ماحول
کو خراب کئے ہوئیں تھیں۔ان کا ماحول پراگندہ تھا۔ ہرگز نہیں وہ بہت مہذب اور
پارسا تھیں۔سب کے حقوق کی حفاظت کرتی تھیں۔ پاکیزہ ماحول گھر کا تھا۔اپنی
عزت وناموس کی حفاظت کرنے والی خبیث حریص نگاہوں سے اپنے آپ کو بچانے
والی تھیں۔شوہر کو جیلوں میں وکیل کر کے ان کی بے عزتی نہیں کرتی تھیں۔ جب کہ
اِس دور میں ہو رہا ہے۔اس کو ترقی کا زمانہ کہا جائے گا۔اور یہ کہا جائے گا کہ عصری تعلیم
اِس وقت ضروری ہے۔ یہ علیحدہ ایک اَمر ہے کہ مسلمانوں نے اپنے آپ کو مذہب
سے اسقدر دور کرلیا ہے کہ مسلمان اِس تعلیم کی طرف مجبور ہو رہے ہیں۔لیکن اِس تعلیم
سے جو ناجائز ہے اور جس تعلیم سے عریانیت بڑھ رہی ہے جائز نہیں ہوسکتی اب بھی
اس وقت بہت سارے غیور مسلمان ہیں جو اپنی بچیوں کو اِس عریانیت والی تعلیم سے
دور کئے ہوئے ہیں۔اور وہ لڑکیاں پارسا اور صالحہ نظر آرہی ہیں۔ غیروں کی حریص
نگاہوں سے اپنے آپ کو بچائے ہوئے ہیں۔ان کے گھر کا ماحول بھی اچھا ہے۔اور
بچے بھی مہذب ہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران

بریلی شریف

Marfat.com

مسئلہ عورت کی اذان، تکبیر اور امامت؟

جواب: ا۔ عورتوں کو اذان و اقامت کہنا مکروہ تحریمی ہے۔ کہیں گی تو گناہ گار ہوں گی اور اذان کا دہرانا لازم ہوا۔ (عالمگیری۔ ردالمختار)

عورتیں اپنی نمازیں ادا پڑھیں یا قضا۔ اُس کا بھی یہی حکم ہے کہ اُس میں بھی اذان و اقامت مکروہ ہے۔ اگر چہ جماعت سے پڑھیں کیونکہ اُن کی جماعت خود مکروہ ہے۔

(بحوالہ سُنی بہشتی زیور حصہ دوم ۱۲۱)

۲۔ عورتوں پر اذان اور اقامت نہیں خواہ تنہا پڑھیں یا جماعت کے ساتھ۔

(عالمگیری) بحوالہ رکن دین ۸۷)

۳۔ عورت مردوں کی امامت کرے یہ ناجائز ہے ہرگز مردوں کی امام نہیں بن سکتی۔ صرف عورتوں کو جماعت کہ عورت ہی امام ہو عورتیں ہی مقتدی ہوں یہ مکروہ تحریمی اور ناجائز ہے۔ (بحوالہ جنتی زیور ص ۳۰۱)

۴۔ عورت و خُنثیٰ عورت کے امام ہو سکتے ہیں۔ مگر عورت کو مطلقاً امام ہونا مکروہ تحریمی ہے۔ فرائض ہوں یا نوافل۔ پھر بھی اگر عورتوں کی امامت کرے تو امام کی طرح آگے نہ ہو بلکہ عورتوں کی صف کے بیچ میں کھڑی ہو اور اگر آگے کھڑی ہو پھر بھی نماز فاسد نہ ہوگی۔

خنثیٰ کے لئے شرط یہ ہے کہ (عورتوں) سے آگے ہو ورنہ نماز ہوگی ہی نہیں۔ یاد رہے خنثیٰ اخنثیٰ کا امام بھی نہیں ہو سکتا۔ (درالمختار و غیرہ) بحوالہ بہار شریف حصہ سوم ۹۶)

۵۔ نماز جنازہ صرف عورتوں نے پڑھی کہ عورت ہی امام اور عورتیں ہی مقتدی ہوں تو اس جماعت میں کراہت نہیں۔ (عالمگیری۔ درمختار)

بلکہ اگر عورت نماز جنازہ میں مردوں کی امامت کرے گی جب بھی نماز جنازہ ہو جائے گی۔ اگر چہ مردوں کی نماز نہ ہوگی۔ (بحوالہ بہار شریعت حصہ سوم ۹۶)

Marfat.com

طالبات ومعلمات کی آزادی ونکاح میں تاخیر کا انجام

☆ ''لڑکیوں کو لکھنا نہ سکھاؤ اور انہیں سورۂ نور پڑھاؤ اور چرخہ کاتنا سکھاؤ''

(حدیث شریف)

☆ (قلم چلانے والی لڑکی کو دیکھ کر فرمایا) ''یہ تلوار کس کیلئے صیقل ہو رہی ہے''

(حضرت لقمان)

☆ فاروق اعظمؓ نے حکم فرمایا ''عورتوں کو لکھنا نہ سکھاؤ''۔ (روض الاخیار)

☆ ''عورت خود فتنہ ہے اور اس کا لکھنا سیکھنا شدید فتنہ ہے''۔ (حکیم سقراط)

☆ ''عوتوں کو لکھنا سکھانا ممنوع وسنت نصاریٰ اور ہزاروں فتنوں کا دروازہ کھولنا ہے''۔ (فتاوی رضویہ)

لڑکیاں پڑھ رہی ہیں انگریزی
ڈھونڈ لی قوم نے فلاح کی راہ
روش مغربی ہے پیش نظر
وضع مشرق کو جانتے ہیں گناہ
یہ ڈرامہ دکھائے گا کیا سین
پردہ اٹھنے کی منتظر ہے نگاہ

(از ماہنامہ رضائے مصطفیٰ)

Marfat.com

عورت کی امامت عورتوں کیلئے جواز کی صورت

عین الهدایه اُردو ترجمہ ہدایہ شریف از علامہ مولانا امیر علی مرحوم جلد اول ص ۴۵۰، ۴۵۱ پر لکھتے ہیں۔

یعنی محمد (امام محمدؒ) کہتے ہیں کہ ہم کو خوش نہیں آتا یعنی اچھا نہیں لگتا کہ عورت امام بنے یہ صریح ہے اس کو خلاف اولیٰ قرار دیا اور فرمایا یہی قول حضرت ابوحنیفہؒ کا ہے۔ اور ''خلاصہ'' میں کہا یعنی عورتوں کا تنہا ایک ایک نماز پڑھنا افضل ہے۔ یہ مظہر ہے کہ جماعت مکروہ نہیں بلکہ خلاف افضل ہے۔ پس جب روایت مذہب موافق درایت ہے تو اسی پر اعتماد ہے۔ پس صحیح حکم مذہب میں یہ کہ جماعت عورتوں کی بلا کراہت جائز ہے۔ اور ان میں جو عورت امام ہو (صف) کے وسط میں کھڑی ہو اور اولیٰ (بہتر و افضل یہ ہے) کہ اکیلی اکیلی نماز پڑھیں۔

نوٹ: بعض حضرات کا معمول ہے کہ عورت فقط نماز تراویح طریقہ مذکور کے مطابق پڑھائے باقی نمازوں کی جماعت نہ کرائے۔ (سلیمانی)

فتویٰ امامت عورت

بحوالہ المَکَرَّمَة النبویه فی الفتاویٰ المصطفویَّةِ

از ابوالبرکات محمد مصطفےٰ رضا خان قادری نوری رحمۃ اللہ علیہ شہزادہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۱۳

مسئلہ ۴۵ ء: مستورات حافظہ تراویح کی نماز پڑھا سکتی ہیں یا نہیں یعنی ایسی جماعت جس میں صرف عورتیں ہی ہوں؟ بینوا توجروا۔

Marfat.com

الجواب: عورتوں کو جماعت کا حکم فرض میں نہیں نفل تو نفل ہے۔عورتوں کی جماعت مکروہ ہے اور اگر کریں تو ان میں جو امام بنے وہ ان کے وسط میں کھڑی ہو۔مردوں کے امام کی طرح آگے نہ کھڑی ہو فرض میں بھی یونہی تراویح میں بھی کہ اس میں ان کی امام آگے کھڑی ہو کراہت دھری ہو جائے گی اور امام دُھری گناہگار۔درمختار میں ہے

ویکرہ تحریما جماعة النساء ولوفی التراویح واللہ تعالیٰ اعلم

باب الاستفتاء

پیشکش: سید کفیل احمد ہاشمی، ہزاری باغ دارالافتاء، منظر اسلام بریلی شریف

سوال: عورتوں سے میلاد شریف پڑھوانا اس میں لاوڈ اسپیکر کا استعمال کرنا کیسا ہے اور جو شخص عورتوں میں میلاد پڑھوائے اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے۔

(احمد حسین ٹیلر ماٹرتلہر)

الجواب: اللھم ھدایة الحق والصواب عورتوں سے میلاد شریف پڑھوانا منع ہے۔کہ عورتوں کی آواز بھی عورت ہے جو شخص پڑھواتا ہے وہ توبہ کرے اور آئندہ ایسا نہ کرے۔واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر قادری محمد فاروق غفرلہ،

دارالفتاہ منظر اسلام بریلی شریف

Marfat.com

فتویٰ نمبر 2

بحوالہ فتویٰ فیض الرسول جلد سوم

از فقیر ملت حضرت علامہ

مفتی جلال الدین احمد صاحب قبلہ امجدی رحمۃ اللہ علیہ (انڈیا)

مسئلہ: از والدہ مولوی شبیر احمد محلہ گکھا سرائے ٹانڈہ فیض آباد۔ آج کل عورتیں میلاد میں نعت شریف بلند آواز سے پڑھتی ہیں اور پھر آخر میں صلاۃ وسلام تو اتنی زور سے پڑھتی ہیں کہ انکی آواز گھر کے باہر دور تک پہنچ جاتی ہے تو اس طرح عورتوں کو پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: عورتوں کو اس طرح پڑھنا حرام، حرام، حرام ہے، سورۃ نور رکوع ۴ کی آیت کریمہ وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ کے تحت تفسیر روح البیان میں ہے رفع صوتها بحيث يسمع الاجانب كلامها حرام یعنی عورت کا آواز کو اس طرح بلند کرنا تا کہ اجنبی مرد سنیں حرام ہے۔ اور ردالمختار جلد اول ۲۵۷ میں ہے رفع صوتهن حرام یعنی عورتوں کو اپنی آواز اونچی کرنا حرام ہے۔ لہذا ان پر لازم ہے کہ وہ نعت شریف اور صلاۃ وسلام اتنی آہستہ پڑھیں کہ گھر کے باہر آواز نہ جائے ورنہ ایسا میلاد شریف حضور سید عالم ﷺ کی خوشنودی کی بجائے ان کی ناراضگی اور آخرت کی بربادی کا سبب ہوگا۔ هذا ما عندی وهو اعلم بالصواب

Marfat.com

استفتاء

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس میں عورتوں کی شرکت کی شرعی حیثیت؟

فتویٰ دارالافتاء منظر اسلام سوداگراں بریلی شریف (انڈیا)

سوال: گذشتہ سال سے برطانیہ میں جلوس میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر مردوں کے جلوس کے پیچھے عورتوں نے بھی (جو بیشتر نوجوان ہوتی ہیں) اور پردہ (حجاب) بھی نہیں ہوتا۔ ہاتھوں میں جھنڈے اٹھائے ہوئے شامل ہونا شروع کر دیا ہے۔ جبکہ یہ سارے جلوس کا منظر ٹی وی پر دکھایا جاتا ہے جو کئی ممالک میں دیکھا جاتا ہے۔ اِس میں عورتوں کے میلاد شریف کے جلوس کی شرعی حیثیت سے بھی اگاہ فرمائیں؟

سائل: محمد صفدر علی سلیمانی

20/3/2011

الجواب: جلوس میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم جائز ضرور ہے۔ مگر اُس میں عورتوں کی شرکت جائز نہیں۔ وہ شریک ہوتی ہیں تو اشد (سخت) گنہ گار، حرام کار، سزاوار مستحق عذابِ نار ہیں۔

عورتوں کیلیئے مسجد کی حاضری جائز نہیں (اگر پردہ اور جگہ کا الگ انتظام نہ ہو)۔ جماعت کی حاضری جائز نہیں۔ عورتیں اذان نہیں دے سکتیں پھر انہیں اِس جلوس میں شرکت کی اجازت کیسے ہوگی۔ لہذا ان پر باز رہنا لازم خود ان کے شوہروں پر اور ان کے ذمہ داروں پر لازم ہے کہ اپنی اپنی عورتوں کو اُس سے روکیں ورنہ وہ بھی

Marfat.com

گنہ گار ہوں گے۔(قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا) ۔اے ایمان والو! خود اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو عذاب نار سے بچاؤ۔ قدرت ہونے سے پہلو تہی کرنا (طاقت ہونے کے باوجود نہ روکنا بلکہ کنارہ کرنا) ان کے ذمہ داروں کیلئے جائز نہیں۔(قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی کَانُوْا لَایَتَنَاھَوْنَ عَنْ مُّنْکَرٍ فَعَلُوْہُ لَبِئْسَ مَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ) ۔اللہ تعالٰی نے فرمایا جو بری بات کرتے آپس میں ایک دوسرے کو نہ روکتے ضرور بہت ہی برے کام کرتے تھے۔

واللہ تعالٰی اعلم

Marfat.com

مخلوط تعلیم کا شرعی حکم

مرکزی امیر دعوت اسلامی حضرت مولانا محمد الیاس قادری رضوی مدظلہ

سوال: مخلوط تعلیم (Co-Education) کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: ابلغان کی مخلوط تعلیم کا سراسر ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے کیونکہ اس میں شرعی پردہ کے تقاضے پورے نہیں ہوتے۔

عورت اور کالج

سوال: عورت اسکول یا کالج میں پڑھ سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: عورت جب سے اسکول کالج اور یونیورسٹی میں پہنچی ہے فتنوں کا وہ دوازہ کھلا ہے کہ الامان والحفیظ. اول تو تعلیمی اداروں کی وردی بے پردی والی اور اگر کہیں برقع وغیرہ ہے بھی تو وہ جاذب نظر ہونے کے سبب نامناسب۔ پھر جوان عورت کا آزادی کے ساتھ گھر کے باہر آنا جانا ہزار فتنے کھڑے کرتا ہے کالج کی وہ طالبات جو وہاں کے لڑکوں سے بے تکلف ہو جاتی ہیں ان میں سے شاید ہی کسی کی ''آبرو'' سلامت رہتی ہے۔ان کے عشق و فسق کے قصے روز ہی اخبارات میں چھپتے ہیں۔ مرضی کی شادی میں اگر ماں باپ رکاوٹ بنتے ہیں تو جذبات میں آ کر لڑکی اور لڑکا خودکشی کی راہ لیتے ہیں۔لڑکی پڑھ لکھ کر اگر دفتری نوکری اختیار کرے تو پھر اس میں گناہوں کا سلسلہ مزید طویل ہوتا ہے؟ دفاتر میں بے پردگی اور غیر مردوں کے ساتھ بے تکلفی سے بچنا قریب بہ ناممکن ہوتا ہے۔ ہر غیرت مند مسلمان اس کے دنیوی اور اُخروی (اُخ۔رَ۔وی) نقصانات کو سمجھ سکتا ہے۔اکبر الہ آبادی کہتے ہیں۔

Marfat.com

تعلیم دختراں سے یہ امید ہے ضرور
ناچے دلہن خوشی سے خود اپنی برات میں

ناولیں پڑھنا کیسا؟

سوال: عورتیں آج کل ڈائجسٹ اور ناولیں وغیرہ پڑھتی ہیں ان کے بارے میں کچھ بتائیے۔

جواب: اخباری مضمونوں، ڈائجسٹوں اور ناولوں میں بار ہا کفریات دیکھے جاتے ہیں۔ ان میں بدمذہبوں کے مضامین بھی ہوتے ہیں جنھیں پڑھنے سے دین وایمان کی بربادی کا خطرہ رہتا ہے۔ شریعت کی رو سے بدمذہبوں کی مذہبی کتاب اور ان کا لکھا ہوا نام کا اسلامی مضمون پڑھنا مرد و عورت دونوں کیلئے حرام ہے۔ وہاں مُتصلِب سنی عالم عند الضرورت (یعنی بوقت ضرورت) بقدر ضرورت دیکھ سکتا ہے۔ بہر حال عورت کا معاملہ بہت ہی نازک ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ''لڑکیوں کو سورۃ یوسف کا ترجمہ (وتفسیر) نہ پڑھائیں کہ اس میں مکرِ زناں (یعنی عورتوں کے دھوکے دینے) کا ذکر ہے''۔

(فتاوی رضویہ شریف ج ۲۴ ص ۴۰۰)

مقام غور ہے عورت کے مزاج کی کمزوری کا عالم یہ ہے کہ اُسے قرآن پاک کی ایک سورت سورۃ یوسف کی تعلیم دینے سے منع کر دیا گیا ہے۔ کہ کہیں یہ منفی (یعنی الٹ) اثر نہ لے لے۔ اب آپ ہی اندازہ لگالیجئے۔ کہ بے ڈھنگی تصویروں اور حیاسوز فلمی اشتہاروں وغیرہ ہزاروں تباہ کاریوں سے بھرپور اخباروں، بازاری ماہناموں، ناولوں اور ڈائجسٹوں کی اجازت کیسے دی جاسکتی ہے۔ یاد رہے! ان جرائد

Marfat.com

کا مطالعہ مردوں کی آخرت کیلئے بھی کم تباہ کن نہیں۔

سوال: کیا لڑکیوں کو سورۃ النور کی تعلیم دینی چاہیے؟

جواب: جی ہاں۔ اس کا حکم حدیث پاک میں موجود ہے۔ چنانچہ حضور مفیض النور، فیض گنجور، شاہ غیور ﷺ کا فرمان نور علیٰ نور ہے: اپنی عورتوں کو کاتنا (سینا، پرونا وغیرہ خانگی امور) سکھاؤ اور انہیں سورۃ النور کی تعلیم دو"۔ (المستدرک ج ۳ ص ۱۵۸ حدیث ۳۵۴۶) منقول ہے حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سورۃ النور کو موسم حج میں منبر پر تلاوت فرمایا اور اس کی ایسے نفیس پیرایہ میں تشریح فرمائی کہ اگر رومی اسے سن لیتے تو مسلمان ہو جاتے"۔ (تفسیر مدارک ص ۷۹۳)

سورۃ نور اٹھارھویں پارے میں ہے اس میں رکوع 9 اور 64 آیات مبارکہ ہیں۔ اس کی لڑکیوں کو ضرور تعلیم دی جائے بلکہ تمام ہی اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو اِس کا ترجمہ وتفسیر پڑھنا چاہیے۔

Marfat.com

اسلامی بہنیں نعتیں پڑھیں یا نہیں؟

ازافادات: مرکزی امیر دعوت اسلامی

حضرت مولانا محمد الیاس قادری رضوی مدظلہ

از رسالہ پردے کے بارے میں سوال و جواب

سوال: اسلامی بہنیں اسلامی بہنوں میں نعتیں پڑھ سکتی ہیں یا نہیں؟

جواب: اسلامی بہنیں، اسلامی بہنوں میں بغیر مائیک کے اس طرح نعت شریف پڑھیں کہ ان کی آواز کسی غیر مرد تک نہ پہنچے۔ مائیک کا استعمال اس لئے منع کیا کہ اس پر پڑھنے یا بیان کرنے سے غیر مردوں سے آواز کو بچانا قریب ناممکن ہے۔ کوئی لاکھ دل کو منالے کہ آواز شامیانے یا مکان سے باہر نہیں جاتی مگر تجربہ یہی ہے کہ لاؤڈ سپیکر کے ذریعے عورت کی آواز عموماً غیر مردوں تک پہنچ جاتی ہے۔

مائیک کا نظام بھی تو اکثر مرد ہی چلاتے ہیں۔ مجھے ایک بار کسی نے بتایا کہ فلاں جگہ لاؤڈ سپیکر میں ایک صاحبہ بیان فرما رہی تھیں۔ بعض مردوں کے کانوں میں جب اُس کی نسوانی آواز نے رس گھولا تو ان میں سے ایک بے حیا بولا! آہا! کتنی پیاری آواز ہے!! جب آواز اتنی پرکشش ہے تو خود کیسی ہوگی! وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ.

اسلامی بہنیں اسپیکر استعمال نہ کریں

یاد رہے! دعوت اسلامی کی طرف سے ہونے والی سنتوں بھرے اجتماعات اور اجتماع ذکر و نعت میں اسلامی بہنوں کیلئے لاؤڈ سپیکر کے استعمال پر پابندی ہے۔ لہذا اسلامی بہنیں ذہن بنالیں کہ کچھ بھی ہو جائے نہ لاؤڈ سپیکر میں بیان کرنا ہے اور نہ ہی اس میں نعت شریف پڑھنی ہے۔ یاد رکھیے! غیر مردوں تک آواز پہنچتی ہو اس کے باوجود بے باکی کے ساتھ بیان فرمانے اور نعتیں سنانے والی گنہگار اور ثواب کے بجائے عذاب

Marfat.com

نار کی حقدار ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں عرض کی گئی: چند عورتیں ایک ساتھ مل کر گھر میں میلاد شریف پڑھتی ہیں اور آواز باہر تک سنائی دیتی ہے یونہی محرم کے مہینے میں کتاب شہادت وغیرہ بھی ایک ساتھ آواز ملا کر (یعنی کورس میں) پڑھتی ہیں یہ جائز ہے یا ناجائز؟ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواباً ارشاد فرمایا: ناجائز ہے کہ عورت کی آواز بھی عورت (یعنی چھپانے کی چیز ہے) ہے اور عورت کی خوش الحانی کہ اجنبی سنے محل فتنہ ہے"۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۴۰)

عورت کے راگ کی آواز

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک اور سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:

عورت کا (نعتیں وغیرہ) خوش الحانی سے باآواز ایسا پڑھنا کہ نامحرموں کو اس کے نغمہ (یعنی راگ وترنم) کی آواز جائے حرام ہے "نوازل فقیہ ابواللیث سمرقندی" رحمۃ اللہ علیہ میں ہے۔ عورت کا خوش آواز کر کے کچھ پڑھنا "عورۃ" یعنی مَحَلِّ ستر (چھپانے کی چیز) ہے۔" کافی امام ابوالبرکات نفسی" میں ہے۔ عورت بلند آواز سے تلبیہ (یعنی لبیک اللھم لبیک) نہ پڑھے اس لئے کہ اس کی آواز قابل ستر (چھپانے کے قابل چیز) ہے۔ (ایضاً) علامہ شامی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں عورتوں کو آواز بلند کرنا، انھیں لمبا اور دراز (یعنی ان میں اُتار چڑھاؤ) کرنا، ان میں نرم لہجہ اختیار کرنا اور ان میں تقطیع کرنا (کاٹ کاٹ کر تحلیلی عروض یعنی نظم کے قواعد کے مطابق) اشعار کی طرح آوازیں نکالنا،، ہم ان سب کاموں کی عورتوں کو اجازت نہیں دیتے اس لئے کہ ان سب باتوں میں مردوں کا ان کی طرف مائل ہونا پایا جائے گا اور ان مردوں میں جذبات شھوانی کی تحریک پیدا ہوگی اسی وجہ سے عورت کو یہ اجازت نہیں کہ وہ

Marfat.com

اذان دے۔ اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا عالم ہے۔

(ردالمختار ج ۲ ص ۹۶ ل، ۸۷ فتاوی رضویہ ج ۲۲ ص ۲۴۲)

عورت نعتوں کی ویڈیو کیسٹ دیکھے یا نہیں

سوال: کیا اسلامی بہن نعت خوانوں کی ویڈیو کیسٹ دیکھ سکتی ہے؟

جواب: ہرگز نہ دیکھے۔ ایک تو خوش الحانی کا جادو، دوسرے نوجوان کی (اسٹوڈیو میں بنائی ہوئی خوش لباس، لپفنگ اور لائٹنگ کے ذریعے "نقلی نور" برساتی زبردستی کی پرکشش تصویر اور تیسرے اُس کے ہاتھ وغیرہ لہرانے کی اداؤں کے سبب قوی امکان ہے کہ عورت کے قلب میں ہیجان پیدا ہو اور ثواب کی بجائے عذاب کا سامان ہو۔ اگر نعت خوان محرم ہو تو بھی VCD نہ دیکھے کہ شرکائے محفل کی تصاویر سے نگاہوں کی حفاظت کس طرح کریگی۔

عورت نعتوں کی کیسٹ سنے یا نہیں؟

سوال: تو کیا اسلامی بہن نامحرم نعت خواں کی آواز میں نعتیں بھی سن سکتی ہے؟

جواب: نعت شریف سننا واقعی ثواب کا کام ہے۔ البتہ نامحرم نعت خوان کی آواز میں عورت نعت شریف نہ سنے کہ اس کی سریلی آواز کے باعث وہ فتنہ میں مبتلا ہو سکتی ہے۔ صحیح بخاری شریف میں ہے کہ سرکار مدینہ سلطان باقرینہ قرار قلب وسینہ فیض گنجینہ صاحب معطر پسینہ ﷺ کے ایک حدی خواں (یعنی اونٹوں کو تیز چلانے کے لیے مست کرنے والے اشعار پڑھنے والے) تھے جن کا نام انجشہؓ تھا جو کہ انتہائی خوش آواز تھے (ایک سفر کے دوران جس میں عورتیں بھی ہمراہ تھیں اور سیدنا انجشہ اشعار پڑھ رہے تھے اس پر) سرکار مدینہ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا "اے انجشہ آہستہ، نازک شیشیاں نہ توڑ دینا"۔

(صحیح البخاری ج ۷ ص ۱۵۸ حدیث ۶۲۱۱)

Marfat.com

حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی میرے ساتھ سفر میں عورتیں بھی ہیں جن کے دل کچی شیشی کی طرح کمزور ہیں خوش آوازی ان میں بہت اثر کرتی ہے اور وہ لوگوں کے گانے سے گناہ کی طرف مائل ہوسکتی ہیں اس لئے اپنا گانا بند کردو''۔ (مراۃ المناجیح ج ۶ ص ۴۴۳)

اسلامی بہنیں نعت خوانوں کی کیسٹیں نہ سنیں

معلوم ہوا، عورتوں کے دل نازل شیشیوں کی مانند ہیں۔ انہیں خوش الحان غیر مرد سے ترنم کے ساتھ اشعار نہیں سننے چاہیں۔ ترنم میں ایک طرح کا جادو ہوتا ہے اور مرد وعورت ایک دوسرے کا ترنم سن کر جلد فتنے میں پڑ سکتے ہیں۔ اسی لیے میں نے مردوں کی آواز میں نعتیں سننے کا اسلامی بہنوں کو مشورۃ منع کیا ہے۔ لہذا اسلامی بہنوں کو چاہیے کہ وہ مرد نعت خوان کی نعت پڑھنے کی طرز کو بھی نہ اپنائیں کیونکہ اس طرح دل میں اس نعت خوان کی طرف میلان پیدا ہوسکتا ہے۔ شیطان کو فتنے میں مبتلا کرنے میں دیر نہیں لگتی۔ مرد وعورت (یعنی غیر محارم) کو ہر اس فعل سے بچنا چاہیے۔ جس سے ایک دوسرے کا تصور قائم ہو اور شیطان بہکائے۔

کیا اسلامی بہنیں مرحوم نعت خوان کی نعتیں سن سکتی ہیں؟

جواب: فوت شدہ نعت خوانوں کی کیسٹیں سننے یا ان کی طرزیں اپنانے میں کوئی مضائقہ نہیں کہ بظاہر اب ''فتنے'' کا اندیشہ نہیں۔ مثلاً دعوت اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے مرحوم نگران خوش الحان نعت خوان بلبل روضہ رسول حاجی محمد مشتاق عطاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کی نعتوں کی کیسٹیں سننے اور ان کی طرزیں اپنانے میں حرج نہیں۔ ہاں مرحوم نعت خوان کی آواز سننے پر بھی اگر کسی اسلامی بہن کے دل میں شیطان گندے وسوسے ڈالتا ہو تو وہ نہ سنے۔

Marfat.com

صاحبِ کرامت باپردہ سیدزادی

۲۸ مارچ ۲۰۰۱ء کا واقعہ ہے سرگودھا تحصیل بھلوال میں ''چک مصراں'' نامی گاؤں ہے جو بھیرہ موٹروے انٹر چینج سے صرف ۲ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ اس گاؤں کے زمیندار نے اپنے کاشت کے رقبہ میں اضافہ کرنے کیلئے قریبی قبرستان کی کافی زمین شامل کر لی۔ ایک دن زمیندار نے ٹریکٹر، تھریشر اور دوسرا ضروری سامان منگوایا تاکہ زیرِ کاشت رقبہ کو مزید وسعت دے لیکن ٹریکٹر نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ اسی دوران گاؤں کے کئی افراد کو خواب میں ایک باپردہ خاتون نظر آئی جو اپنی قبر کی نشاندہی کرتی تھی۔ پورے گاؤں میں صرف تین گھروں کے مکینوں نے زمیندار کو قبرستان کی بے حرمتی کرنے سے روکا۔ بعض لوگوں نے اسے سمجھایا کہ ''جس جگہ تم اب ہل چلانا چاہتے ہو وہاں ایک باپردہ، نیک اور دین اسلام پر چلنے والی ''سید خاتون'' کی قبر ہے''۔ زمیندار نے کسی کی بات پر کان نہیں دھرے۔ بلکہ اس کی ایک رشتہ دار خاتون نے خواب اور اس کی بشارت کی خوب تضحیک کی۔ قریبی گاؤں کوٹ میانہ کے تین گھروں نے زمیندار کی حمایت میں خوابوں کی حقیقت کو رد کر دیا۔ ۱۸ مارچ ۲۰۰۱ء سہ پہر ۳ بجے کے قریب جب زمیندار اس سیدزادی کی قبر کی جگہ ہل چلانے لگا تو ایک دم اس کی قبر سے ایک سفید کپڑا اٹھا اور گھومنا شروع ہو گیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے یہ بہت بڑا ''بگولہ'' بن گیا۔ بگولہ اتنا شدید، تند اور خوفناک تھا کہ کسی کو کچھ نظر نہیں آ رہا تھا اور پھر چند منٹوں میں ''چک مصراں'' کے تقریباً ۲۰۰ مکانوں میں سے ۵۳ مکان صفحہ ہستی سے مٹ گئے۔ ۷۰ سے زائد مکانوں کی چھتیں اُڑ گئیں قریب گاؤں کوٹ میانہ کے بھی تین مکان تباہ ہوئے اور چک مصراں کے صرف وہی مکان بچے جن کے مکینوں نے

Marfat.com

زمیندار کو منع کیا تھا۔ بگولہ اتنا خوف ناک تھا کہ ٹریکٹر اور تھریشر مشین کئی سو فٹ دور جا گرے۔ زمیندار کا کچھ پتہ نہ چلا کہ کہاں گیا۔ جس عورت نے خواب کی تضحیک کی تھی اس کا اوپر والا حصہ نہ ملا صرف نیچے والا دھڑ ملا بہت تباہی ہوئی۔ سید خاتون کی پراسرار قبر آج بھی موجود ہے جبکہ ارد گرد کی زمین بنجر ہو چکی ہے۔

(روزنامہ خبریں میگزین ۲۰ دسمبر ۲۰۰۱ء) بحوالہ رضائے مصطفٰے گوجرانوالہ

شمع محفل بے پردہ سیدزادی؟

اداکارہ میرا کی ننگے منہ ننگے سر تصویر کے ساتھ اس کا ایک بیان شائع ہوا ہے کہ ''میں سیدزادی ہوں مجرا کرنے والی طوائفوں سے کوئی تعلق نہیں۔ اداکاری کا شوق ہے، ورنہ برقع پہن کر نکلا کروں۔'' (روزنامہ خبریں لاہور ۱۶ دسمبر ۲۰۰۱ء)

اس بیان پر روزنامہ ''نوائے وقت'' ۱۷ دسمبر کے سر راہے میں تبصرہ کیا گیا ہے کہ ''معروف اداکارہ میرا نے ایک بیان میں کہا ہے کہ میں سیدزادی ہوں مجرا کرنے والی طوائفوں سے کوئی تعلق نہیں۔''

کاش فلم ایکٹریس میرا لفظ سیدزادی استعمال نہ کرتیں تو ہم ان کے بیان پر قلم بھی نہ اُٹھاتے، کیا وہ سیدزادی ہوتے ہوئے یہ گوارا کرتی ہیں کہ ہزاروں، لاکھوں فلم بینوں کے سامنے نیم عریاں لباس میں رقص کریں جبکہ فلم دیکھنے والوں نے باقاعدہ ٹکٹ کے پیسے بھی ادا کیے ہوں، کیا اس انداز کو مجرا نہیں کہیں گے۔؟

اگر وہ واقعتاً سیدزادی ہیں تو اس فلم کے کوچے میں عزت سادات کو یوں سرعام نہ گنوائیں یا اس معزز نسبت سے لاتعلقی کا اعلان کر دیں، یہ راستہ مجرا کرنے والی اور مجرا نہ کرنے والی دونوں طرح کی طوائفوں کیلئے محفوظ راستہ ہے۔''

Marfat.com

''رضائے مصطفیٰ'': استغفراللہ دورِ حاضر کا یہ کتنا بڑا المیہ ہے کہ بعض سادات کرام کے مقدس و معزز گھرانے سے نسبت کے دعوے دار بھی مغرب زدگی وحیاباختگی کی رو میں بہہ کر اداکارہ میرا کی طرح تمام اسلامی واخلاقی حدود سے تجاوز کر کے فلم وسینما کے بے حیائی وشیطانی اسٹیج پر شمع محفل بن کر سرعام دعوت نظارہ دے رہی ہیں اور اس حیا سوز ماحول وپیشہ سے وابستہ ہیں اور اس کے باوجود یہ دعویٰ بھی ہے کہ ''میں سیدزادی ہوں اور شریف باپ کی بیٹی ہوں'' والعیاذ باللہ تعالیٰ حالانکہ ایسا انداز وکردار کسی مسلم زادی کے بھی شایان شان نہیں چہ جائیکہ کوئی سیدزادی ایسے حیا سوز انداز وکردار کی مرتکب ہو۔ ''نوائے وقت'' نے صحیح لکھا ہے کہ ''کاش فلم ایکٹریس میرا لفظ سیدزادی استعمال نہ کریں اور فلمی کوچے میں عزت سادات کو یوں سرعام نہ گنوائیں یا اس معزز نسبت سے لاتعلقی کا اعلان کر دیں۔'' روزنامہ نوائے وقت کو بھی چاہئے کہ وہ اپنی سابقہ روایات کو پیش نظر رکھتے ہوئے عریانی وفحاشی کے فروغ کا باعث نہ بنے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اُن عارفات کا تذکرہ

جو با کمال عارفوں کے درجہ تک پہنچ گئی تھیں

صاحب فتوحات مکیہ رحمۃ اللہ علیہ فتوحات مکیہ باب ۷۲ میں بزرگان دین کا حال بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"وکل ماتذکرہ من ھولاء الرجال باسم الرجال فقد یکون منھم النساء ولکن یغلب ذکر الرجال قیل لبعضھم کم الابدال قال اربعون نفسا فقیل لہ لم لاتقول اربعون رجالا فقال قد یکون فیھم النساءُ"۔

"یعنی جب ہم مردوں کا کلیۃً ذکر کرتے ہیں تو کبھی ان میں عورتیں بھی ہوتی ہیں لیکن مردوں کا ذکر بطور غلبہ کے ہوتا ہے (اس لئے لفظ رجال کو استعمال کیا جاتا ہے) کسی صوفی سے دریافت کیا گیا کہ ابدال کتنے ہیں ؟ تو انہوں نے کہا چالیس افراد (نفوس) تو ان سے کہا گیا کہ یوں کیوں نہیں کہتے کہ چالیس مرد ہیں تو انہوں نے کہا کہ ان میں عورتیں بھی ہیں (اس لئے رجال نہیں کہا گیا بلکہ نفوس کہا گیا)"۔

شیخ ابو عبدالرحمٰن سلمی نیشاپوری صاحب طبقات المشائخ رحمۃ اللہ علیہ نے عارفات وعابدات کے احوال میں (اس طبقات المشائخ کے علاوہ) ایک جداگانہ تذکرہ مرتب کیا ہے۔ اور اس میں ان عارفات وعابدات کے اسرار وعوارف کے سلسلہ میں بہت کچھ بیان کیا ہے۔

کسی بزرگ کا قول ہے:

Marfat.com

ولو كان النساء كمن ذكرنا

بفضلك النساء على الرجال

فلا لتانث الاسم للشمس عيب

ولا التذكير فخر للهلال

یعنی اگر تمام عورتیں ایسی ہی ہوتی ہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے تو یقیناً مردوں پر عورتوں کو فضیلت ہوتی کیونکہ آفتاب کا مونث (آفتاب یعنی شمس عربی میں مونث سماعی ہے اور قمر و ہلال مذکر سماعی ہے) ہونا معیوب نہیں اور ہلال کے مذکر ہونے میں کوئی وجہ افتخار نہیں ہے۔

حضرت رابطہ عدویہ رحمۃ اللہ علیہا

تعارف: آپ بصرہ کی رہنے والی تھیں آپ کی بزرگی کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ ان سے مسائل تصوف دریافت کیا کرتے تھے، ان کے پاس جایا کرتے تھے اور ان سے نصیحت اور دعا کی خواہش کیا کرتے تھے۔ ایک دن سفیان ثوری قدس سرہ العزیز ان کے پاس آئے اور ہاتھ اٹھا کر کہا اللھم انی اسلک السلامۃ الھی میں تجھ سے سلامتی کا طالب علم ہوں"۔ محترمہ رابطہ یہ سن کر رونے لگیں، سفیانؒ نے دریافت کیا کہ آپ کیوں روتی ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ تم نے مجھے رلایا ہے: کیا تم نہیں جانتے کہ دنیا کی سلامتی تو اس کا ترک کرنا ہے اور تم اس سے آلودہ ہو رہے ہو"۔

آپ کے ارشادات:

آپ فرماتی ہیں کہ ہر چیز کا ثمر ہے اور معرفت کا ثمر خداوند تعالیٰ کی طرف

Marfat.com

متوجہ ہونا ہے۔

فرماتی ہیں کہ استغفر اللّٰہ قلة الصدق فی استغفر اللّٰہ (میں اللہ تعالیٰ سے استغفار میں صدق کی کمی سے استغفار کرتی ہوں''۔

حضرت سفیان ثوریؒ نے دریافت کیا کہ سب سے بہتر وہ چیز کونسی ہے جس سے بندہ خدا کا تقرب ڈھونڈتا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا کہ یہ جان لو کہ بندہ دنیا اور آخرت میں اس کے سوا اور کسی کو دوست نہ رکھے (یہی سب سے بہتر چیز اس کے تقرب کے حصول کے لئے ہے)

ایک دن حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے سامنے کہا واخزناہ اے غم! اے غم! یہ سن کر انہوں نے فرمایا! ''جھوٹ نہ بولو! اگر تم غمناک ہوتے تو تم کو یہ زندگی بھی بھلی نہ معلوم ہوتی''۔

وہ فرماتی ہیں'' کہ میرا غم اس لئے نہیں ہے کہ میں غمگین ہوں بلکہ اس لئے ہے کہ میں غمگین نہیں ہوں۔''

حضرت لبابہ متعبّدہ رحمۃ اللہ علیہا

تعارف: آپ بیت المقدس کی رہنے والی تھیں۔

آپ فرماتی ہیں کہ'' مجھے خدا سے شرم آتی ہے کہ وہ مجھ کو غیر کے ساتھ مشغول رکھے۔''

ایک شخص نے اُن سے کہا کہ میں حج کو جا رہا ہوں جب میں وہاں پہنچوں تو کیا دعا کروں؟ آپ نے فرمایا کہ تو خدا سے وہ چیز طلب کر کہ وہ تجھ سے خوش ہو جائے اور تجھ کو اپنے پسندیدہ لوگوں میں پہنچادے اور اپنے دوستوں میں گم کردے''۔

Marfat.com

حضرت مریم بصریہؒ رحمۃ اللہ علیھا

تعارف: آپ بصرہ کی رہنے والی تھیں حضرت رابعہؒ کی ہمعصر تھیں اور ان کی صحبت میں بھی رہی ہیں اور ان کی خدمت کیا کرتی تھیں! رابطہ عدویہؒ کے انتقال کے بعد کچھ عرصہ زندہ رہیں ان کا کلام محبت میں ہوتا تھا اور جب وہ محبت کی باتیں سنتی تھیں تو بیخود ہو جاتی تھیں۔

منقول ہے کہ وہ ایک ایسی مجلس میں گئیں جہاں ''محبت'' کی باتیں چھڑی ہوئی تھیں ان باتوں کو سن کر ان کا پتہ (زہرہ) پھٹ گیا اور اسی مجلس میں جان دے دی''۔

آپ کے ارشادات:

وہ فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی روزی کا غم نہیں کیا اور اس کی طلب میں کبھی تکلیف نہیں اٹھائی، جس روز سے میں نے یہ آیت سنی۔

وَفِی السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَاتُوْعَدُوْنَ

''آسمان میں تمہارا رزق ہے اور وہ کچھ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے''

حضرت ریحانہ والہہ (وارفتہ و بیخود) رحمۃ اللہ علیھا

تعارف: آپ بصرے کی عابدہ تھیں شیخ صالح مری رحمۃ اللہ علیہ کی ہمعصر تھیں، انہوں نے ان اشعار کو اپنے گریبان پر تحریر کر رکھا تھا۔

اَنتَ اُنسِی وھَمّتِی وَسُرورِی
قَد ابی القلب ان یحب سوا کا
یاعزیزی وھمتی ومُرادی
طال شوقی متی یکون لقاکا

Marfat.com

لیس سؤلی من الجنان نعیم

غیر انی ارید لقا کا

یعنی......الٰہی میری محبت، میرا اخلوص اور میرا سرور بس تو ہی ہے، میرا دل اس سے انکار کرتا ہے کہ وہ تیرے سوا اور کسی کو دوست رکھے!

اے میرے پیارے، اے میری آرزو اور میری ہمت: میرا شوق بڑھ گیا ہے: تیری ملاقات اب کب ہوگی۔

میں تجھ سے جنت اور اس کی نعمتوں کی سوالی نہیں ہوں بس میں تو تجھ سے ملاقات کی تمنائی ہوں''۔ (نفحات الانس ص ۸۸۲)

حضرت معاذہ عدویہ رحمۃ اللہ علیھا

تعارف: آپ رابطہ عدویہ کی ہمعصر ہیں اور ان کی صحبت میں رہی ہیں، منقول ہے کہ انہوں نے چالیس سال تک آسمان کی طرف منہ اٹھا کر نہیں دیکھا اور رات کے سوا دن میں کبھی کچھ نہیں کھایا، وہ رات کو بیدار رہتی تھیں جب لوگوں نے ان سے کہا کہ اس طرح تم اپنے نفس کو تکلیف پہنچاتی ہو کہا کہ میں تو نفس کو کوئی ضرر نہیں پہنچاتی، میں نے رات کی نیند دن کے اوپر ڈال دی ہے اور دن کا کھانا رات کے حوالے کر دیا ہے۔

(جنتی زیور ۴۰۱/۴۰۲......نفحات الانس ص ۸۸۲)

حضرت بی بی عفیرہ عابدہ رحمۃ اللہ علیھا

تعارف: آپ بھی بصرہ کی رہنے والی ہیں اور معاذہ عدویہؒ کی صحبت میں رہی ہیں آپ کی کثرت گریہ کا یہ عالم تھا کہ روتے روتے آپ کی بینائی جاتی رہی تھی۔ کسی شخص نے

Marfat.com

کہا کہ نابینائی تو بڑی سخت بات ہے (ایک مصیبت ہے) انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ سے محبوب رہنا بہت ہی سخت ہے اور دل کا اللہ تعالیٰ کی مراد کے سمجھنے میں اس کے کاموں کے اندر اور بھی زیادہ صعب اور سخت ہے (پس میری نابینائی کس طرح دشوار ہوسکتی ہے)۔

حضرت بی بی شعوانہ رحمۃ اللہ علیہا

تعارف: آپ عجم کی رہنے والی خاتون تھیں، مقام اُبلہ میں رہتی تھیں، بہت ہی خوش آواز تھیں اور اسی عمدہ آواز میں وعظ کہا کرتی تھیں جو کچھ پڑھتی تھیں وہ بھی عمدہ لحن سے پڑھتی تھیں، بڑی زاہدہ عابدہ اور اہل دل خاتون تھیں۔ اہل دل ان کی مجلس میں حاضر ہوا کرتے تھے، وہ بہت زیادہ ریاضت کیا کرتی تھیں، خدا سے ڈرنے والی، رونے والی اور رلانے والی تھیں۔ ایک بار لوگوں نے ان سے کہا کہ ہمیں ڈر ہے کہ کثرت گریہ سے کہیں آپ کی بینائی نہ جاتی رہے آپ نے جواب میں کہا کہ دنیا میں بہت زیادہ روکر اندھا ہو جانا مجھے اس سے بہتر معلوم ہوتا ہے کہ آنکھیں دوزخ کے عذاب سے اندھی ہو جائیں۔

ارشادات:

فرماتی ہیں کہ جو آنکھ اپنے محبوب کے دیدار سے محروم رہے جب کہ وہ اس کی مشتاق دیدار ہو، اس کا رونے کے بغیر رہنا اچھا نہیں معلوم ہوتا۔

منقول ہے کہ غم واندوہ نے ان پر اس قدر غلبہ کیا تھا کہ نماز وعبادت بھی ترک ہونے لگی۔ خواب میں کوئی ان کے پاس آیا اور کہنے لگا۔

Marfat.com

احدری دموعک اما کنت شاجیة
ان النبلحة یشفی الحزینا
جدی و قومی وصومی الدھر ذائیة
فان الذأب من فعل المطیعتا

''یعنی : اپنے آنسو بہا اگر تو بہت رو کر غمناک ہوگی تو بیشک شور وفغاں غمناک کو شفا دیتا ہے، عبادت میں سعی کر اور کھڑی رہ اور ہمیشہ روزے سوز وگداز کے ساتھ رکھ کیونکہ سوز وگداز فرمابرداروں کا کام ہے''۔

اس کے بعد وہ پھر عبادت کرنے لگیں، عبادت کرتیں اور مندرجہ بالا شعر پڑھتیں خود روتیں اور دوسری عورتوں کو بھی رلاتیں، منقول ہے کہ یہ جب بہت ضعیف ہوگئیں تو شیخ فضیل بن عیاض قدس سرہ ان کے پاس آئے اور دعا کے طالب ہوئے انہوں نے کہا کہ ''اے فضیل! تم میں اور خداوند تعالیٰ میں کوئی ایسی چیز درمیان میں ہے کہ اگر میں دعا کروں تو وہ قبولیت کا سبب بن جائے۔ یہ سنکر فضیل بن عیاضؒ نے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہوگئے''۔

حضرت کبرویہؒ حفصہ رحمۃ اللہ علیہا

تعارف: آپ بصرہ کی رہنے والی تھیں بعض کہتے ہیں کہ آپ کا وطن اہواز تھا، بی بی شعوانہ قدس اللہ سرہا کی خدمت کیا کرتی تھیں وہ کہتی ہیں ایک رات بی بی شعوانہؒ کے پاس تھی مجھے نیند آگئی تو انہوں نے مجھے اپنے پاؤں سے ٹھونکا دیا اور کہا اے کبرویہؒ! اُٹھ یہ سونے کی جگہ نہیں ہے خواب کی جگہ تو قبر ہے۔

لوگوں نے کبرویہ حفصہؒ سے دریافت کیا کہ تم کو شعوانہؒ کی صحبت کی برکات

Marfat.com

سے کیا حاصل ہوا، انہوں نے کہا کہ جب سے میں ان کی خدمت میں پہنچی ہوں میں نے دنیا کو دوست نہیں رکھا اور نہ روزی کا غم کیا ہے۔

دنیا میں سے کوئی شخص میری آنکھ کو بزرگ اور بڑا نظر آیا اور کسی مسلمان کو میں نے چھوٹا نہیں سمجھا! (واللہ اعلم)

حضرت رابعہ شامیہؒ رحمۃ اللہ علیھا

تعارف: آپ شیخ احمد بن ابی الحواریؒ کی بیوی ہیں، شیخ احمد بن ابی الحواریؒ کہتے ہیں کہ اُن کا حال مختلف رہتا تھا کبھی تو ان پر عشق ومحبت کا غلبہ ہوتا تھا اور کبھی اُنس اور کبھی اُخوت! جب محبت کا غلبہ ہوتا تھا تو یہ شعر پڑھا کرتی تھیں!

حبیب لیس بعد لہ حبیب"
وما السّواہٗ فی قلبی نصیب"
حبیب غائب عن بصری وشخصی
ولکن عن فوادی لایغیب"

"میرا حبیب ایسا حبیب ہے کہ اس جیسا کوئی حبیب نہیں ہے اور میرے دل سے اس کے سوا کسی اور کا حصہ نہیں ہے، گو میرا حبیب میری نظر سے اور میرے وجود سے غائب ہے لیکن وہ میرے دل سے غائب نہیں ہے، دل میں موجود ہے"۔

جب اُن پر اُنس کا حال غالب ہوتا تو یہ اشعار پڑھا کرتی تھیں۔

ولقد جعلنک فی الفوادمحدثی
ومبعت جسمی من ارادجلوسی

بیشک میں نے تجھ کو اپنے دل میں ہم سخن بنایا ہے۔ اور اپنے جسم کو اس کیلئے

Marfat.com

مباح کر دیا ہے جو میرے ساتھ ہے۔

فالجسم منی للجلیس موانس

وحبیب قلبی فی الضواد انیسی

پس میرا جسم اس جلیس سے انس کرتا ہے۔اور دل کا حبیب میرے دل کا انیس ہے۔

جب حال میں خوف کا غلبہ ہوتا ہے تو وہ یہ اشعار پڑھتی تھیں۔

وزادی قلیل الاراہ مبلغی

اللزادابکی ام بطول مسافتی

''میرا زادراہ قلیل ہے مجھے خیال نہیں کہ وہ مجھے منزل تک پہنچادے، مجھے بتاؤ کہ میں توشہ کیلئے روؤں یا بعد منزل کیلئے''۔

اتحرقنی بالنار یاغایۃ المنیٰ

فاین رجائی منک این مخافتی

''اے میرے منتہائے آرزو! کیا تو مجھے آگ میں جلائے گا، اگر ایسا ہو تو پھر تم سے امید اور خوف کہاں رہے گا''

شیخ احمد بن ابی الحواریؒ سے انہوں نے کہا۔

لست احبک الازواج

انما احبک حب الاخوان

''میں تم سے اس طرح محبت نہیں کرتی جیسے بیوی کو خاوند سے ہوتی بلکہ میری محبت ایسی ہے جیسے برادران طریقت میں ہوتی ہے''۔

Marfat.com

کشف کی کیفیت:

شیخ احمد بن ابی الحواریؒ کہتے ہیں کہ ایک دن ان کے سامنے ایک طشت رکھا ہوا تھا، انہوں نے مجھ سے کہا کہ اس طشت کو اٹھالو کہ میں اس میں یہ لکھا دیکھتی ہوں کہ امیرالمومنین ہارون الرشید کا انتقال ہوگیا جب میں نے اس معاملے میں تفتیش کی تو معلوم ہوا کہ وہ اسی دن فوت ہوئے تھے۔ (نفحات الانس ص ۸۸۵)

حضرت بی بی حکمیہ دمشقیہ رحمۃ اللہ علیہا

تعارف: آپ شام کی عارفات وعابدات میں سردار گزری ہیں، آپ رابعہ شامیہ کی استاد تھیں، شیخ احمد بن ابی الحواریؒ کہتے ہیں کہ رابعہ شامیہ کہتی ہیں کہ میں حکیمہ دمشقیہ کے پاس پہنچی تو وہ قرآن شریف پڑھ رہی تھیں جب فارغ ہوئیں تو مجھ سے کہا کہ اے رابعہ! میں نے سنا ہے کہ تمہارا خاوند (احمد بن ابی الحواری رحمۃ اللہ علیہ) تمہارے سر پر ایک اور عورت لانا چاہتا ہے (دوسری شادی کرنا چاہتا ہے) میں نے کہا ہاں! حکیمہ دمشقیہ نے یہ سن کر فرمایا کہ اس نے عقل رکھتے ہوئے یہ کس طرح پسند کرلیا کہ وہ دو بیویوں کے ساتھ خدا کے ساتھ دل کو مشغول رکھ سکے گا۔ شاید تم کو اس آیت کریمہ کی تفسیر معلوم ہو! اِلَّا مَن اتی اللّٰہ بقلب سلیم (مگر وہ شخص کہ خدا کے سامنے قلب سلیم لے کر آئے) میں نے کہا مجھ کو اس کی تفسیر نہیں معلوم۔ انہوں نے کہا کہ آیت کی تفسیر یہ ہے کہ ''تم خدا تک پہنچو اور تمہارے دل میں خدا کے سوا کچھ اور نہ ہو'' رابعہؒ کہتی ہیں کہ میں ان سے رخصت ہو کر باہر آئی اور ان کے ارشاد کا اتنا بوجھ مجھ پر پڑا کہ جھک کر چلتی تھی اور جو لوگ راستہ میں مجھے ملتے تھے ان سے مجھے حجاب آتا تھا کہ وہ خیال نہ کریں کہ یہ رابعہ شامیہ جا رہی ہے (دیکھنے والوں کے دل میں خیال غیر نہ آئے)''۔

Marfat.com

حضرت حفصہ بنت سیرین رحمۃ اللہ علیہا

تعارف: آپ محمد بن سیرین کی بہن ہیں (مشہور مفسر محدث و معبر ابن سیرین) زہد وتقویٰ میں اپنے بھائی کے مانند تھیں، صاحب کرامات و آیات تھیں، منقول ہے کہ وہ رات کو اپنے گھر میں عبادت کے لئے جب اٹھتیں تو چراغ روشن کرتی تھیں اور نماز میں مشغول ہو جاتیں کبھی ایسا ہوتا کہ چراغ گل ہو جاتا لیکن ان کا گھر صبح تک (اسی طرح) روشن رہتا تھا۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا۔

حضرت فاطمہ نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہا

آپ مکہ کی مجاورہ تھیں ۔ آپ خراسان کی قدیم عارفات میں سے ہیں۔ ابویزید بسطامی قدس اللہ سرہ نے ان کی بہت تعریف کی ہے، شیخ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے بہت سے سوالات کئے ہیں مکہ معظمہ میں کافی مدت تک مجاورہ رہیں تھیں ۔ کچھ عرصہ کے لئے بیت المقدس چلی جاتی تھیں اور پھر مکہ معظمہ لوٹ آتی تھیں ! ۲۳۲ھ میں عمرہ کے ارادے سے جا رہی تھیں کہ راستہ میں فوت ہو گئیں۔

ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا تحفہ رد کر دیا: ایک روز انہوں نے حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کچھ بھیجا انہوں نے قبول نہیں کیا اور کہلا بھیجا کہ عورتوں کا ہدیہ قبول کرنے میں ذلت اور نقصان ہے، اس کے جواب میں فاطمہؒ نے کہا کہ دنیا میں کوئی صوفی اس سے بہتر اور بزرگ تو نہیں جو سبب کو درمیان میں نہیں دیکھتا (اور تم نے سبب کو درمیان میں دیکھا)

حضرت ابویزید بسطامیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی تمام عمر میں ایک مرد اور ایک عورت دیکھی اور وہ عورت فاطمہ نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہا ہیں !

Marfat.com

میں نے جس مقام کی ان کو خبر دی میرے خبر دینے سے پہلے وہ ان پر ظاہر تھیں۔

ایک شیخ نے ذوالنون مصریؒ سے پوچھا کہ آپ نے اس گروہ صوفیہ میں کس کو سب سے زیادہ بزرگ پایا، انہوں نے فرمایا کہ مکہ میں ایک عورت تھی جس کو فاطمہؒ نیشاپوریہ کہتے تھے، وہ قرآن کے معانی ایسا بیان کرتی تھیں کہ مجھے تعجب ہوتا ہے۔

آپ علیہا کے ارشادات: وہ فرماتی ہیں: ''جو شخص خداوند تعالیٰ کو دل میں نہ لائے (اس کی عظمت وجلالت دل میں جاگزیں نہ ہو) تو وہ ہر میدان میں آئے گا اور ہر زبان میں کلام کرے گا (حق وباطل میں پھرتا رہے گا) اور جس کے دل میں خداوند جل وعلا کی عظمت جاگزیں ہوگی اس کو خداوند تعالیٰ سچ کہنے کے سوا گونگا کر دے گا۔ (سوائے سچ کے اور کچھ نہیں کہے گا) اور حیا واخلاق کو اس کے لئے ضروری بنا دے گا''۔

ان کا یہ بھی ارشاد ہے: ''الصادق المتقی الیوم فی بحر تضطرب علیه امواجه یدعو ربه دعاء الغریق یسال ربه الخلاص والنجاة''

یعنی: اس زمانے میں صادق متقی ایسے سمندر میں جس کی موجیں اس پر پڑی ہیں، سمندر کی موجوں میں سے ہے اور وہ اپنے رب کو اس طرح پکارتا ہے جس طرح کوئی ڈوبنے والا اپنے رب کو اس سے خلاصی اور نجات کیلئے پکارتا ہے''۔

آپ کا یہ بھی ارشاد ہے:

''من عمل لله علی المشاهدة فهو عارف'' ومن عمل شاهد الله ایاه فهو مخلص''.

Marfat.com

یعنی ''جو مشاہدہ کر کے خدا کے لئے عمل کرتا ہے وہ عارف ہے اور جو اس طرح عمل کرتا ہے کہ خدا اس کو دیکھ رہا ہے وہ مخلص ہے''۔

(جنتی زیور ص ۴۰۳۔ نفحات الانس ص ۸۸۸)

حضرت بی بی زیتونیہ رحمۃ اللہ علیہا

نام ونسبت: آپ کا نام فاطمہ (زیتونیہ کے لقب سے مشہور تھیں) شیخ ابوحمزہ، شیخ جنید و نوری قدس اللہ اسرارہم کی خدمت کرتی تھیں، ان کا بیان ہے کہ ایک دن سخت سردی تھی میں شیخ نوری قدس سرہ کی خدمت میں گئی جب میں نے ان سے کہا کچھ کھائیں گا؟ انہوں نے کہاہاں! میں نے کہا کہ کیا لاؤں؟ کہا کہ روٹی دودھ میں ڈال کر لاؤ، میں نے دیکھا ان کے سامنے آگ جل رہی تھی اور ان کا ہاتھ اس کی راکھ سے سیاہ ہو رہا تھا جب وہ کھانے لگے تو دودھ میں جہاں ان کا خاکستر ہاتھ لگتا تھا تو جتنا ہاتھ (انگلیاں) لگتا دودھ سے دھل جاتا تھا یہ دیکھ کر میں نے اپنے دل میں کہا یارب ما اقذر اولیائک ما فیھم احد نظیف'' (الٰہی! تیرے اولیا کیسے گندے ہیں کہ ان میں کوئی صاف ستھرا نہیں) اس کے بعد میں ان کے پاس سے چلی آئی، راستہ میں ایک عورت مجھ سے لپٹ گئی اور کہنے لگی کہ یہاں میری ایک بقچی کپڑوں کی تھی وہ تم اٹھا کر لے گئی ہو مجھے وہ پکڑ کر امیر کے پاس لے گئی نوری نے جب سنا تو رونے لگے اور اس امیر کے پاس (میرے پیچھے پیچھے) پہنچے اور کہا کہ اس کو تکلیف نہ دینا کہ یہ اولیاء اللہ میں سے ہیں! امیر نے کہا کہ میں کیا حیلہ کروں کیونکہ مال کی مدعیہ اس سے مال مانگتی ہے اتنے میں ایک جشن لونڈی آئی اس کے پاس کپڑوں کی وہ گٹھڑی تھی، جشن کہنے لگی کہ اب ان کو چھوڑ دو کہ بقچی مل گئی۔ بس نوریؒ نے میرا ہاتھ پکڑا اور امیر کے

Marfat.com

پاس سے مجھے باہر لے آئے اور کہا کہ تم نے یہ کیوں کہا تھا ما اوحسن اولیاک واقذرھم (یعنی وہ نوری تیرے اولیا میں کس قدر پست اور گندہ ہے) میں نے کہا جو کچھ میں نے کہا تھا میں اس سے توبہ کرتی ہوں۔

حضرت بی بی فاطمہ البردعیہ رحمۃ اللہ علیھا

تعارف: آپ ردبیل کی رہنے والی تھیں کہتے ہیں کہ وہ عارفہ تھیں اور ان کی باتیں شطحیات سے ہوتی تھیں۔(قیل کانت من العارفات المتکلمات بالشبطح)۔

ایک حدیث قدسی کا مطلب: ایک دن ایک شیخ نے اُن سے اس حدیث قدسی کے بارے میں سوال کیا اور اس کی وضاحت چاہی، انا جلیس من ذکرنی (میں اس شخص کا جلیس ہوں جو میرا ذکر کرتا ہے) اس پر کچھ دیر تک گفتگو ہوتی رہی پھر انہوں نے کہا ان الذکر ان تشھدذکر المذکورلک مع دوام ذکرک له فیفنی ذکرک فی ذکره وبقی ذکره لک حین لامکان ولاذمان (بیشک ذکر یہ ہے کہ باوجود خدا کے ہمیشہ ذکر کرنے کے تیرا ذکر اس کے ذکر میں فنا ہو جائے اور اس کا ذکر باقی رہ جائے اسطرح کہ نہ مکان ہو نہ زمان"۔

(نفحات الانس ۸۸۹)

حضرت اُمّ علی رحمۃ اللہ علیھا زوجہ احمد خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ

تمول اور فقر: آپ اگرچہ ایک بڑے امیر گھرانے کی لڑکی تھیں لیکن سب کچھ فقراء کو دے دیا اور احمد حضرویہؒ کے ساتھ اسی میں بسر اوقات کی جو کچھ ان کے پاس موجود تھا۔انہوں نے شیخ بایزید اور ابوحفص قدس اللہ سرہما کو دیکھا تھا اور حضرت بایزیدؒ سے کچھ سوالات بھی کئے تھے! ابوحفصؒ فرماتے ہیں کہ میں ہمیشہ عورتوں کی باتوں کو برا

Marfat.com

خیال کرتا تھا (اُن کی کچھ اہمیت نہیں دیتا تھا) جب میں نے اُمِ علی (احمد خضرویہؒ کی بیوی) کو دیکھا تب میں سمجھا کہ خداوند تعالیٰ اپنی معرفت اور فہم جہاں چاہتا ہے تفویض فرما دیتا ہے۔

اُم فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا کی ہمت کی تعریف: بایزید قدس سرہ فرماتے ہیں جو شخص تصوف کو اختیار کرے اور اس کو چاہیے کہ اس ہمت کے ساتھ اختیار کرے جو احمد خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ کی بیوی اُم علی رحمۃ اللہ علیہا کی ہمت ہے یا ویسا حال اختیار کرے جو احمد خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

آپ کے ارشادات: اُم علیؒ کہتی ہیں کہ خداوند تعالیٰ نے لوگوں کو اپنی طرف لطائف گوناگوں اور نکوئی کے ساتھ بلایا لیکن انہوں نے قبول نہیں کیا تب ان پر طرح طرح کی بلائیں ڈالی گئیں تا کہ اس بلا سے ان کو اپنی طرف بلائے کیوں کہ وہ مخلوق کو دوست رکھتا ہے"۔

فرماتی ہیں کہ انسان کی کسی حاجت کا فوت ہو جانا اس سے کہیں بہتر ہے کہ اس آرزو کے حصول کے لئے ذلت و خواری کا منہ دیکھے! بلخ کی ایک عورت ان کے پاس آئی اور کہا کہ میں اس لئے آئی ہوں کہ آپ کی خدمت کر کے قرب خداوندی حاصل کروں! انہوں نے کہا خداوندی تعالیٰ کی خدمت کر کے مجھ سے نزدیکی کیوں نہیں ڈھونڈھتی۔

حضرت اُم محمد والدہ شیخ ابوعبداللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہا

تعارف: آپ مطیع فرمان عابدات میں سے تھیں (کانت من العابدات القانتات)۔ آپ اپنے فرزند عبداللہ خفیفؒ کے ہمراہ بحری راستہ سے حجاز کے مقدس

Marfat.com

سفر پر گئی تھیں۔ آپ کے مکاشفات بکثرت ہیں آپ نے بہت سے مجاہدے کئے تھے۔ منقول ہے کہ شیخ عبداللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ رمضان کے عشرہ آخر میں شب بیدار رہتے تھے تاکہ شب قدر کو پالیں انہی دنوں میں شیخ عبداللہ حفیف رحمۃ اللہ علیہ مکان کی چھت پر نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کی والدہ محترمہ رحمۃ اللہ علیہا (اُم محمد) گھر کے اندر خداوند قدوس کی طرف متوجہ بیٹھی ہوئی تھیں شب قدر کے انوار ان پر ظاہر ہونے لگے، انہوں نے آواز دی! فرزند محمد (ابو عبداللہ) جو کچھ تم وہاں طلب کر رہے ہو وہ یہاں موجود ہے، عبداللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ چھت سے اتر کر وہاں آئے اور ان انوار سے مستفیض ہوئے اسی وقت والدہ کے قدموں پر سر رکھ دیا'۔

شیخ فرمایا کرتے تھے کہ اس روز سے میں نے محترمہ والدہ ماجدہ کی قدر جانی (کہ وہ کس مرتبہ کی مالک ہیں)۔

حضرت فاطمہ بنت اَبی بکر الکتانی رحمۃ اللہ علیھا

جان کا نذرانہ: شیخ سمنون محبؒ (الکذاب) کی مجلس میں جب کہ محبت کے موضوع پر گفتگو ہو رہی تھی بی بی فاطمہؒ نے جان دے دی۔ آپ کے ساتھ تین اور مردان خدا نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے۔ (نفحات الانس ص ۷۹۰)

حضرت فضہ رحمۃ اللہ علیھا

شیخ ابولزبیع کا تعارف: شیخ ابوالزبیع مالقی فرماتے ہیں کہ میں نے ایک گاؤں میں رہنے والی نیک بخت بی بی کے بارے میں سنا ان کی کرامت کی شہرت کے باعث مجھے ان کی زیارت کا شوق دامنگیر ہوا ان عارفہ کا نام فضہ تھا جب میں اس گاؤں میں پہنچا جہاں یہ عارفہ رہتی تھیں تو لوگوں نے کہا کہ ان کے پاس ایک بکری ہے جس سے

Marfat.com

وہ دودھ اور شہد دونوں دوہتی ہیں میں نے ایک نیا پیالہ خریدا اور ان عارفہ کے پاس پہنچا ان کو سلام کیا پھر میں نے کہا کہ میں آپ کی وہ بکری دیکھنا چاہتا ہوں جس کی لوگوں میں شہرت ہے وہ بکری کو لے آئیں ہم نے اس نئے پیالے میں اس کا دودھ دوہا وہ دودھ اور شہد کا مرکب تھا ہم نے اس کا قصہ دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس ایک بکری تھی۔ ہم غریب لوگ ہیں عید کے دن میرے خاوند نے جو ایک مرد صالح ہیں کہا کہ آج ہم اس کو قربان کر دیں گے میں نے کہا نہیں کیونکہ قربانی کے ترک کی ہم کو اجازت ہے اور خداوند قدوس ہماری حاجت سے واقف ہے اس بکری کی ہم کو خود ضرورت ہے۔

اتفاقاً اسی رات مہمان آ گیا میں نے اپنے شوہر سے کہا کہ مہمان کی عزت و مدارت کا ہم کو حکم دیا گیا ہے جاؤ اور اس بکری کو ذبح کر لو لیکن ایسی جگہ ذبح کرنا کہ بچے نہ دیکھیں، ورنہ وہ روئیں گے، میرے شوہر بکری کو باہر لے گئے تاکہ دیوار کے نیچے اس کو ذبح کریں میں نے دیکھا کہ بکری دیوار پھلانک کر گھر میں آ گئی مجھے خیال ہوا کہ بکری میرے خاوند کے ہاتھ سے چھوٹ کر بھاگ آئی ہے جب میں باہر آئی تو دیکھا کہ میرا شوہر بکری کی کھال اتار رہا تھا۔ مجھے بہت تعجب ہوا اور ساری کیفیت اپنے شوہر سے بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ شاید خداوند تعالیٰ نے اس سے بہتر بکری عطا فرمادی ہو کہ ہم نے مہمان کی خدمت کی ہے۔ (اس کی خاطر بکری کو ذبح کیا ہے)۔

اس کے بعد فضہؒ نے کہا کہ اے فرزند! یہ بکری مریدوں کے دل میں چرتی ہے جب ان کا دل اچھا ہے تو اس کا دودھ بھی اچھا ہے اور جب ان کا دل خراب ہوتا ہے تو اس کا دودھ بھی خراب ہوتا ہے پس تم خوش ہو اس نے اچھا دودھ دیا۔

Marfat.com

امام یافعیؒ کا قول: امام یافعیؒ فرماتے ہیں کہ فضہ نے جو مریدوں کا لفظ استعمال کیا اس سے مراد وہ خود انکا خاوند تھا محض اپنے حال کو چھپانے کے لئے ایسا کہا اور مریدوں کے دلوں کو پاک رکھنے کی ترغیب کے لئے ایسا کہا! مقصد یہ ہے کہ اگر ہمارے دل اچھے اور پاک ہیں تو جو کچھ ہماری ملک میں ہے وہ بھی خوب اور اچھا ہے پس تم بھی اپنا دل اچھا رکھو تا کہ جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ بھی پاکیزہ اور خوب رہے۔

حضرت سری سقطی قدس سرہ کی ایک تلمیذہ خاتون

عجیب واقعہ: ایک خاتون شیخ سری سقطی کی تلمیذہ تھیں اس عورت کا ایک لڑکا معلم کے پاس پڑھنے جاتا تھا۔ معلم نے اس کو پن چکی پر بھیجا وہاں وہ پانی میں گر کر ڈوب گیا۔ معلم نے شیخ سری سقطیؒ کو اس کی اطلاع دی سری سقطیؒ نے معلم سے کہا کہ میرے ساتھ اس لڑکے کی ماں کے پاس چلو دونوں اس کے پاس گئے اور شیخ اس کو صبر کے بارے میں تلقین فرماتے رہے اس نے کہا کہ اے استاد! اس صبر کی تلقین سے آپ کا کیا مقصود ہے، انہوں نے کہا کہ تمہارا بیٹا ڈوب گیا ہے اس نے کہا میرا بیٹا! شیخ نے کہا ہاں یہ سن کر ان کی تلمیذہ نے کہا کہ بیشک خداوند تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا۔ آیئے میرے ساتھ چلئے یہ سب لوگ اس نہر کے کنارے پر پہنچے اس نے دریافت کیا کہ میرا بیٹا کس جگہ ڈوبا ہے لوگوں نے وہ جگہ بتائی تو اسے نے آواز دی، اے فرزند محمد! آواز آئی کہ اے مادر لبیک: وہ عورت جہاں سے آواز آئی تھی پانی میں گئی اور بیٹے کا ہاتھ پکڑ کر پانی سے نکال لیا اور اس کو گھر لے آئی۔

شیخ سری سقطیؒ نے شیخ جنید قدس اللہ سرہما سے دریافت کیا کہ یہ کیا راز تھا؟ شیخ جنیدؒ نے فرمایا کہ یہ ایسی عورت ہے جو حق تعالیٰ کے واجبات کو پورا کرتی ہے اور جو شخص ایسا

Marfat.com

ہوتا ہے اس کا یہی حال ہوتا ہے کہ اگر اس کی نسبت کوئی حادثہ ہو تو اس کو پہلے سے اطلاع دے دی جاتی ہے چونکہ اس کو فرزند کے ڈوبنے کے حادثہ سے آگاہ نہیں کیا گیا تو اس نے یہ یقین کر لیا کہ یہ حادثہ ہوا ہی نہیں (وگرنہ اس کو مطلع کر دیا جاتا) اور اس نے اسلئے انکار کیا اور تم نے دیکھ لیا کہ ایسا ہی ہوا۔

حضرت بی بی تحفہ رحمۃ اللہ علیہا

شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کی بیقراری: شیخ سری سقطیؒ فرماتے ہیں کہ ایک رات مجھے نیند نہ آئی اور ایک عجیب قسم کا اضطراب میرے اندر پیدا ہوا یہاں تک کہ میں نماز تہجد کی ادائیگی سے بھی محروم رہا، فجر کی نماز پڑھ کر میں باہر نکل گیا۔ میرا خیال تھا کہ باہر سیر کرنے سے اضطراب میں کمی آجائے گی لیکن وہاں بھی اضطراب میں کچھ کمی نہیں آئی، چنانچہ میں بیمارستان (اسپتال) میں چلا گیا کہ وہاں بیماروں کو دیکھنے سے شاید کچھ خوف اور عبرت حاصل ہو اور اضطراب و قلق میں کچھ کمی آئے!

جب میں بیمارستان میں پہنچا تو وہ قلق واضطراب دور ہو گیا اور مجھے انشراح خاطر حاصل ہوا یکا یک میری نظر ایک لونڈی پر پڑی جو بہت تندرست تھی۔ اور فاخرہ لباس پہنے ہوئے تھی اور اس کے لباس سے بہت عمدہ خوشبو پھوٹ رہی تھی وہ حد درجہ حسین تھی لیکن اس کے دونوں ہاتھ اور پاؤں بندھے ہوئے تھے جیسے ہی اس نے مجھے دیکھا رونے لگی اور چند اشعار پڑھے! میں نے بیمارستان کے مہتمم سے پوچھا یہ کون ہے اس نے کہا یہ ایک پاگل لونڈی ہے اور اس کے مالک نے اس کو یہاں بھیج دیا ہے کہ شاید یہاں تندرست ہو جائے جب اس نے مہتمم کی یہ باتیں سنیں تو اسکا رونا ختم

Marfat.com

ہو گیا اور اس نے یہ اشعار پڑھے:

معشر الناس ما جنت ولکن

انا سکرانة و قلبی صاحی

''اے لوگو! میں دیوانی نہیں ہوں لیکن میں عالم سکر میں ہوں اور میرا دل فریاد کناں ہے۔''

انملکتم بدی لست ذنبا

غیر جهدی فی حبه و اقتضاحی

''تم نے مجھے ہتھکڑیاں پہنادی ہیں جبکہ میں بے گناہ ہوں بجز اس کے کہ اسکی محبت میں سعی ہے اور یہ رسوائی ہے۔''

انا مفتونه احب حبیبٌ

لست ابغی عن بابه من براحی

''میں اسی محبوب کی محبت میں مفتون ہوں اور میں اسکے دروازے سے دور ہونا نہیں چاہتی۔''

فصلاحی الذی زعمتم فسادی

و فسادی الذی زعمتم صلاحی

''پس وہی میری صلاح ہے جس کو تم نے میرا فساد سمجھا ہے اور وہی میرے لئے فساد ہے جس کو تم میری صلاح سمجھتے ہو۔''

ما علی من احب مولی الموالی

وارتضاه لنفسه من جناحی

Marfat.com

''جو اس خواجہ خواجگاں سے محبت کرنیوالی ہو اور اگر وہ اس کو اپنے لئے پسند کرے تو کیا گناہ ہے۔''

اس کے ان اشعار نے مجھے رلا دیا جب اس نے میرے آنسو دیکھے تو کہا اے سریؒ! تمہارا یہ رونا محض اس کی صفت کے سننے سے ہے اگر تم اس کو پورے طور پر پہچان لو تو پھر تمہارا کیا حال ہو! یہ کہہ کر وہ بیہوش ہو گئی جب کچھ دیر کے بعد ہوش میں آئی تو میں نے کہا کہ اے لڑکی! اس نے کہا اے سری لبیک! میں نے کہا یہ بتاؤ کہ تم کو میرا نام کس طرح معلوم ہوا اور تم نے مجھے کیسے پہچان لیا؟ اس نے کہا جب سے اس (محبوب حقیقی) کو پہچانا ہے میں جاہل نہیں رہی ہوں۔ میں نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ تم کو محبت ہے۔ بتاؤ کس سے محبت ہے؟ اس نے کہا کہ اس ذات سے جس نے ہم کو اپنی تین نعمتوں سے واقف کر دیا ہے اور وہ ہمارے دلوں سے قریب ہے اپنی نعمتوں کے باعث اور سوالی کی بات ماننے والا ہے؟

میں نے کہا یہ بتاؤ کہ تم کو یہاں کس نے قید کیا ہے اس نے کہا اے سری! حاسدوں نے مجھ پر حسد کیا اور ایک دوسرے سے تعاون کیا اس کے بعد ایک چیخ ماری! میں تو سمجھا کہ شاید اس کی جان نکل گئی کچھ دیر بیہوش رہنے کے بعد ہوش میں آئی اور اپنے حسب حال چند اشعار پڑھے۔

میں نے مہتمم بیمارستان سے کہا کہ اس کو آزاد کر دو۔ اس نے میری بات مان لی اور جانے کی اجازت دے دی۔ میں نے کہا کہ اب تم جہاں جانا چاہتی ہو جاؤ، اس نے کہا اے سری! میں کہاں جاؤں! میرے لئے جانے کی کہیں جا نہیں ہے۔ جو میرے دل کا حبیب ہے اس نے مجھ کو ایک غلام کا غلام بنا دیا ہے ایک سوداگر

Marfat.com

میرا مالک ہے جب وہ راضی ہو تو جاؤں ورنہ صبر کروں گی۔ میں نے دل میں کہا کہ واللہ یہ مجھ سے زیادہ عاقل ہے۔ اسی اثنا میں اس کا مالک بیمارستان میں آ گیا اس نے مہتمم سے پوچھا کہ ''تحفہ'' کہاں ہے اس نے کہا کہ اندر شیخ سری سقطیؒ کے پاس ہے وہ بہت خوش ہوا اور آ کر مجھے سلام کیا اور میری بڑی تعظیم کی میں نے کہا اے خواجہ یہ کنیز میری تعظیم کی نسبت زیادہ تعظیم کے لائق ہے کیا وجہ ہے کہ تم نے اس کو قید کر رکھا ہے؟ خواجہ نے کہا اے حضرت یہ بہت زیادہ باتیں کرتی ہے یہ عقل سے بیگانہ ہو گئی ہے نہ کھاتی پیتی ہے اور نہ سوتی ہے۔ اور نہ مجھے سونے دیتی ہے۔ بڑی فکر مند رہتی ہے بس ہر وقت رونے سے کام ہے اور صورت حال یہ ہے کہ میری کل پونجی یہی ہے۔ میں نے اپنے تمام سرمایہ کے عوض اس کو بیس ہزار درہم دے کر خریدا تھا اور مجھے امید تھی کہ مجھے اس کا کافی فائدہ ہو گا کیونکہ یہ اپنے فن میں کامل ہے میں نے کہا کہ اس کا فن کیا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ بہترین مطربہ ہے میں نے کہا کہ اس کو کتنی مدت سے بیماری ہے کہا کہ اس کی اس حالت کو ایک سال ہو چکا ہے میں نے کہا اس حال کی ابتدا کس طرح ہوئی تھی کہا کہ ایک دن عود (بربط۔ ایک ساز) اس کی بغل میں تھا اور یہ اشعار عود پر گا رہی تھی۔

وحقک ما نقضت العهدا

ولا کدرت بعد الصحو دا

ملاء ت جوانبی والقلب وجدا

فکیف لذوا اسلو و اهداً

یامن لیس لی مولیٰ سواک

اراک ترکتنی فی الناس عبدا

Marfat.com

یعنی: اے محبوب! تیرے حق کی قسم، میں نے کبھی عہد کو نہیں توڑا اور نہ صفائی کے بعد دوستی کو کبھی مکدر کیا ہے۔ میں نے اپنے پہلوؤں اور دل کی سوزش سے بھرلیا ہے پس کیسے مجھے لذت اور آرام حاصل ہوسکتا ہے؟'' اے وہ ذات! کہ جس کے سوا میرا کوئی اور مولا نہیں ہے میں تجھے دیکھ رہا ہوں کہ تو نے مجھے لوگوں کا غلام بنادیا ہے''۔

یہ اشعار گا کر اٹھی اور عود کو توڑ ڈالا اور رونا شروع کر دیا، ہم نے خیال کیا کہ اس کو کسی شخص سے محبت ہوگئی لیکن جلد ظاہر ہوگیا کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے میں نے پوچھا کیا یہی صورت حال گزری ہے وہ شکستہ دل وزبان سے کہنے لگی۔

سخاطبنی الحق من جنانی
فکان وعظی علی لسانی
قربنی منه بعد بعد
رخصنی الله وامطفانی
اجبت لما وعیت طوعا
بلیسا اللذی دعانی
وخفت مما جنیت قدما
فوقع الحب بالامانی

یعنی ''حق تعالیٰ نے میرے دل سے خطاب کیا پس میرا وعظ میری زبان سے جاری ہوگیا، اس نے مجھ کو دوری کے بعد اپنے قریب کرلیا جس کے لئے مجھے طلب کیا اور میں نے خوشی سے قبول کرلیا، اور پکارنے والے کے جواب میں میں نے

Marfat.com

لبیک کہا میں پہلے تو اپنے گناہوں سے ڈری لیکن محبت نے امیدوں کی راہ پر ڈال دیا (کہ پہلے گناہ معاف ہو جائیں گے)۔

میں نے کنیز کے مالک سے کہا کہ اس کی قیمت میں ادا کروں گا بلکہ قیمت سے بھی زیادہ دوں گا، وہ چیخ اُٹھی کہ اے سری! تمہارے پاس کیا ہے تم ایک مرد درویش ہو میں نے کہا جلدی نہ کرو تم ابھی یہیں رہو، جب تک میں قیمت لاؤں، یہ کہہ کر میں روتا ہوا گھر گیا خدا کی قسم! میرے پاس اس وقت ایک دینار بھی نہیں تھا۔ میں رات کو اسی فکر میں حیران و سرگرداں تھا تنہائی میں عجز کے ساتھ خدا سے دعا کرتا تھا۔ نیند اچاٹ ہو چکی تھی میں کہہ رہا تھا کہ اے میرے پروردگار تو میرے ظاہر و باطن کو جانتا ہے میں نے تیرے فضل و کرم پر اعتبار کیا ہے، مجھے رسوا نہ کرنا، اتنے میں ایک شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے کہا کون ہے، جواب ملا کہ ایک دوست ہوں تب میں نے دروازہ کھول دیا دیکھا تو ایک شخص ہے جس کے ساتھ چار غلام ہیں اور شمع بھی ساتھ ہے اس نے اندر آنے کی اجازت طلب کی میں نے کہا کہ ہاں اندر آجاؤ جب وہ اندر آیا تو میں نے کہا کہ تم کون ہو؟ کہا کہ میں احمد مثنیٰ ہوں۔ ابھی کچھ دیر پہلے میں نے خواب میں دیکھا کہ ہاتف نے مجھے پکار کے کہا کہ پانچ توڑے سری سقطیؒ کے پاس لیجا اور اس کو خوش کر دے تاکہ وہ تحفہ کو خرید سکے۔ کیونکہ تحفہ پر ہماری عنایت ہے جب میں نے یہ سنا تو سجدہ شکر بجالایا کہ اس نے مجھے یہ نعمت عطا فرمائی۔ سری فرماتے ہیں کہ میں صبح کے انتظار میں اسی طرح بیٹھا رہا، صبح کی نماز پڑھ کر باہر نکلا اور اپنے ساتھ اس کو بھی لایا (جو میرے لئے روپیہ لایا تھا) جب شفاخانہ پہنچا تو منتظم بیمارستان ادھر اُدھر دیکھ رہا تھا (گویا کسی کا انتظار ہو) جب اس نے مجھے دیکھا تو کہا

Marfat.com

مرحبا! واقعی تحفہ کا خداوند تعالیٰ کے یہاں بڑا مرتبہ ہے کیونکہ رات مجھے ہاتف نے آواز دی اور کہا! شعر کا ترجمہ:

''وہ محبوبہ ہمارے دل میں ہے اور مہربانی سے محروم نہیں ہے وہ نزدیک کی گئی ہے پھر اس نے اور ترقی کی اور بلند ہوئی''۔

جب ہم نے تحفہ پر نظر ڈالی تو وہ رونے لگی اور مناجات میں کہنے لگی ''خدایا تو نے مجھے لوگوں میں مشہور کر دیا'' ہم ابھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے کہ تحفہ کا مالک روتا ہوا آیا میں نے کہا روتے کیوں ہو جو کچھ تم نے قیمت کہی تھی وہ لایا ہوں بلکہ پانچ ہزار اس پر نفع کے بھی ہیں۔ اس نے کہا نہیں خدا کی قسم میں یہ رقم نہیں لوں گا۔ میں نے کہا اچھا اس کی قیمت کے برابر نفع لے لو! اس نے کہا ''اے استاد اگر تمام دنیا بھی مجھے دو گے تو نہ لونگا! تحفہ خالصتاً اللہ آزاد ہے، میں نے پوچھا کیا واقعہ پیش آیا؟ سوداگر نے کہا کہ اے استاد رات مجھ پر جھڑکی پڑی ہے۔ اب میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اپنا سارا مال ترک کر دیا ہے اور میں خداوند تعالیٰ کی طرف رجوع ہوتا ہوں (خداوند تعالیٰ تو میری فراخی رزق کے لئے اچھا کفیل بن جا) میں نے ابن مثنیٰ کی طرف دیکھا وہ بھی رو رہے تھے۔ میں نے کہا کہ تم کیوں روتے ہو، اس نے کہا اس لئے روتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ نے مجھے جس امر کی طرف بلایا تھا وہ مجھ سے اب راضی نہیں ہے۔ (کہ میرا مال تحفہ کی آزادی میں کام نہ آیا) میں بھی آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے بھی اپنا تمام مال اللہ کی راہ میں صرف کے لئے مخصوص کر دیا۔ میں نے کہا کہ دیکھئے کہ تحفہ کی برکات سب پر روشن وظاہر ہوئی ہیں۔ اس کے بعد تحفہ آئی اور اسکے جسم پر جو (زرق برق) کپڑے تھے وہ اتار دیئے اور ٹاٹ پہن کر باہر نکل گئی وہ رو رہی تھی

Marfat.com

میں نے کہا خداوند تعالیٰ نے تجھے رہائی عطا فرمائی تو اب رونا کیوں ہے اس نے کہا:

هربت اليه وبكيت منه عليه

وحقه وهو سولی ما زلت بين يديه

حتی انال واحتظی بمار جعت لديه

''(میں اسی کی طرف بھاگ رہی ہوں اور رو رہی ہوں اس کے لئے (میرا بھاگنا اور میرا رونا اسی کے لئے ہے) حالانکہ وہ میرا مطلوب ہے اور میں اس کی سوالی ہوں میں اس کے سامنے سے دور نہ ہوں گی یہاں تک کہ اس سے جس چیز کی امید ہے وہ اس سے پالوں)''۔

اسکے بعد ہم سب باہر نکل آئے ہر چند کو ہم نے تحفہ کو تلاش مگر وہ کہیں نہیں ملی۔

سفر کعبہ اور ملاقات: اس کے کچھ عرصہ بعد ہم سب نے سفر کعبہ کا قصد کیا، ابن مثنیٰ کا راستہ ہی میں انتقال ہو گیا۔ میں اور تحفہ کا سابق مالک مکہ مکرمہ پہنچے۔ ہم ایک وقت طواف میں مشغول تھے کہ ہم نے ایک زخمی شخص کی آواز سنی کہ زخمی جگر کے ساتھ یہ شعر پڑھ رہا ہے۔

محب الله فی الدنيا عليل"

تطاول سقمه فدواه داه

فهام لحبه بما اليه

فليس يريد محبوبا سواه

سقاه من محبه لكاس

فارواه المهيمن اذسقاه

كذاك من ادعى شوقا اليه

يهيم محبه حتی يراه

Marfat.com

یعنی: اللہ کا محبّ دنیا میں (ہمیشہ) بیمار رہتا ہے اس کی بیماری طویل ہوتی ہے اس کی دوا اسکی بیماری ہے وہ اس کی محبت میں حیران ہوکر اسی کی طرف بڑھتا ہے اور وہ اس کے سوا کسی اور محبوب کو نہیں چاہتا اس نے اپنی محبت کا پیالہ اس کو پلایا اس کو اس کے نگاہدار ہی نے سیر لب کر دیا۔ ایسا ہی اس شخص کا حال ہے جو اس کا مدعی ہے اور وہ اسی کی محبت میں سرگرداں پھرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا دیدار ہو جائے''۔

میں اس زخم خوردہ شخص کی طرف گیا جب اس کی نظر مجھ پر پڑی تو کہا اے سری! میں نے لبیک کہا اور پوچھا کہ تم کون ہو (خدا تم پر رحمت نازل کرے) اس نے کہا لا الہ الا اللہ! شناسائی کے بعد یہ ناواقفی! میں تحفہ ہوں، اور وہ تو ایک خیال تھا! ہم نے کہا اے تحفہ تم نے لوگوں سے الگ تھلگ ہونے میں کیا بھلائی دیکھی۔ تحفہ نے کہا کہ خداوند تعالیٰ نے مجھے اپنے قرب میں طلب فرمالیا اور اپنی محبت بخشی اور اپنے غیر سے مجھے وحشت عطا فرمادی۔ میں نے کہا اے تحفہ ابن مثنیٰ کا انتقال ہو گیا۔ یہ سن کر کہا اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ اسے سری اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی نعمتوں سے اس قدر نعمتیں دی ہیں کہ کسی آنکھ نے ان کو نہیں دیکھا ہے وہ بہشت میں میرا ہمسایہ ہے۔ میں نے کہا کہ تمہارا مالک جس نے تم کو آزاد کیا تھا وہ ہمارے ساتھ آیا ہے یہ سن کر اس نے پوشیدہ طور پر کچھ دعا کی اور کعبہ کی دیوار کے برابر گر کر فوت ہو گئی۔ کچھ دیر کے بعد اس کا مالک بھی وہاں آ گیا جب اس نے تحفہ کو مردہ پایا تو وہ اس پر گر پڑا جب میں نے اسکو جا کر ہلایا تو وہ دم توڑ چکا تھا۔ میں نے ان دونوں کی تجہیز و تکفین کی اور وہ دونوں خاک کے سپرد کر دیئے گئے۔ رحمہما اللہ تعالیٰ۔ (نفحات الانس ۸۹۶/۸۹۷)

Marfat.com

حضرت بی بی اُم محمد رحمۃ اللہ علیہا

تعارف: آپ حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی قدس سرہ کی پھوپھی ہیں۔ بہت نیک بخت خاتون تھیں۔ منقول ہے کہ ایک بار گیلان میں سخت قحط پڑا لوگ استسقاء کے لئے میدان میں گئے (نماز استسقاء پڑھی) لیکن بارش نہ ہوئی تب تمام لوگ اُم محمدؒ کے مکان پر گئے اور بارش کے لئے ان سے دعا کے طالب ہوئے۔ وہ اس وقت مکان کے صحن میں جھاڑو دے رہی تھیں انہوں نے کہا خداوند! میں نے جھاڑو دے دی ہے۔ اب تو چھڑکاؤ کر دے۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ اس قدر بارش ہوئی معلوم ہوتا تھا مشکوں کے دہانے کھول دیئے گئے ہیں۔ (جنتی زیور ۱۰۴)

حضرت بی بی فاطمہ بنت المثنیٰ رحمۃ اللہ علیہا

شیخ اکبر کی مخدومہؒ: شیخ محی الدین ابن العربیؒ فتوحات مکیہ میں لکھتے ہیں میں نے کئی سال تک خود ان کی خدمت کی ہے اس وقت ان کا سن پچانوے سال سے کچھ زیادہ تھا لیکن مجھے بڑی شرم آتی تھی کہ میں ان کے چہرے کی طرف دیکھوں کیونکہ ان کا چہرہ آب وتاب میں ایسا تھا کہ جو شخص دیکھتا یہی گمان کرتا کہ وہ چودہ سال کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کا عجیب معاملہ تھا۔ انہوں نے ان تمام لوگوں میں جو میرے ہم جنس (صوفیا) تھے اور ان کی خدمت میں جاتے تھے مجھے پسند فرمایا تھا اور فرماتی تھیں کہ فلاں شخص (محی الدین ابن العربی) کی طرح میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔ جب وہ یہاں آتا ہے تو مکمل طور پر آتا ہے باہر کچھ نہیں چھوڑتا اور جب یہاں سے باہر جاتا تو کامل طور پر جاتا ہے میرے پاس کچھ نہیں چھوڑتا''

Marfat.com

آپ کے بارے میں شیخ قدس اللہ سرہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ:

میں نے ان سے یہ سنا ہے کہ مجھے اس شخص سے بڑا تعجب ہوتا ہے جو کہتا ہے میں خدادوست ہوں اور اس سے اس کو شادمانی حاصل نہیں ہوتی باوجودیکہ حق تعالیٰ اس کا مشہود ہے اور اس کی آنکھ اس کو دیکھ رہی ہے اور ہر چیز سے ایک لحہ کے لئے بھی غائب نہیں ہوتا پھر یہ لوگ کس طرح اس کی محبت میں دعویٰ کرتے ہیں اور روتے ہیں۔ ان کو شرم نہیں آتی کہ محبّ کا مقرب تمام مقربوں سے زیادہ ہے پھر کس لئے کہتے ہیں!

انہوں نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا: اس معاملہ میں تم کیا کہتے ہو! میں نے کہا بات یہی ہے جو آپ فرماتی ہیں''۔ اس کے بعد انہوں نے فرمایا: ''اللہ مجھ کو تعجب ہوتا ہے کہ میرے حبیب نے فاتحۃ الکتاب کو میری خدمت کے لئے حکم دیا ہے لیکن واللہ مجھ کو کبھی بھی ''فاتحہ'' نے اس سے فارغ نہیں کیا اور نہ وہ کبھی میرے حجاب بنی ہے۔

شیخ قدس سرہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ:

''ایک بار ہم لوگ ان کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ ایک بوڑھی عورت آئی اور ایک شہر کا نام لیا کہ میرا خاوند وہاں پر ہے اس کا ارادہ ہے کہ وہ شادی کر لے'' میں نے کہا کیا چاہتی ہو کہ وہ لوٹ آئے، اس نے کہا ہاں! میں نے فاطمہؓ سے کہا اے مادر آپ سن رہی ہیں کہ یہ کیا کہتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں: اس کا مطلب پورا ہو جائے یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا خاوند آ جائے۔ انہوں نے کہا بہت اچھا میں ابھی فاتحۃ الکتاب کو بھیجتی ہوں اور اس کو وصیت کرتی ہوں

Marfat.com

کہ اس عورت کے خاوند کو لے آئے یہ کہہ کر انہوں نے الحمد پڑھنا شروع کی اور میں بھی ان کے ساتھ پڑھنے لگا۔ میں نے دیکھا کہ فاتحہ کی قرأت ایک جسمانی شکل بن گئی اس کو انہوں نے بھیجا اور بھیجتے وقت اس سے کہا اے فاتحہ الکتاب فلاں شہر میں جانا اور اس عورت کے خاوند کو بغیر لائے نہ چھوڑنا'۔

شیخ فرماتے ہیں کہ فاتحہ کو بھیجنے اور اس کے خاوند کے آنے میں اس سے زیادہ دیر نہیں لگی کہ جتنی دیر میں اس مسافت کو طے کر سکتے ہیں''۔

(نفحات الانس ۸۹۹)

حضرت حبشن لونڈی رحمۃ اللہ علیہا

شیخ ذوالنون مصری قدس اللہ سرہ کہتے ہیں کہ یہ ایک سیاہ فام لونڈی تھی۔ میں نے دیکھا کہ لڑکے اس کو پتھر مارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ بے دینیہ کہتی ہے کہ ''میں خدا کو دیکھتی ہوں' میں اس کے پیچھے پیچھے گیا اس نے خود مجھ کو آواز دی کہ اے ذوالنونؒ! میں نے کہا تم نے مجھے کیسے پہچان لیا۔ کہا کہ اس کے دوستوں کی جانیں اس کے سپاہی ہیں جو ایک دوسرے سے واقف ہیں۔ میں نے کہا یہ کیا بات ہے جو بچے کہتے ہیں انہوں نے کہا کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا یہ کہتے ہیں کہ تم کہتی ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھتی ہوں انہوں نے کہا وہ سچ کہتے ہیں جب سے میں نے اس کو پہچان لیا ہے کبھی پردے میں نہیں ہوئی''۔

(نفحات لانس ۸۹۹)

Marfat.com

حضرت امرۃ مجہولہ رحمۃ اللہ علیہا

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کا استعجاب:

حضرت ذوالنون مصری قدس سرہ فرماتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ کا طواف کررہا تھا کہ اس اثنا میں ایک نور چمکا جس کی تابانی آسمان تک پہنچ رہی تھی مجھے بہت ہی تعجب ہوا جب میں اپنا طواف پورا کر چکا تو میں دیوار کعبہ سے پیٹھ لگا کر بیٹھ گیا اور اس نور کے بارے میں سوچتا رہا یکبارگی ایک غمزدہ آواز میرے کانوں میں پہنچی میں اس آواز کی طرف بڑھا دیکھا تو ایک کنیز ہے جو کعبہ (بیت اللہ) کے پردوں سے لٹک رہی ہے اور کہتی ہے۔

انت تدری یاحبیبی انت تدری

ونحف الجسم والدمع ینوحان بسری

قد کتمت الحب حتی ضاق بالکتمان صدری

"اے میرے حبیب تو جانتا ہے تو خوب ہی واقف ہے کہ جسم کی لاغری اور یہ آنسو دونوں پوشیدہ طور پر فریاد کررہے ہیں۔ میں نے تو محبت کو چھپایا اور یہاں تک چھپایا کہ چھپانے سے میرا سینہ تنگ ہوگیا"۔

یہ سن کر میں ایک طرف کو ہوگیا اور اس کے درد سے میں خود رونے لگا۔ اس نے پھر کہا الٰہی وسیدی ومولائی "بحبک لی الاغفرتنی" یہ سن کر میں اس کے پاس گیا اور کہا کہ اے کنیز! تو نے یہ کہا کہ بحبک لی (تجھے اس محبت کی قسم جو میرے ساتھ ہے) کیا یہ کافی نہیں تھا کہ تو یوں کہتی بحبی لک اس محبت کی قسم جو مجھے تیرے ساتھ

Marfat.com

ہے۔ تجھے کیا معلوم ہے کہ وہ تجھ کو دوست رکھتا ہے اس نے کہا کہ خدا کے ایسے خاص بندے بھی ہیں جن کو وہ دوست رکھتا ہے پھر وہ اس کو دوست رکھتے ہیں۔ کیا تم نے خداوند تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں سنا:

فَسَوْفَ یَاتِیَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ۔ یعنی قریب ہے کہ خداوند تعالیٰ ایسی قوم کو لائے گا جس کو وہ دوست رکھتا ہے اور وہ اس کو دوست رکھتے ہیں)

میں نے کہا کہ میں تم کو بہت ہی لاغر اور ضعیف دیکھ رہا ہوں کیا تم بیمار ہو، کنیز نے کہا:

محب اللہ فی الدنیا علیل "

تطاول سقمہ فدواہ داہ

کذامن کان للعبادی محبا

بھیم بذکرہ حتی یراہ

"خدا کا محبّ دنیا میں بیمار رہتا ہے اس کی بیماری طویل ہے اس کا علاج اس کی بیماری کے سوا کچھ نہیں ایسا ہی وہ شخص ہے جو اس کا محبّ ہے کہ اس کے ذکر سے سرگرداں ہے یہاں تک کہ وہ اس کو دیکھ لے"۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ وہاں کچھ بھی نہیں تھا معلوم نہیں کہ وہ کہاں چلی گئی۔ (نفحات الانس ۹۰۰)

حضرت جاریہ مجھولہ رحمۃ اللہ علیھا

ایک غیر معروف کنیز!

ذوالنون مصری سے ملاقات: حضرت ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں کہ میرے سامنے لوگوں نے ایک عابدہ کنیز کی تعریف کی میں نے اس کے بارے میں

Marfat.com

دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ایک ویران دیر میں پڑی رہتی ہے۔ میں اس سے ملنے وہاں گیا تو دیکھا کہ ایک بہت لاغر کمزور کنیز ہے جس کو رات دن کی بیخوابی نے ایسا کر دیا ہے میں نے اس سے کہا کہ اے کنیز: تم اس دیر میں رہتی ہو اس نے کہا سر اٹھاؤ: کیا خداوند تعالیٰ کے سوا دونوں جہاں میں تم کو کچھ اور بھی نظر آ رہا ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ پھر میں نے کہا اس طرح تنہا رہنے سے تم کو وحشت نہیں ہوتی۔ اس نے کہا جاؤ میرے پاس سے دور ہو جاؤ۔ تم کو نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل کو اپنی حکمت کے لطیفوں سے اور اپنی محبت سے اس قدر معمور کر دیا ہے اور اپنے دیدار کا اس قدر شوق مجھ کو دیا ہے کہ اپنے دل میں کوئی جگہ میں اس کے غیر کے لئے نہیں پاتی (پھر تنہائی کیسی؟)''۔

میں نے کہا کہ تم مجھے حکیمہ نظر آتی ہو تم مجھ کو اس تنگی سے نکال دو اور سیدھا راستہ دکھادو۔ اس نے کہا کہ اے جوانمرد! تقویٰ کو اپنا زادراہ، پرہیز گاری کو اپنی سواری بنالے اور خدا سے ڈرنے والوں کے راستہ پر چل، تا کہ تو ایسے دروازہ پر پہنچ جائے کہ نہ وہاں کوئی حجاب ہوگا نہ دربان وہ اپنے عاملوں سے فرمادے گا کہ کسی کام میں تیری نافرمانی نہ کریں۔

حضرت امراۃ مصریہ رحمۃ اللہ علیہا

امام یافعیؒ کی تاریخ میں ایک شخص سے منقول ہے کہ مصر کے علاقہ میں ایک عورت ایک سال مسلسل ایک جگہ رہی سردی اور گرمی کے زمانہ میں وہاں سے اور کسی جگہ نہیں گئی اور نہ سال بھر میں اس نے کچھ کھایا پیا۔

ایک اور مصری خاتون: امام رافعیؒ اپنی کتاب ''روضۃ الریاحین'' میں

Marfat.com

لکھتے ہیں: ''ایک صوفی کہتے تھے کہ میں نے مضافات مصر میں ایسی خاتون کو دیکھا جو دیوانی اور حیرت زدہ تھی۔ تیس سال اسکو کھڑے ہوئے گزر گئے تھے جاڑے ہوں یا گرمی نہ کبھی دن کو بیٹھی نہ رات کو، دھوپ یا بارش میں اس کے لئے مامن اور پناہ گاہ نہ تھی سانپ اور اژدھے اسکے چاروں طرف پھرتے رہتے تھے۔

ایک خوارزمی خاتون: امام یافعیؒ اپنی تاریخ (مراۃ الجنان) میں لکھتے ہیں کہ ایک عالم بیان کرتے تھے کہ خوارزم میں میں نے ایک خاتون کو دیکھا کہ بجز کھائے پئے ان کو بیس سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا تھا۔

حضرت جاریہ سودا رحمۃ اللہ علیہا

ایک حبشن عورت

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے ملاقات:

شیخ محی الدین عبدالقادر گیلانی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ: ''میں نے پہلی بار تفرید کی حالت میں حج بیت اللہ کا ارادہ کیا۔ میں اس وقت جوان تھا میں تنہا چلا جارہا تھا کہ شیخ عدی بن مسافرؒ مجھے راستے میں ملے وہ بھی جوان تھے مجھ سے پوچھا کہ کہاں جاتے ہو میں نے کہا مکہ مکرمہ کو کہنے لگے کہ تم میری رفاقت منظور کرتے ہو میں نے کہا کہ میں تجرید کے قدم پر یہ سفر کر رہا ہوں انہوں نے کہا میری بھی یہی صورت ہے تب ہم دونوں ایک ساتھ سفر کرنے لگے''

''ایک دن میں نے ایک حبشن لڑکی کو دیکھا کہ یکا یک وہ میرے سامنے آکر کھڑی ہوگئی برقعہ منہ پر تھا وہ مجھ کو تیز تیز نگاہوں سے دیکھ رہی تھی پھر اس نے مجھ

Marfat.com

سے کہا کہ اے نوجوان تم کہاں سے آ رہے ہو میں نے کہا عجم سے! کہا کہ آج تم نے مجھے صعوبت میں مبتلا کر دیا۔ میں نے کہا وہ کیسے۔ کہنے لگی اس وقت میں ملک حبشہ میں تھی مجھ کو مشاہدہ ہوا کہ خداوند تعالیٰ نے تمہارے دل پر تجلی فرمائی ہے اور تم کو اس قدر دیا ہے کہ جن لوگوں کو میں جانتی ہوں ان میں سے کسی کو بھی اتنا نہیں دیا گیا۔ اس لئے میں نے چاہا کہ تم کو دیکھ لوں اور پہچان لوں اس کے بعد اس نے کہا کہ آج کے دن میں تمہارے ساتھ رہوں گی اور آج شام تمہارے ساتھ افطار کروں گی یہ کہہ کر وہ ہمارے ساتھ چلنے لگی جنگل میں راستے کے ایک طرف وہ چل رہی تھی۔ اور دوسرے کنارے پر ہم چل رہے تھے۔ جب رات کا وقت ہوا تو ہم ٹھہرے، ہوا سے ایک طباق نیچے اترا جس میں چھ روٹیاں، سرکہ اور ترکاری کے ساتھ رکھی ہوئی تھیں یہ دیکھ کر اس لڑکی نے کہ الحمد لله الذی اکرمنی و اکرم ضیفی اس خدا کا شکر و احسان ہے جس نے میری اور میرے مہمانوں کی عزت کی ہر رات میرے لئے دو روٹیاں آتی تھیں۔ اور آج ہم تینوں کیلئے دو دو روٹیاں، ااس کے بعد تین لوٹے پانی کے اترے ہم نے پانی پیا اور اس قدر شیریں اور لذیذ تھا کہ زمین پر اس جیسا پانی نہیں ہوسکتا پھر اسی رات میں وہ ہم سے جدا ہو گئی۔

جب ہم مکہ میں پہنچے تو طواف کے دوران شیخ عدیؒ پر ایسی تجلی ہوئی کہ وہ بیہوش ہو گئے بعض لوگوں نے کہا وہ مر گئے۔ یکایک میں نے دیکھا کہ وہی حبشن لڑکی ان کے سر پر کھڑی ہے اور کہتی ہے کہ جس خدا نے تجھے مارا ہے اور وہ تجھے زندہ کر دے پھر اس نے کہا: ''پاک ہے وہ ذات کہ اس کی تجلی کے نور کے باعث تمام حادثات قائم نہیں رہ سکے۔ بشرطیکہ وہ ثابت رکھنا چاہیے اور اس کی صفات کے ظہور سے

Marfat.com

کائنات کا قرار نہیں ہو سکتا۔ مگر اس کی تائید سے ایسا ہو سکتا ہے۔ اس کے انوار قدس کی تیزی عقلوں کی بصیرت کو چھین لیتی ہے اور بڑے لوگوں کی عقلوں کو اس کی عزت کے نفحات اچک لیتے ہیں (اس میں محو ہو جاتے ہیں)۔

اس واقعہ کے بعد طواف میں مجھ پر تجلی ہوئی اور میں نے اپنے باطن سے آواز سنی اور آخر میں مجھ سے کہا گیا۔ اے عبدالقادر! اس ظاہری تجرید کو چھوڑ و اور توحید کی تفرید کو لازم کرو، لوگوں کے نفع کے لئے بیٹھو کہ ہم چاہتے ہیں کہ اپنے بعض خاص بندوں کو تمہارے ہاتھ پر اپنے قرب سے مشرف فرمائیں۔

اتفاقاً پھر اسی حبشن لڑکی سے ملاقات ہوئی کہنے لگی ''اے نوجوان! میں نہیں جانتی کہ آج تیرا نشان کیا ہے کہ میں تیرے سر پر نور کا خیمہ لگا ہوا دیکھتی ہوں اور آسمان تک فرشتے تیرے گرد جمع ہیں اور تمام اولیاء اللہ کی آنکھیں اپنے اپنے مقامات سے تجھ کو دیکھ کر حیران ہو رہی ہیں، سب لوگ ایسی نعمت کے جو تجھ کو ملی ہے امیدوار ہیں۔ اس کے بعد وہ لڑکی چلی گئی اور پھر مجھے کبھی نظر نہیں آئی۔

(نفحات الانس ص ۹۰۲ تا ۹۰۳)

حضرت امراۃ صفہانیہ رحمۃ اللہ علیھا

شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کے ایک مرید سے منقول ہے کہ ایک دن شیخ کو منبر پر استغراق ہو گیا اور آپ کے عمامہ کا ایک پیچ کھل گیا آپ کو اس کا کچھ پتہ نہ تھا حاضرین نے آپ کی موافقت کی اور اپنی دستاریں اور ٹوپیاں اتار کر منبر کے پائیں میں ڈال دیں۔ جب شیخ ؒ کا استغراق ختم ہوا اور اپنا کلام پورا کر لیا تو اپنے عمامہ کو درست کیا اور مجھ سے فرمایا کہ تمام دستاروں اور ٹوپیوں کو ان کے مالکوں کو دیدو میں

Marfat.com

نے حکم کی تعمیل کی لیکن وہ ایک پٹی بچ گئی جس کا مالک معلوم نہ ہوسکا۔ شیخ نے فرمایا ۔مجھے دیدو آپ نے اس کو اپنے کندھے پر ڈال لیا اور وہ اسی وقت وہاں سے غائب ہوگئی۔ میں حیران تھا کہ وہ پٹی کہاں گئی جب شیخ قدس سرہ منبر سے نیچے تشریف لائے تو مجھ سے فرمایا کہ جب ارباب مجلس نے اپنی ٹوپیاں اور عمامے اتارے تو ہماری ایک ہمشیرہ نے جو اصفہان میں رہتی ہیں اپنی پٹی اتار کر پھینک دی جب میں نے ان کی پٹی کو اپنے کندھے پر رکھا تو انہوں نے اپنا ہاتھ (اصفہان سے) بڑھا کر اپنی پٹی کو میرے کندھے سے اتار لیا۔

حضرت امراۃ فارسیہ رحمۃ اللہ علیہا

تعارف: شیخ نجیب اللہ علی برغس (سہروردی) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت قریہ گلپایگان سے شیراز میں آئی وہ اکثر ہمارے گھر آتی تھی بہت باخبر خاتون تھی ایک بار چند دن تک ہمارے گھر میں مقیم رہی اس زمانے میں میرا ہاتھ تنگ تھا اور اس پر یہ حال روشن تھا گھر میں چند برتن تھے۔ جب کبھی اللہ تعالیٰ گیہوں، جو وغیرہ بھیج دیتا تھا تو وہ غلہ اس برتن میں ڈال دیا جاتا تھا آج کل وہ برتن خالی تھے۔ وہ صرف ڈھکے ہوئے تھے تاکہ گرد و غبار سے پاک رہیں اس خاتون نے سمجھا کہ شاید ان برتنوں میں غلہ ہے کہا کہ آج کل جبکہ ہاتھ تنگ ہے ان برتنوں سے غلہ کیوں خرچ نہیں کرتے۔ میں نے کہا وہ تو خالی ہیں وہ خاتون اٹھیں اور ان کے سرپوش اٹھا کر الگ رکھ دیئے اور کہا کہ یہ اس لئے اب تک خالی ہیں کہ ان کا منہ بند تھا جب ان کا سر کھلا ہوگا تو اس منہ کی طرح ہوگا جو کھلا ہوا اور بھوکا ہو اور پھر اس کو خداوند تعالیٰ غذا پہنچاتا ہے اور ہر ایک کو اس کی حاجت کے وقت اس کے مناسب حاصل رزق

Marfat.com

پہنچاتا ہے چونکہ ان برتنوں کی غذا غلہ ہے جب ان کے پیٹ خالی ہوں گے تو غلہ اور اناج سے بھر جائیں گے۔ جب اس خاتون نے یہ تصرف کیا تو اسی وقت اللہ تعالیٰ نے اس قدر گیہوں بھیجے کہ وہ تمام بھر گئے وہ خاتون اولیاء اللہ میں سے تھیں۔

(نفحات الانس ص ۶۰۴)

حضرت شفا بنت حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ ہجرت سے پہلے ہی مسلمان ہوگئی تھیں۔ بہت ہی عقل منداور فضل وکمال والی عورت تھیں۔ حضور ﷺ ان پر بہت زیادہ شفقت وکرم فرماتے تھے۔ انہوں نے حضور ﷺ کیلئے ایک مخصوص بستر بنا رکھا تھا کہ جب آپ دوپہر میں کبھی کبھی انکے مقام پر قیلولہ فرماتے تھے۔ تو وہ اس بستر کو حضور ﷺ کیلئے بچھا دیتی تھیں۔ دوسرا کوئی شخص بھی اس بستر پر نہ سو سکتا تھا نہ بیٹھ سکتا تھا۔ (اکمال فی اسماء الرجال)

تبصرہ: سبحان اللہ! ان کے قلب میں کس قدر حضور ﷺ کی عظمت اور کتنا نبوت کا احترام تھا کہ جس بستر پر حضور ﷺ نے آرام فرمالیا انہوں نے دوسرے کسی شخص کو بھی اس پر بیٹھنے نہیں دیا۔ یہ بستر حضرت شفاءؓ کے بعد ان کے صاحبزادہ حضرت سلیمان بن ابی حشمہ کے پاس ایک یادگاری تبرک ہونے کی حیثیت سے محفوظ رہا مگر حاکم مدینہ مروان بن حکم اموی نے اس مقدس بچھونے کو ان سے چھین لیا اس طرح یہ تبرک لاپتہ ہوکر ضائع ہوگیا۔

حضور اکرم ﷺ نے حضرت شفاءؓ کو جاگیر میں ایک گھر بھی عطا فرمایا تھا۔ جس میں یہ اپنے بیٹے سلیمان کے ساتھ رہا کرتی تھیں۔ حضرت امیر المومنین عمرؓ ان کی بہت قدر کیا کرتے تھے۔ بلکہ بہت سے معاملات میں ان سے مشورہ طلب

Marfat.com

کیا کرتے تھے ان کو بچھو کے ڈنگ کا زہر اتارنے والا ایک عمل بھی یاد تھا۔ اور حضور ﷺ نے ان سے فرمایا تھا کہ تم یہ عمل میری بیوی حضرت حفصہؓ کو بھی سکھا دو۔ الغرض یہ بارگاہ نبوت میں مقرب تھیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشق و محبت کی دولت سے مالا مال تھیں۔ (استیعاب ج ۴ ص ۱۸۶۸ء)

حضرت اُم درداء رحمۃ اللہ علیہا

یہ مشہور صحابی حضرت ابودرداءؓ کی بیوی ہیں بہت سمجھدار نہایت ہی عقلمند صحابیہ ہیں علمی فضیلت کے علاوہ عبادت میں بھی بے مثال تھیں۔ اپنے شوہر حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے دو سال پہلے ملک شام میں حضرت عثمانؓ کی خلافت کے دوران انکی وفات ہوئی۔ (اکمال فی اسماء الرجال ص ۵۹۴ و استیعاب ج ۴ ص ۱۹۳۴)

حضرت رُبیع بنت نضر رضی اللہ عنہا

یہ مشہور صحابی حضرت انس بن مالکؓ کی پھوپھی ہیں۔ بہت ہی بہادر اور بلند حوصلہ صحابیہ ہیں ان کے فرزند حارثہ بن سراقہؓ بھی بہت باکمال ہوئے۔ انصاری خاندان میں قابل فخر عورت تھیں۔ جب ان کے بیٹے حارثہ شہید ہو گئے تو انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! اگر میرا بیٹا جنت میں ہے تو میں صبر کروں گی۔ ورنہ اتنا غم کھاؤں گی کہ آپ بھی دیکھیں گے تو آپ نے فرمایا کہ تیرا بیٹا جنت الفردوس میں ہے۔

(استیعاب ج ۴ ص ۱۸۳۸)

حضرت اُم شریک رضی اللہ عنہا

یہ قبیلہ ''دوس'' کی ایک صحابیہ ہیں جو اپنے وطن سے ہجرت کر کے مدینہ

Marfat.com

منورہ آ گئی تھیں ۔ یہ بہت ہی عبادت گزار اور صاحب کرامت بھی تھیں۔ ان کی دو کرامتیں بہت مشہور ہیں جن کو ہم نے اپنی کتاب ''کرامات صحابہ'' میں بھی لکھا ہے ایک کرامت تو یہ ہے کہ یہ ہجرت کر کے مدینہ منورہ جارہی تھیں اور روزہ دار تھیں راستہ میں ایک یہودی کے مکان پر پہنچیں تا کہ روزہ افطار کر لیں۔ اس دشمن اسلام نے ان کو ایک مکان میں بند کر دیا۔ تا کہ ان کو روزہ افطار کرنے کیلئے ایک قطرہ پانی بھی نہ مل سکے۔ جب سورج غروب ہو گیا اور ان کو روزہ افطار کرنے کی فکر ہوئی ۔ تو اندھیری بند کوٹھڑی میں اچانک کسی نے ٹھنڈے پانی کا بھرا ہوا ڈول ان کے سینہ پر رکھ دیا اور انہوں نے روزہ افطار کر لیا۔ دوسری کرامت یہ ہے کہ ان کے پاس چمڑے کا ایک کپہ تھا ایک دن انہوں نے اس کپے میں پھونک مار کر اس کو دھوپ میں رکھ دیا۔ تو وہ کپہ گھی سے بھر گیا۔ پھر ہمیشہ اس کپے میں گھی نکلتا رہا۔ یہاں تک کہ اس کرامت کا چرچا ہو گیا کہ لوگ کہا کرتے تھے کہ اُم شریک کا کپہ خدا کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ۲ ۸۷۵ بحوالہ ابن سعد)

حضرت اُم سائب رضی اللہ عنہا

یہ ایک بڑھیا اور نابینا صحابیہ ہیں ۔ جو خدا کی راہ میں اپنا وطن چھوڑ کر اور ہجرت کر کے مدینہ منورہ رہنے لگی تھیں۔ ان کی بھی ایک کرامت عجیب وغریب ہے اور وہ یہ ہے کہ انکا ایک بیٹا جو ابھی بچہ تھا اچانک انتقال کر گیا۔ لوگوں نے اس کی لاش کو کپڑا اوڑھا دیا۔ اور حضرت اُم سائب کو خبر دی کہ آپ کا بچہ انتقال کر گیا یہ سن کر انہوں نے آبدیدہ ہو کر دونوں ہاتھ اٹھا کر اس طرح دعا مانگی کہ:

''یا اللہ! میں تجھ پر ایمان لائی اور میں نے اپنا وطن چھوڑ کر تیرے رسول

Marfat.com

ﷺ کی طرف ہجرت کی ہے اس لیے اے میرے اللہ! میں تجھ سے دعا کرتی ہوں کہ تو میرے بچے کی موت کی مصیبت مجھ پر نہ ڈال''۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ام سائب ؓ کی دعا ختم ہوتے ہی ایک دم ان کا بچہ اپنے چہرے سے کپڑا اٹھا کر اٹھ بیٹھا اور زندہ ہو گیا۔

(البدایہ والنہایہ ج ۵ ص ۱۵۴، ۲۵۹)

تبصرہ: اسلامی بہنو! غور کرو کہ حضور اقدس ﷺ سے محبت کرنے والیوں اور عبادت گزار عورتوں کو خداوند کریم نے کیسی کیسی کرامتوں سے سرفراز فرمایا ہے۔ تم بھی رسول پاک سے سچی محبت رکھو۔ اور قسم قسم کی نیکیوں اور عبادتوں میں اپنی زندگی گزار دو۔ خداوند قدوس بڑا رحیم و کریم ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنا فضل و کرم فرما دے اور تم کو بھی صاحبِ کرامت بنا دے۔

حضرت اُم ورقہ بنت عبد اللہ رضی اللہ عنہا

یہ قبیلہ انصار کی ایک صحابیہ ہیں۔ حضور اکرم ﷺ ان پر بہت ہی مہربان تھے اور کبھی کبھی ان کے گھر بھی تشریف لے جاتے تھے۔ اور ان کی زندگی ہی میں آپ نے ان کو شہادت کی بشارت دے دی اور ان کو شہیدہ کے لقب سے سرفراز فرمایا جنگ بدر کے موقع پر انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ مجھے بھی اس جنگ میں چلنے کی اجازت دے دیجئے۔ میں زخمیوں کی مرہم پٹی اور ان کی تیمارداری کروں گی۔ شاید اللہ تعالیٰ مجھے شہادت نصیب فرمائے۔ یہ سن کر حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے گھر میں بیٹھی رہو اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت سے سرفراز فرمائے گا۔ یقیناً تم شہیدہ ہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضرت عمر ؓ کے دورِ خلافت میں ان کو ان کے گھر کے اندر ان کے

Marfat.com

ایک غلام اور لونڈی نے قتل کر دیا اور دونوں فرار ہو گئے۔ امیر المومنین حضرت عمرؓ کو بڑا رنج وقلق ہوا اور آپؓ نے ان دونوں قاتلوں کو گرفتار کرایا اور مدینہ منورہ میں ان دونوں کو پھانسی دی۔ حالانکہ ان دونوں سے پہلے مدینہ منورہ میں کسی کو پھانسی نہیں دی گئی تھی۔ ام ورقہ رضی اللہ عنہا کی شہادت کی خبر سن کر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ بے شک رسول اللہ ﷺ سچے تھے کیونکہ آپ نے فرمایا کرتے تھے کہ چلو اُم ورقہ شہیدہ کی ملاقات کر لیں چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ گھر بیٹھے ان کو شہادت نصیب ہو گئی۔

(استیعاب ج ۴ص ۱۹۶۵)

تبصرہ: حضرت اُمِ ورقہ رضی اللہ عنہا کے شوق شہادت سے عبرت حاصل کرو۔

حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

یہ حضرت غوثِ اعظم محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ کی پھوپھی ہیں بڑی عابدہ زاہدہ اور صاحب کرامات ولیہ تھیں۔ ایک مرتبہ گیلان میں بالکل بارش نہیں ہوئی اور لوگ قحط سے پریشان حال ہو کر ان کی خدمت میں دعا کیلئے حاضر ہوئے تو آپ نے اپنے صحن میں جھاڑو دے کر آسمان کی طرف سر اٹھایا اور یہ کہا کہ:

رَبِ اَنَا اَکْنَسْتُ تَرُوشْ اَنْتَ

یعنی: اے پروردگار! میں نے جھاڑو دیدیا تو چھڑکاؤ کر دے۔

اس دعا کے بعد فوراً ہی موسلادھار بارش ہونے لگی اور اس قدر بارش ہوئی کہ لوگ نہال اور خوش حال ہو گئے۔ (بہجۃ الاسرار وقلائد الجواہر)

تبصرہ: اللہ اکبر! خدا کے نیک بندوں اور نیک بندیوں کی ولایت اور کرامت کا کیا کہنا؟ جو لوگ اولیاء سے عقیدت ومحبت نہیں رکھتے وہ بہت بڑے محروم

Marfat.com

بلکہ منحوس ہیں اس لیے ہر مسلمان مرد وعورت پر لازم ہے کہ ان بزرگوں سے عقیدت و محبت رکھے اور فاتحہ پڑھ کر ان کی نیاز دلا کر ان کی روحوں کو ثواب پہنچاتا رہے۔ اور ان کو وسیلہ بنا کر خدا سے دعائیں مانگتا رہے اولیاء خدا کے محبوب اور پیارے بندے ہیں اس لیے جو مسلمان اولیاء سے الفت وعقیدت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس مسلمان سے خوش ہو کر اس کو اپنا پیارا بندہ بنالیتا ہے۔ اور طرح طرح کی نعمتوں اور دولتوں سے اس بندے کو مالا مال اور خوش حال بنا دیتا ہے اس قسم کے ہزاروں واقعات ہیں کہ اگر ان کو لکھا جائے تو کتاب بہت ضخیم ہو جائے گی۔

حضرت معاذہ عدیہ رضی اللہ عنہا

یہ بہت ہی عبادت گزار اور پرہیز گار خدا کی نیک بندی تھیں۔ حضرت اُم المومنین بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں شاگرد ہیں۔ دن رات میں چھ سو (600) رکعات پڑھا کرتی تھیں اور رات بھر نوافل اور خدا کی یاد میں مصروف رہ کر جاگتی تھیں۔ خدا کے خوف سے کبھی آسمان کی طرف سر اٹھا کر نہیں دیکھتیں۔ دن میں کبھی کبھی جب بہت زیادہ نیند کا غلبہ ہوتا تھا۔ تو گھنٹہ دو گھنٹہ سو لیا کرتی تھیں۔ اور اپنے نفس سے کہا کرتی تھیں کہ ابھی کیوں سوئیں؟ یہ تو عمل کا وقت ہے۔ جاگ کر جتنا ہو سکے اچھے اچھے عمل کر لینا چاہیں۔ موت کے بعد جب عمل کا وقت نہیں رہے گا پھر تو قیامت تک سونا ہی ہے۔ کبھی کہا کرتی تھیں کہ میں کیوں سوؤں؟ کیا معلوم کب موت آ جائے؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں سوتی رہ جاؤں اور خدا کی یاد سے غافل رہتے ہوئے میرا دم نکل جائے۔ غرض ان پر خوف خدا کا بہت زیادہ غلبہ تھا۔ جو ولایت کی خاص نشانی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو یہ دولت نصیب فرمائے۔ (آمین) (اکمال ص ۶۲۰ وغیرہ)

Marfat.com

تبصرہ: اللہ کی بندیو! آنکھیں کھولو اور دیکھو کہ کیسی کیسی نیک بیبیاں اس دنیا میں ہوگئیں کیا تم میں بھی نیک بننے کا کوئی شوق ہے؟ ہائے افسوس! آجکل کی مسلمان عورتوں کی زندگی اور ان کی غفلتوں اور بداعمالیوں کو دیکھ دیکھ کر ڈر لگتا ہے۔ کہ کہیں ان گناہوں کی نحوست سے خدا کا غذاب نہ اتر پڑے۔ اے سینما دیکھ کر جاگنے والیو! کیا خدا کے خوف سے بھی تم کبھی جاگتی رہی ہو۔ اور راے ناول اور جھوٹے افسانے پڑھنے والیو! کیا تمہیں اس کی بھی توفیق ہوئی کہ قرآن اور دینی وایمانی کتابیں پڑھو؟ سوچو اور عبرت پکڑو اور اپنی حالتوں کو بدلو اور یہ نہ بھولو کہ دنیا کی زندگی چندروزہ اور آنی فانی ہے۔ لہذا جلد کچھ آخرت کا کام کرلو۔

حضرت رابعہ بصریہ رضی اللہ عنہا

یہ وہ نیک بی بی اور کرامت والی ولیہ ہیں کہ تمام دنیا میں ان کی دھوم مچی ہوئی ہے۔ یہ دن رات خدا کے خوف سے رویا کرتی تھیں۔ اگر ان کے سامنے کوئی جہنم کا ذکر کردیتا تو یہ مارے خوف کے بیہوش ہوجایا کرتی تھیں۔ بہت زیادہ نفلی نمازیں پڑھا کرتی تھیں۔ خدا نے ان کا دل اس قدر روشن کردیا تھا کہ ہزاروں میل کے واقعات کی ان کو خبر ہوجایا کرتی تھی بلکہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کرتی تھیں۔ بڑے بڑے بزرگان دین ان کی دعا لینے کیلئے انکی خدمت میں حاضری دیا کرتے تھے۔ ان کی کرامتیں اور ان کے اقوال بہت زیادہ ہیں جو عام طور پر مشور ہیں۔

حضرت فاطمہ نیشاپوریہ رضی اللہ عنہا

یہ بڑی اللہ والی ہوئی ہیں۔ مصر کے ایک بہت بڑے بزرگ حضرت ذوالنون مصری علیہ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اس اللہ والی نیک بی بی سے مجھے

Marfat.com

بہت زیادہ فیض ملا ہے حضرت بایزید بسطامیؒ کا بیان ہے کہ فاطمہ کے برابر بزرگی میں عورت کوئی میری نظر سے نہیں گزری۔ وہ یہ فرمایا کرتی تھیں کہ جو خدا کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے وہ تمام گناہوں میں پڑ جاتا ہے جو منہ میں آتا ہے بک ڈالتا ہے اور جو دل چاہتا ہے کہ بیٹھتا ہے۔ اور جو خدا کی یاد میں مصروف رہتا ہے۔ وہ فضول کاموں اور گناہ کی باتوں کے کرنے اور بولنے سے محفوظ رہتا ہے۔ مکہ مکرمہ میں عمرہ کے راستہ میں ۲۲۳ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا

یہ بھی بہت بلند مرتبہ اور باکرامت ولیہ ہیں۔ حضرت بشر حافی رضی اللہ عنہ جو بہت بڑے محدث اور صاحب کرامت ولی ہیں۔ ان کی ملاقات کے لیے جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت بشر حافی بیمار ہو گئے تو حضرت آمنہ ان کی بیمار پرسی کے لئے تشریف لے گئیں اتفاق سے اسی وقت حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ بھی عیادت کے لیے آ گئے۔ جب ان کو پتہ چلا کہ بی بی آمنہ رملہ سے آئی ہوئی ہیں۔ تو حضرت امام احمدؒ نے حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ ان بی بی صاحبہ سے ہمارے حق میں دعا کرائیں۔ چنانچہ حضرت بی بی آمنہ رملیہ نے اس طرح دعا مانگی کہ یا اللہ! بشر حافی اور احمد بن حنبل کو جہنم کے عذاب سے امان دے۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ کا بیان ہے کہ اسی رات کو ایک پرچہ آسمان سے ہمارے آگے گرا۔ جس میں بسم اللہ کے بعد یہ لکھا ہوا تھا کہ ہم نے بشر حافی اور احمد بن حنبل کو دوزخ کے عذاب سے امان دے دیدی اور ہمارے یہاں ان دونوں کے لیے اور بھی نعمتیں ہیں۔

Marfat.com

حضرت میمونہ سوداء رضی اللہ عنہا

یہ پاک باطن عورت بھی اپنے زمانے کی ایک بہت ہی مشہور کرامت والی ولیہ ہیں۔ان کے زمانے کے ایک بہت بلند مرتبہ با کرامت ولی حضرت عبدالواحد بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے خدا سے یہ دعا مانگی کہ یا اللہ جنت میں دنیا کی جو عورت میری بیوی بنے گی مجھے وہ عورت دنیا ہی میں ایک مرتبہ دکھادے۔ خدا نے میرے دل میں یہ بات ڈال دی کہ وہ عورت ''میمونہ سودا'' ہے اور وہ کوفہ میں رہتی ہے۔چنانچہ میں کوفہ گیا اور جب لوگوں سے اس کا پتہ ٹھکانا پوچھا تو معلوم ہوا کہ وہ ایک دیوانی عورت ہے جو جنگل میں بکریاں چراتی ہے۔میں اس کی تلاش میں جنگل کی طرف گیا تو یہ دیکھا کہ وہ کھڑی ہوئی نماز پڑھ رہی ہیں اور بھیڑیے اور بکریاں ایک ساتھ چل پھر رہے ہیں۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئیں تو مجھ سے فرمایا کہ اے عبدالواحد! جاؤ ہماری تمہاری ملاقات بہشت میں ہوگی۔ مجھے بیحد تعجب ہوا کہ ان بی بی صاحبہ کو میرا نام اور میرے آنیکا مقصد کیسے معلوم ہوا۔ مجھے یہ خیال آیا ہی تھا کہ انہوں نے کہا کہ اے عبدالواحد! کیا تم کو معلوم نہیں کہ روز ازل میں جن جن روحوں کو ایک دوسرے کی پہچان ہوگی ان میں دنیا کے اندر الفت ومحبت پیدا ہو جایا کرتی ہے۔پھر میں نے پوچھا کہ بھیڑیوں اور بکریوں کو میں ایک ساتھ چرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں یہ کیا معاملہ ہے؟ یہ سن کر انہوں نے جواب دیا جایئے اپنا کام کیجئے مجھے نماز پڑھنے دیجئے میں نے اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ سے درست کرلیا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے میری بکریوں کا معاملہ بھیڑیوں کے ساتھ درست کردیا ہے۔

تبصرہ: ماں بہنو! یہ مختلف زمانوں کی پچپن با کمال عورتوں کا تذکرہ ہم نے

Marfat.com

لکھ دیا ہے تا کہ مسلمان عورتیں ان اللہ والیوں کے حالات واقعات کو پڑھ کر عبرت اور سبق حاصل کریں اور اپنی اصلاح کر کے دونوں جہان کی اصلاح وفلاح حاصل کرنے کا سامان کریں خداوند کریم اپنے حبیب علیہ الصلوۃ والتسلیم کے طفیل میں سب کو ہدایت دے اور سب کو صراط مستقیم پر چلا کر خاتمہ بالخیر نصیب فرمائے (آمین)

حضرت شفا بنت حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تا حضرت میمونہ سوداٗ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ماخوذ جنتی زیور از حضرت شیخ الحدیث علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی مجددی صاحب"

حضرت حبیبہ عدویہ رحمت اللہ علیھا کا مجاہدہ

مروی ہے کہ:

''حضرت حبیبہ عدویہ رحمۃ اللہ علیہا کا معمول تھا کہ جب عشاء کی نماز پڑھ لیتیں تو اپنی چھت پر کھڑی ہو جاتیں کرتہ اور دوپٹہ خوب کس کر کہتیں اے الہ العالمین ستارے چٹک پڑے اور آنکھیں سو گئیں۔ بادشاہوں نے اپنے دروازے بند کر لیے ہر ایک حبیب اپنے حبیب کے ساتھ تنہا ہوا۔ اب میں تیرے سامنے کھڑی ہوں پھر نماز پڑھتی رہتیں۔ جب فجر ہو جاتی تو کہتیں الٰہی رات ختم ہوئی اور دن روشن ہو گیا مجھے معلوم نہیں کہ تو نے مجھ سے یہ رات قبول فرمائی تو میں خود کو مبارکباد دیتی ہوں یا تو نے نامنظور کی تو تعزیت کروں۔ قسم ہے تیری عزت کی جب تک تو مجھ کو باقی رکھے گا یہ طریقہ رکھوں گی اور اگر تو اپنے دروازے سے مجھ کو جھڑک دے گا تو میں ہرگز نہ ٹلوں گی اس لیے کہ میرے دل میں تیرے کرم وجود سے بہت اسلام نے نواز ا اور اُس کی محبت سے یہ ہے کہ مجھے رات کو جگایا حالانکہ بہت سی اُس کی مخلوق سوتی ہے''۔

Marfat.com

حضرت سریہؒ کا مجاہدہ

ایک شخص ابو ہاشم قرشی نامی کا بیان ہے کہ:

''ایک عورت سریہ نامی جو یمن کی رہنے والی تھی ہمارے ایک مکان میں آکر ٹھہری میں اُس کی فریاد اور آہ وزاری تمام رات سنا کرتا۔ ایک روز میں نے اپنے خادم سے کہا کہ اس عورت کو جھانک کر دیکھ کیا کہتی ہے اور کیا کرتی ہے اُس نے جو دیکھا تو معلوم کیا کہ اور کچھ نہیں کرتی یہ کرتی ہے کہ اپنی نظر آسمان کی طرف سے نہیں ہٹاتی اور قبلہ رخ بیٹھی ہوئی کہہ رہی ہے کہ تو نے سریہ کو پیدا کیا پھر اپنی نعمت سے اس کو غذا دی اور ایک حال سے دوسرے حال میں رکھا تیرے تمام احوال اُس کے حق میں اچھے ہیں یہ مصائب اُس کے نزدیک سلوک کے ہیں اور وہ اس کے باوجود بھی خود کو تیرے غصے کے لیے معترض ہوتی ہے کہ بے تامل تیری نافرمانی کی رات کرتی ہے کیا تو یہ جانتا ہے کہ وہ یہ گمان کرتی ہوگی کہ تو اس کے برے فعل نہیں دیکھتا ہوگا حالانکہ تو علیم وخبیر اور ہر چیز پر قادر ہے''۔

رونا دل کی راحت ہے:

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ: ''میں ایک دن کنعان کی وادی سے نکلا جب وادی کے اُوپر گیا تو دیکھا کہ سامنے سے ایک سیاہ چیز میری طرف کو آرہی ہے اور کہتی ہے: وَبَدَا لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ مَالَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ اور روتی ہے جب وہ مجھ سے نزدیک ہوئی تو معلوم ہوا کہ ایک عورت صوف کا جبہ پہنے اور ہاتھ میں ڈولچی لیے ہے اُس نے کہا تو کون ہے جو اللہ تعالیٰ سے فارغ ہو کر دوسروں کی طرف متوجہ ہے میں نے کہا ایک مسافر مرد ہوں اُس نے کہا تعجب کی بات

Marfat.com

ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہوتے ہوئے غربت وسفر کے کیا معنی ہیں۔ اُس کے یہ الفاظ سن کر میں رو پڑا۔ پھر وہ بولی تو کیوں روتا ہے میں نے کہا دوا ایسے درد پر پڑی کہ زخم ہو گیا تھا اور دوا سے جلد اچھا ہونے لگا اُس نے کہا اگر تو سچا ہے تو پھر تو کیوں روتا ہے میں نے کہا کیا بچوں کو رونا نہیں آتا اُس نے کہا نہیں نہیں۔ میں نے کہا کیا وجہ ہے۔ رونا راحت ہوتا ہے میں نے جب یہ ان کی بات سنی تو حیرت میں ڈوب گیا اور زبان سے کچھ نہ کہہ سکا''۔

حضرت غفیرہ رحمۃ اللہ علیہا کا مجاہدہ

ایک شخص احمد بن علی نامی کا بیان ہے کہ: ''ہم نے ایک دفعہ حضرت غفیرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے پاس جانے کی اجازت چاہی انہوں نے ہم کو اجازت نہ دی۔ ہم اُن کے دروازے ہی پر پڑے اور کہیں نہ ملے جب انہیں معلوم ہوا تو وہ دروازہ کھولنے کے لیے کھڑی ہوئیں اور یہ کہہ کر دروازہ کھولا کہ الٰہی میں تجھ سے اُس شخص سے پناہ مانگتی ہوں جو مجھ کو تیرے ذکر سے روکے ہم اندر گئے اور ان سے کہا کہ آپ ہمارے لیے دعا کریں انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ میرے گھر میں تمہاری ضیافت یوں کرے کہ تمہاری مغفرت فرمادے پھر ہم سے کہا کہ عطائے سلمی نے چالیس سال آسمان کی طرف نگاہ نہ کی اور ایک نگاہ نے جو اُن پر خیانت کی تو بیہوش ہو کر گر پڑے اور پیٹ میں کوئی پردہ پھٹ گیا کاش غفیرہ اپنا سر اُٹھائے اور نافرمانی نہ کرے اور کیا اچھا ہو کہ اگر نافرمانی کی ہے تو اُسے دوبارہ نہ کرے''۔

Marfat.com

اقوال الصالحین

بعض صالحین نے فرمایا کہ:

''میں ایک دن بازار گیا اور میرے ساتھ ایک حبشی لونڈی تھی میں نے بازار سے علیحدہ جگہ پر اُسے بٹھا دیا اور خود کسی کام سے بازار چلا گیا اور اُسے یہ کہا کہ جب تک میں نہ آؤں یہاں سے نہ ہلنا۔ جب میں اپنے کام سے فارغ ہو کر آیا تو اُسے جہاں بٹھایا تھا وہاں نہ پایا۔ اپنے گھر کو واپس آیا اس پر نہایت غصہ تھا۔ جب اس نے مجھے دیکھا تو میرے چہرے کے تاثرات کو پہچان لیا اور مجھ سے کہا کہ آپ جلدی نہ کریں میری بات سن لیں جس جگہ آپ مجھے بٹھا کر گئے تھے وہاں پر میں نے کوئی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا نہ پایا مجھے خوف ہوا کہ یہ جگہ زمین میں دھنس نہ جائے اس لیے میں وہاں سے چلی آئی۔

راوی کہتا ہے کہ مجھے اس کی گفتگو سے تعجب ہوا اور اس سے کہا کہ تو آزاد ہے اس نے کہا کہ یہ آپ نے برا کیا میں آپ کی خدمت کیا کرتی تھی تو مجھ کو دو ثواب ملتے تھے اب ایک ثواب جاتا رہا۔

حضرت بریرہ رحمۃ اللہ علیہا کا مجاہدہ

ایک شخص ابن علائے سعدی نامی کا بیان ہے کہ:

''میری چچا کی لڑکی کا نام بریرہ تھا۔ وہ عابدہ تھیں۔ قرآن مجید کی تلاوت کثرت سے کیا کرتی تھیں جب ایسی آیت پر پہنچتیں جس میں دوزخ کا ذکر ہوتا تو خوب تر روتیں یہاں تک کہ رونے کی کثرت سے اُن کی آنکھیں جواب دے گئیں۔ اُس کے چچیرے بھائیوں نے آپس میں کہا کہ چلو انھیں کثرت گریہ کے

Marfat.com

بارے میں ملامت کریں ہم سب مل کران کے پاس گئے اور پوچھا کہ اے بریرہ تم کیسی ہو جواب دیا مہمان ہوں زمین پر پڑی ہوئی ہوں اس کی منتظر ہوں کہ کب کوئی ہم کو بلائے اور ہم جائیں ۔ ہم نے کہا کہ آخر یہ رونا کب تک رہے گا آنکھیں تو جاتی رہیں انہوں نے کہا کہ اگر میری آنکھوں کواللہ تعالیٰ کے یہاں کچھ بہتری ہے تو دنیا میں جو کچھ اُن میں سے جاتا رہا اس کا کیا نقصان ہے اگران کواللہ تعالیٰ کے ہاں برائی ہے تو اس سے زیادہ رووں گی ۔ یہ کہہ کرمنہ پھیرلیا لوگوں نے کہا یہاں سے چلنا چاہیے انکا حال کچھ عجب سا حال ہے۔ ہمارے جیسا حال نہیں۔

حضرت معاذہ عدویہؒ کا مجاہدہ

مروی ہے کہ:"جب دن نکلتا تو حضرت معاذہ عدویہؒ فرماتیں کہ یہ وہ دن ہے جس میں مروں گی اور شام تک کچھ نہ کھاتیں جب رات ہو جاتی تو فرماتیں کہ اس رات مروں گی اور صبح تک نماز میں مصروف رہتیں"۔

حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا کا مجاہدہ

حضرت ابوسلیمان درانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ:"میں ایک رات حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا کے یہاں رہا وہ اپنی محراب میں کھڑی ہوئیں اور میں مکان کے ایک گوشے میں اور صبح تک ہم دونوں کھڑے رہے جب صبح ہوئی تو میں نے کہا کہ جس شخص نے ہم کو اس رات کے قائم ہونے کی قوت عطا فرمائی اس کا شکرانہ کیا ہے حضرت رابعہ رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا اُس کا شکرانہ یہ ہے کہ دن کو اس کے لیے روزہ رکھا جائے"۔

Marfat.com

حضرت شعوانہ رحمۃ اللہ علیہا کی دعا

مروی ہے کہ:

''حضرت شعوانہ رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ اپنی دعا میں یوں کہا کرتیں الٰہی مجھے تیری ملاقات کا بہت شوق ہے اور تیرے بدلہ دینے کی بہت توقع ہے تو وہ کریم ہے کہ تیرے ہاں توقع کرنے والوں کی امید نہیں ٹوٹتی اور مشتاقوں کا شوق تیرے یہاں نکما ہوا گر اب میری موت ہو اور کسی عمل نے مجھ کو تیرے قریب نہ کیا ہو تو اپنی بیماریوں کے ذریعہ گناہوں کا اقرار کرتی ہوں پس اگر تو معاف فرمائے گا تو تجھ سے اور کون بہتر ہے جو ایسا کرے اور اگر تو عذاب دے گا تو تجھ سے زیادہ عادل کون ہے الٰہی میں نے جو اپنے نفس کے لیے نظر کی تو اُس پر ستم کیا اب اُس کے لیے تیرا حسن نظر آ رہا ہے اگر تو اس کا مطلب پورا نہ فرمائے گا تو اُس کی خرابی اور تباہی ہے۔ الٰہی تو میری تمام زندگی مجھ پر احسان کرتا رہا تو اس احسان کو موت کے بعد قطع نہ فرما اور جو شخص میری زندگی میں میرے احسان کا ذمہ دار رہا ہے اس سے مجھے توقع ہے کہ وصال کے وقت بھی مجھے بخش دے گا الٰہی تو تو میری زندگی میں ہمیشہ ذمہ داری سے میرے ساتھ سلوک کرتا رہا تو وصال کے بعد میں تیرے حسن نظر سے کیسے مایوس ہونگی الٰہی اگر میرے گناہوں نے مجھے ڈرایا ہے تو جو مجھ کو تجھ سے محبت ہے اس نے مجھے اطمینان دلایا ہے پس میرے معاملے کو اس طرح پورا فرما جو تیری شان کے لائق ہو اور اس شخص پر بار بار اپنا فضل کر جو جہالت میں مغرور ہے الٰہی اگر تجھ کو میری رسوائی منظور ہوتی تو تو مجھ کو ہدایت نہ فرماتا اور اگر میری فضیحت مقصود ہوتی تو پردہ پوشی کیوں کرتا پس جس وجہ سے تو نے مجھے ہدایت دی اُسی وجہ سے مجھے بہرہ ور فرما اور جس وجہ سے پردہ پوشی کی اُسی طرح ہمیشہ کر الٰہی مجھے گمان نہیں کہ جس مطلب میں میں نے اپنے عمر گزاری تو اُسے نامنظور

Marfat.com

فرما کر مجھے ہٹا دے گا۔ الٰہی اگر میں نے گناہ نہ کیا ہوتا تو تیرے عذاب سے کیوں ڈرتی اور اگر تیرا کرم نہ پہچانتی تو تیرے ثواب کی توقع کیوں کرتی !!۔

حضرت رحلہ رحمۃ اللہ علیھا کا مجاہدہ

حضرت خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ ''ہم حضرت رحلہ عابدہ رحمۃ اللہ علیہا کے پاس گئے ان کا یہ حال تھا کہ روزہ رکھتے رکھتے سیاہ رنگ ہوگئی تھیں اور روتے روتے اندھی ہوگئی تھیں اور پڑھتے پڑھتے کمزور ہوگئیں تھیں۔ نماز بیٹھ کر پڑھا کرتی تھیں۔ ہم نے اُنہیں سلام کیا اور کچھ بخشش کی دعا کے لئے کہا تا کہ ان پر معاملہ آسان ہو جائے۔ آپ نے سنکر ایک چیخ ماری اور فرمایا (من آنم کہ دانم) میں اپنے نفس کا حال خود ہی جانتی ہوں۔ اسی لئے میرا دل زخمی اور جگر پارہ پارہ ہے۔ میری یہ تمنا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے پیدا نہ کرتا اور میرا تذکرہ دنیا میں نہ ہوتا یہ کہہ کر پھر نماز پڑھنے لگیں۔ پس اگر تم کو اپنے نفس کی نگہداشت اور حفاظت منظور ہو تو ان مردوں اور عورتوں کے حالات پر غور کرو جنہوں نے اجتہاد کیا تا کہ تمہارے دل میں یہ خواہشات پیدا ہوں۔ اور اپنے زمانے والوں کی طرف مت دیکھنا جن کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

''اور گر تو کہا مانے اکثر لوگوں کا جو دنیا میں ہیں۔ تجھ کو بھلا دیں اللہ کی راہ ہے''

حضرت حَبیبہ عدویہ رحمۃ اللہ علیہ کا مجاہدہ سے لیکر حضرت رحلہ رحمۃ اللہ علیہا کا مجاہدہ تک ماخوذ ''مراقبہ کی حقیقت'' از حجۃ الاسلام حضرت امام محمد بن غزالی رحمۃ اللہ علیہ تدوین وتزین: حضرت مولانا محمد شریف نقشبندی۔

حضرت شفا بنت حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما تا حضرت میمونہ سودا رضی اللہ عنہا۔ ماخوذ ''جنتی زیور'' از حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی مجددی رحمۃ اللہ علیہ۔

Marfat.com

بحر روحانیت حضور قبلہ عالم۔غوث زماں قطب دوراں آستانہ عالیہ موہری شریف تحصیل کھاریاں ضلع گجرات پاکستان سے فیوض و برکات حاصل کرنے والیاں

پاک دامن نیک سیرت خواتین

حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ موہری شریف

حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ سرکارؒ کے فیوض و برکات کی خوشبو پوری دنیا میں پھیلی ہے اس سے مرد اور عورتیں یکساں فیضیاب ہوئے ہیں۔مردوں میں سے اگر اہم روحانی مقامات پر پہنچے ہیں تو عورتوں میں سے بھی چند نیک سیرت اور زاھدہ، عابدہ، پرہیزگار بیبیاں ہیں جنہوں نے اللہ کریم اور اس کے پیارے حبیب پاک ﷺ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر دنیا کو خیر باد کہہ کر دین کے راستہ کو اختیار کرلیا تھا۔اور تارکین دنیا ہوگئیں انہوں نے تزکیہ نفس کر کے پوری زندگی مجاہدہ میں گزاری ان کا ذکر خیر ہدایت انسان کیلئے کرنا ضروری ہے یہ نیک سیرت خواتین مندرجہ ذیل ہیں:

دیگر نیک سیرت خواتین جنہوں نے موہری شریف سے فیوض و برکات کی جھولیاں بھریں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ سائیں رابعہ اختر صاحبہ مرحومہ رحمۃ اللہ علیہا عارفہ باللہ' مزار پاک کولیاں۔

۲۔ سائیں ایمینہ بی بی صاحبہ مرحومہ رحمۃ اللہ علیہا مزار کوانکھ ضلع گجرات۔

۳۔ آپاں زیب النساء صاحبہ (موہری شریف کی رہنے والی ہیں) پوری زندگی دربار شریف میں ذکر الٰہی میں گزار رہی ہیں متعدد مرتبہ حج مبارک سے مشرف ہوئی ہیں ان کی سلسلہ عالیہ کیلئے بے پناہ خدمات ہیں آپ کا جائے مدفن محترمہ مائی صاحبہ

Marfat.com

نے مزار پاک کے احاطہ میں اپنے پہلو میں رکھا ہے۔ یہ سعادت صرف آپاں زیب النساء صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا کو ہی نصیب ہو سکی ہے۔

۴۔ آپاں علی بیگم صاحبہ مرحومہ رحمۃ اللہ علیہا مزار ڈھوک ملا خاں ساگری

۵۔ سائیں کنیز فاطمہ صاحبہ مرحومہ مزار اوتم

۶۔ سائیں سردار بیگم صاحبہ مرحومہ مزار حقیقہ

۷۔ سائیں سرداری صاحبہ کورنکھ زندہ ہیں۔

۸۔ بہن انور جان صاحبہ موہری شریف زندہ ہیں۔

۹۔ بہن فضلاں بی بی صاحبہ آئی اعوان شریف زندہ ہیں۔

۱۰۔ حاجن حیات بیگم سعادت تنویر صاحبہ موہری شریف زندہ ہیں۔

۱۱۔ حاجی بیگم صاحبہ کوہاٹ زندہ ہیں۔

Marfat.com

عظیم مائیں۔۔۔عظیم بیٹے

ماں کی تربیت بچوں کی شخصیت پر کس طرح اثر انداز ہوتی ہے؟ ماؤں کی عظمت کا فیضان بیٹوں کو کیسے عظیم بناتا ہے؟ اور ماں کی گود اپنے بچوں کیلئے پہلی درسگاہ کیسے ثابت ہوتی ہے؟ اس حقیقت کا تجزیہ کرتے ہوئے اقبال رحمۃ اللہ علیہ قوم کی ماؤں سے کہتے ہیں:

بتولے باش پنہاں شو ازیں عصر
کہ در آغوش شبیرے بگیرے

''سیّدہ بتول رضی اللہ عنہا کے رنگ میں رنگ جا اور زمانے کی نظروں سے اپنے آپ کو مخفی کر لے شاید تیری گود میں بھی شبیر رضی اللہ عنہ آجائے۔''

یعنی جب ماں سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی سیرت وکردار کو اپنا لے تو جبھی اس کی گود میں اسوہ شبیری کی راہوں پر چلنے والا بچہ کھیلتا ہے۔ ماں فاطمہ رضی اللہ عنہا ہو تو بیٹا شبیر رضی اللہ عنہ ہوتا ہے۔ ماں کی عظمت بیٹے کے عظیم ہونے کا راز ہے۔

تاریخ میں ایسی بیشمار ماؤں کے تذکرے محفوظ ہیں جنہوں نے اپنے بیٹوں کی ایسی تربیت کی کہ ان کے بیٹے علم وفضل، زہد وتقویٰ، تدین وپارسائی اور جرأت وشجاعت کے آسمانوں پر نیر تاباں بن کر چمکے۔ آیئے تاریخ کے چند صفحات پلٹتے ہیں۔

یہاں ہم سب سے پہلے اس عظیم ماں کا ذکر کرتے ہیں جس نے خلیفۃ الرسول ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سایۂ شفقت میں پرورش پائی۔ اس عظیم ماں کا اسم گرامی حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا ہے۔ ان کے عظیم بیٹے کا نام حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہے۔ قرون اولیٰ کی ایک ماں نے اپنے بیٹے

Marfat.com

سے جو کہا وہ تاریخ نے اپنے سینے میں قیامت تک کیلئے محفوظ کرلیا اور ہر ماں کے لئے اسے ایک مشعل راہ بنا دیا کہ مائیں اپنے بیٹوں کو حق وصداقت پہ ڈٹ جانے کا حکم کیسے دیں۔ جب آپ حجاج بن یوسف کے خلاف برسر پیکار تھے اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ فتح کی اُمید یقینی طور پر ختم ہوگئی اور شکست صاف نظر آنے لگی تو اپنی والدہ ماجدہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے۔ ''امی جان! اب جبکہ میرے بیٹے بھی میرا ساتھ چھوڑ گئے ہیں صرف چند ساتھی باقی رہ گئے ہیں۔ ان میں بھی لڑنے کی سکت نہیں اور دشمن کسی طرح کی نرمی نہیں کرنا چاہتا تو ان سنگین حالات میں کیا کروں؟''

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے انہیں فرار کی راہ نہ دکھائی، جھکنے کا راستہ نہیں دکھایا، ممتا کے ہاتھوں شکست کھا کر رونے پیٹنے نہیں لگیں، بلکہ اپنے بیٹے کو کمال جرأت وشجاعت اور استقامت کا درس دیتے ہوئے فرمایا: ''بیٹا! اگر تمہیں یقین ہے کہ تم برسرِ حق ہو تو کسی قیمت پر بھی ظالموں کے سامنے نہ جھکو اور اپنے دوسرے ساتھیوں کی طرح راہ حق میں قربان ہو جاؤ لیکن اگر محض دنیاوی جاہ وحشم کی خاطر لڑ رہے ہو تو تم سے برُا کوئی نہ ہوگا کہ بہت سے لوگوں کو ناحق شہید کروا دیا۔ اگر تم اطاعت کیلئے محض اس لئے آمادہ ہو رہے ہو کہ تمہارے پاس حامیوں کی کمی ہے تو یہ بندہ مومن کا شیوہ نہیں، جاؤ اور اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دو۔''

ماں کے جرأت مندانہ جواب نے بیٹے کے حوصلہ کو مہمیز تو لگا دی، ٹوٹی ہوئی ہمت بحال تو ہوئی لیکن دل میں ایک اور کھٹک جاگ اُٹھی۔ کہنے لگے:

''ماں جی! مجھے ڈر ہے کہ میرے قتل کے بعد بنواُمیہ میری لاش کا مثلہ کر کے

Marfat.com

سولی پر لٹکا دیں گے۔''

اس بھیانک اور دلدوز منظر کا تصور کر کے ماں کے حوصلے پست نہیں ہوئے۔ بیٹے کی محبت نے اسے بزدلی کی راہ نہیں دکھائی بلکہ یہ حق پرست مومنہ ماں اپنے بیٹے سے کہتی ہے: ''بیٹا! ذبح ہو جانے کے بعد بکری کی کھال کھینچنے سے اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ جاؤ، خدا سے مدد مانگو اور اپنا کام پورا کرو۔''

ماں کے اس جواب نے بیٹے کو ایک اور ولولہ تازہ دیا۔ پھر شوق شہادت دل میں انگڑائیاں لینے لگا۔ ماں کو الوداع کہا، دشمنوں کی صفوں میں گھس گئے اور مردانہ وار لڑتے ہوئے جام شہادت نوش کر گئے۔ حجاج نے ان کی لاش کو منظر عام پر سولی پر لٹکا دیا۔ تین روز کے بعد حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا ادھر سے گزر ہوا تو بیٹے کی مصلوب لاش دیکھ کر فرمانے لگیں: ''یہ شہسوار ابھی بھی اپنی سواری سے نہیں اترا؟''

علامہ شبلی نعمانی نے اس واقعہ کو نظم کے قالب میں ڈھالا اور سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کے جذبات کی ترجمانی یوں کی:

اب بھی منبر سے نہ اترا یہ خطیب
اب بھی مرکب سے نہ اترا یہ سوار

ماں کی حق گوئی اور استقامت نے بیٹے کو جرأت وشجاعت اور بیباکی کا کوہ ہمالیہ بنا دیا۔

تاریخ کی ورق گردانی کرتے ہوئے ہمیں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے تقویٰ و تدین کا پیکر اور شرم وحیا کا مجسمہ عظیم ماں بھی نظر آتی ہے جو جب اپنے بیٹے کو تحصیل علم کیلئے بھیجتی ہے تو صرف ایک نصیحت کرتی ہے کہ بیٹا جھوٹ

Marfat.com

نہ بولنا۔ دل کی گہرائیوں سے نکلا ہوا یہ جملہ اور سچی ماں کی طرف سے سچ کی یہ تلقین بیٹے کو صدق واخلاص کی نجانے کتنی منزلیں پلک جھپکنے میں طے کروادیتی ہے اور پھر وہ مال لٹنے کے خدشے کی پرواہ کئے بغیر کمال استغناء سے ڈاکوؤں سے کہتے ہیں میں تمہیں پوستین میں سلے ہوئے درہموں کی خبر اس لئے دے رہا ہوں کہ میری ماں نے کہا تھا: ''بیٹا! جھوٹ نہیں بولنا۔'' اور میں اپنی ماں سے کیا ہوا وعدہ توڑ نہیں سکتا۔ یہی سچ ڈاکوؤں کے دلوں کی دنیا بدل دیتا ہے اور بعد میں جب قربِ الٰہی کی نجانے کتنی منزلیں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے طے کرلیں، جب صفحہ گیتی پر وہ رشد وہدایت کا ماہ کامل بن کے چمک رہے تھے ان سے پوچھا آپ کے امر کی بنیاد کس چیز پر ہے؟ تو فرمایا: ''سچ پر۔''

ماں کی ایک اخلاص بھری تلقین نے بیٹے کو کیا سے کیا بنا دیا؟

عظیم ماؤں کے جو تذکرے تاریخ نے اپنے سینے میں محفوظ کرلیے ہیں ان میں ایک حضرت ابراہم بن یزید نخعی رحمۃ اللہ علیہ کی ماں بھی ہے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ جب حضرت ابراہیم بن یزید نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے عراق کے سفاک گورنر حجاج بن یوسف ثقفی کے خلاف آوازِ حق بلند کی تو حجاج کے خونخوار سپاہی انہیں گرفتار کرنے کیلئے نکل کھڑے ہوئے تاکہ انہیں جیل کی کوٹھڑی میں محبوس کردیں اور وہیں وہ بھوکے اور پیاسے تڑپ تڑپ کے مرجائیں۔ لیکن وہ ابراہیم بن یزید نخعی رحمۃ اللہ علیہ کو تلاش نہ کرسکے۔ ایک دن ابراہیم بن یزید تیمی یوں ہی نماز سے فارغ ہوئے۔ سپاہیوں نے آن پکڑا۔ پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ فرمانے لگے ابراہیم۔ کہنے لگے والد کا نام۔ فرمایا: یزید۔ سپاہی خوشی سے بے خود ہوگئے کہ وہ تو کئی دن سے ابراہیم بن یزید نخعی کو

Marfat.com

ڈھونڈتے ڈھونڈتے پاگل ہو گئے تھے لیکن انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ میں ابراہیم بن یزید تو ہوں لیکن نخعی نہیں ہوں تیمی ہوں۔

سپاہیوں نے پکڑ کر جیل میں ڈال دیا اور وحشیانہ تشدد شروع کر دیا۔ ماں اور بیٹے کا رشتہ ایسا ہے کہ چوٹ بیٹے کو لگے تو درد ماں کو ہوتا ہے۔ جب بیٹے کو جیل میں بند کر دیا گیا تو ماما کی ماری ماں کئی دن ان کی تلاش میں سرگرداں رہی۔ پریشانی اور اضطراب نے ان کی شخصیت کو ہلا کے رکھ دیا۔ بیٹا چلا جائے تو ماں کی آنکھوں کا نور بھی چلا جاتا ہے اور دل کا سرور بھی۔ نہ جانے یہ دن انہوں نے کس کرب اور اضطراب میں گزارے۔ آخر انہیں پتہ چلا کہ حجاج کے سپاہی انہیں ابراہیم نخعی کے دھوکے میں گرفتار کر کے لے گئے ہیں۔ اور اب وہ دیماس کے قید خانے میں محبوس ہیں۔ والدہ اپنے بیٹے کو ملنے کیلئے قید خانہ پہنچیں تو بیٹے کو پہچان نہ سکیں کیونکہ جیل کی سختیوں نے ان کا رنگ وروپ بدل دیا تھا۔ رعنائی و زیبائی کا پیکر بیٹا ہڈیوں کا ایک ڈھانچہ بن کر رہ گیا تھا۔ بیٹے کی یہ حالت دیکھ کر ماں کی آنکھیں چھلک پڑیں۔ ضبط کے سارے بندھن ٹوٹ گئے۔ فرمانے لگیں: ''بیٹا! تم نے بتایا کیوں نہیں کہ جس ابراہیم کی تمہیں تلاش ہے وہ اور ہیں میں نہیں ہوں؟ تمہیں ابراہیم نخعی کی تلاش ہے میں تو ابراہیم تیمی ہوں۔

عظیم بیٹا ماں کو جواب دیتا ہے کہ:

''ماں جی! ابراہیم نخعی تو علم وعمل کا چراغ ہیں۔ جن سے علم وعمل کی ہزاروں شمعیں اور فروزاں ہوں گی۔ یہ چراغ ظلم کی آندھی سے نہیں بجھنا چاہیے۔ ان کی زندگی ملت کا سرمایہ ہے۔ یہ سرمایہ لٹیروں کے ہاتھوں سے محفوظ رہنا چاہئے۔ میری زندگی کی قربانی سے اگر یہ علم وعمل کا چراغ بچ جاتا ہے یہ ملت کا سرمایہ محفوظ رہ جاتا ہے

Marfat.com

تو میرے لئے یہ بہت بڑی سعادت ہوگی۔''

بیٹے کا جواب سن کر ماں نے یہ نہیں کہا پاگلوں جیسی باتیں نہ کرو تم چلے گئے تو میری دنیا اجڑ جائے گی۔ میرے بیٹے تم ہو، کوئی اور نہیں۔ انہیں صاف صاف بتاؤ کہ تم اور ہو وہ اور ہیں اور گھر لوٹ آؤ تاکہ میرے گھر کی رونقیں واپس آ جائیں۔ نہیں نہیں۔ ماں نے یہ نہیں کہا۔ ماں نے جو جواب دیا وہ تاریخ کے صفحات میں آج بھی ایسے چمکتا ہے جیسے آسمان پہ نیر تاباں۔

ماں کہنے لگی:

''ہاں ابراہیم نخعی ملت کیلئے متاع بے بہا ہیں ان پر آنچ نہیں آنی چاہیے۔ بیٹا! اللہ تعالیٰ تمہارے اس ایثار کو قبول فرمائے۔ وہ مجھے صابر و شاکر پائے گا۔''

ماں کے اس جواب نے بیٹے کو ایک ولولہ تازہ دیا۔ ان کی جرأت وشجاعت کو مزید جولانیاں بخشیں۔ وہ قید و بند کی صعوبتیں جھیلتے رہے۔ آخر ایک رات جیل میں جام شہادت نوش کر کے حیات سرمدی پا گئے۔ اسی رات حجاج نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ ''آج شہر میں ایک جنتی مر گیا ہے۔''

ماں کے مومنانہ جواب نے بیٹے کو عظمتوں کی کن بلندیوں تک پہنچا دیا!

عظیم ماؤں کا تذکرہ کرتے ہوئے ذہن بڑی شدت سے اس ماں کو بھی یاد کرتا ہے جسے تاریخ حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کے نام سے یاد کرتی ہے۔ جو بہت بڑی شاعرہ تھیں۔ زمانہ جاہلیت میں جب ان کے ایک بھائی کو مخالف قبیلے نے قتل کر دیا تو اس کی یاد میں انہوں نے اتنے دردناک مرثیے لکھے کہ جنہیں سن کر آنکھیں ساون بھادوں کی بارشوں کی طرح برسیں اور جگر پاش پاش ہو جائیں۔ اسلام قبول

Marfat.com

کرنے کے بعد ایک موقع پر اپنے چار بیٹوں کو میدان جہاد میں روانہ کیا اور فرمانے لگیں: ''میرے بیٹو! بہادری اور شجاعت سے لڑنا۔ کوئی پیٹھ پھیر کے نہ بھاگے کہ اس کی پشت پر زخم آئے۔ اگر کسی کی پشت پہ زخم آیا تو میں اسے اپنا دودھ نہیں بخشوں گی۔''

بہادری اور شجاعت کی یہ تلقین کوئی صرف لفظوں کا ہیر پھیر نہیں تھا بلکہ مچلتے جذبوں کا اظہار تھا۔ پھر اسی موقع پر ان کے چاروں بیٹے جام شہادت نوش کر گئے تو انہوں نے اس موقع پر جبکہ بظاہر ان کا سارا جہاں لٹ گیا تھا، جو ارشاد فرمایا اس نے قیامت تک کیلئے ماؤں کا سر فخر سے بلند کر دیا۔ فرمانے لگیں: ''اس اللہ کی حمد ہے جس نے مجھے چار شہیدوں کی ماں ہونے کا شرف عطا فرمایا ہے۔''

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ بھی بڑی عظیم ماں تھیں جن کی تعلیم و تربیت نے ان کے اس عظیم بیٹے کو عظمتوں کا امین بنایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اپنی ماں سے کہا میں علم دین حاصل کروں گا تو انہوں نے یہ نہیں کہا کہ یہ تم کون سا راستہ اختیار کرنے لگے ہو؟ بلکہ کمال شفقت اور محبت سے فرمایا کہ آؤ میں تمہیں علماء کا لباس پہناؤں۔ پھر مجھے علماء جیسا جوڑا پہنایا۔ میرے سر پر سیاہ لمبی ٹوپی پہنائی۔ اس کے اوپر عمامہ باندھا اور فرمانے لگیں:

اِذْهَبْ اِلٰى رَبِيْعَةَ فَتَعَلَّمْ مِنْ اَدَبِهٖ قَبْلَ عِلْمِهٖ.

''ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں جاؤ اور ان کے علم سے پہلے ان کے اخلاق و آداب سیکھو۔''

تقریباً ایسی ہی بات حضرت پیر مختار ضیاء رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے والد گرامی

Marfat.com

نے اس وقت کہی تھی جب انہوں نے آپ کو حضرت ضیاء الامت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں تحصیل علم کیلئے بھیجا تھا کہ "بیٹا! درسی کتب بھی محنت سے پڑھنا لیکن سب سے بڑھ کر حضرت ضیاء الامت کی زندگی کی کتاب پڑھنے پہ محنت کرنا۔"

جو والدین اپنے بچوں کو علم سے پہلے ادب سیکھنے کی تلقین کریں جو درسی کتابوں سے بڑھ کر کتابِ زندگی پڑھنے کی تلقین کریں انہیں کے بچے حقیقت دین کی دولت گراں مایہ پا جاتے ہیں۔

دیں مجو اندر کتب اے بے خبر
علم وحکمت از کتب دیں از نظر

(اقبالؒ)

"اے بے خبر! دین محض کتابوں کے اندر تلاش نہ کرنا علم وحکمت کتابوں سے ملتے ہیں اور دین "نظر" کا فیضان ہوتا ہے۔"

امام محمد بن عبدالرحمٰن الاوقص کی جسمانی ساخت ایسی تھی کہ گردن بدن میں گھسی ہوئی تھی۔ قد پست تھا۔ کندھے بہت زیادہ اوپر اُٹھے ہوئے تھے اور شکل وصورت بھی اچھی نہ تھی لیکن ان کی والدہ بڑی عظیم والدہ تھیں۔ انہوں نے اپنے بیٹے کو جو نصیحت کی بس اس نے بیٹے کو شرف وفضیلت کا امام بنا دیا۔ فرمانے لگیں:

"میرے بیٹے تمہاری جسمانی ہیئت ایسی ہے کہ تم جہاں بھی جاؤ گے لوگ تمہارا مذاق اُڑائیں گے۔ اس لئے تم علم دین حاصل کرو۔ وہ اس کمی کو پورا کر دے گا اور تمہاری اس حقارت کو ختم کر دے گا۔"

آپ فرماتے ہیں کہ میری ماں کی اس نصیحت نے مجھے بہت نفع پہنچایا۔ میں

Marfat.com

نے دین سیکھا اور قاضی بن گیا۔

یہ ماں کی عظمت تھی کہ ایک ''معذور'' بیٹے کو گداگری کا راستہ نہیں دکھایا بلکہ عظمتوں کا امین بنا دیا۔ پھر ان کی جسمانی ساخت تو ایسی تھی کہ ایک مرتبہ دعا مانگ رہے تھے۔ ''اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ. '' اے اللہ! میری گردن کو جہنم سے آزاد فرما۔'' ایک منچلی عورت کی رگِ ظرافت پھڑکی اور فوراً کہنے لگیں۔ ''یَا ابْنَ اَخِیْ فَاَیُّ رَقَبَۃٍ لَکَ. '' اے میرے بھتیجے! تیری گردن ہے کہاں جسے اللہ دوزخ سے آزاد فرمائے؟ لیکن ماں کی نصیحت نے انہیں عظمت کی ان بلندیوں پر پہنچا دیا تھا کہ ان کے رعب و دبدبہ کا یہ عالم تھا کہ جب منصب قضا پر بیٹھتے تو فیصلہ چاہنے والا ان کے جلال سے تھر تھر کانپ رہا ہوتا تھا۔

عظیم ماؤں کا تذکرہ ادھورا رہے گا اگر حضرت امام سفیان رحمۃ اللہ علیہ بن عیینہ کی عظیم ماں کا ذکر نہ کیا جائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے میری والدہ نے کہا:

''میرے پیارے بیٹے! تم علم حاصل کرو میں سوت کات کے تمہاری ضروریات پوری کرتی رہوں گی۔ میرے بیٹے! جب تم دس احادیث لکھو اور انہیں سیکھ لو تو اپنے بارے میں غور کرو کہ کیا تمہارے اخلاق، عمل اور وقار میں اضافہ ہوا ہے یا نہیں؟ اگر یہ باتیں نہ دیکھو تو سمجھ لو کہ یہ علم تمہارے حق میں نقصان دہ ہے، تمہیں نفع دینے والا نہیں ہے۔''

والدہ کی ایسی ہی تربیت نے امام ابن عیینہ کو علم و عمل اور خیر و نظر کی راہوں پر گامزن کیا۔ انہوں نے ۸۷ سے زیادہ علماء و محدثین سے علم حاصل کیا اور اسلام کے

Marfat.com

عظیم محدثین اور حکماء میں شمار ہوئے۔ایک خلق کثیر نے ان سے علم حاصل کیا۔امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر مالک رحمۃ اللہ علیہ اور سفیان رحمۃ اللہ علیہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم ختم ہو گیا ہوتا۔

اسلام کی تاریخ ایسی عظیم ماؤں اور ایسے عظیم بیٹوں کے تذکروں سے معمور ہے۔کاش! ملت اسلامیہ کی مائیں، ان عظیم ماؤں کی حسین زندگیوں کو مشعل راہ بنائیں تاکہ ان کے بیٹے بھی عظمت کی بلندیاں عبور کر سکیں۔اگر وہ تربیت کی رہنمائی پانا چاہئیں تو ان عظیم ماؤں کی زندگیاں انکے لئے سنگ میل بھی ہیں اور خضر راہ بھی۔

سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے
ہزار ہا شجرِ سایہ دار راہ میں ہیں

Marfat.com

خواتین اسلام

اور ان کی ذمہ داریاں

از: محمد اشرف رضا قادری، متعلم جامعہ قادریہ رچھا بریلی شریف

اسلام سے پہلے عورتوں کا حال بہت خراب تھا، دنیا میں عورتوں کی عزت و وقعت ہی نہیں تھی، مردوں کی نظر میں اس سے زیادہ عورتوں کی کوئی حیثیت ہی نہیں تھی کہ وہ مردوں کی نفسانی خواہشات پوری کرنے کا ایک کھلونا تھیں۔

جب ہمارے آقا و مولیٰ رسول اکرم نور مجسم ﷺ خدا کی طرف سے ''دین اسلام'' لیکر تشریف لائے تو دنیا بھر کی ستائی ہوئی عورتوں کی قسمت کا ستارہ چمک اُٹھا اور اسلام کی بدولت ظالم مردوں کے ظلم و ستم سے کچلی اور روندھی ہوئی عورتوں کا درجہ اس قدر بلند و بالا ہوگیا کہ عبادات و معاملات بلکہ زندگی اور موت کے ہر مرحلے اور ہر موڑ پر عورتیں مردوں کے دوش بدوش کھڑی ہوگئیں۔ مردوں کی طرح عورتوں کے بھی حقوق مقرر ہوگئے، اور ان کے حقوق کی حفاظت کے لئے خداوندی قانون آسمان سے نازل ہوگئے اور ان کے حقوق دلانے کیلئے آسمانی قانون کی ماتحتی میں عدالتیں قائم ہوگئیں اور مردوں کیلئے یہ فرمان جاری فرمادیا کہ

وعاشروهن بالمعروف، اور اچھے سلوک سے عورتوں کے ساتھ زندگی بسر کرو۔ (سورۂ نساء رکوع ۳)

عورت کی زندگی میں یوں تو بہت سے موڑ آتے ہیں مگر اس کی زندگی کے چار دور خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

Marfat.com

(۱) عورت کا بچپن (۲) عورت کا بالغ ہونے کے بعد (۳) عورت بیوی بن جانے کے بعد (۴) عورت ماں بن جانے کے بعد۔

اب ہم عورت کے ان چاروں زمانوں کا اور ان وقتوں میں عورت کے فرائض و ذمہ داریاں اور اس کے حقوق کا مختصر تذکرہ صاف صاف لفظوں میں تحریر کرتے ہیں۔ تاکہ ہر عورت ان فرائض کو ادا کر کے اپنی زندگی کو دنیا میں بھی خوشحال بنائے اور آخرت میں بھی جنت کی لازوال نعمتوں اور دولتوں سے سرفراز و مالا مال ہو جائے۔

عورت کا بچپن: عورت بچپن میں اپنے ماں باپ کی پیاری بیٹی کہلاتی ہے۔ اس زمانے میں جب تک وہ نابالغ بچی رہتی ہے۔ شریعت کی طرف سے نہ اس پر کوئی چیز فرض ہوتی ہے نہ اس پر کسی قسم کی ذمہ داریوں کا کوئی بوجھ ہوتا ہے۔ وہ شریعت کی پابندیوں سے بالکل آزاد رہتی ہے اور اپنے ماں باپ کی پیاری اور لاڈلی بیٹی بنی ہوئی کھاتی، پیتی، پہنتی، اوڑھتی اور ہنستی کھیلتی رہتی ہے۔ اور وہ اس بات کی حقدار ہوتی ہے کہ ماں باپ بھائی بہن اور سب رشتہ دار اس سے محبت و پیار کریں۔ جب وہ کچھ بولنے لگے تو ماں باپ پر لازم ہے کہ اس کو اللہ و رسول کا نام سنائیں۔ پھر اس کو کلمہ وغیرہ پڑھائیں۔ جب وہ کچھ زیادہ سمجھدار ہو جائے تو اس کو صفائی ستھرائی کے ڈھنگ اور سلیقے سکھائیں۔ اس کو نہایت پیار و محبت اور نرمی کے ساتھ انسانی شرافتوں کی باتیں بتائیں۔ جب پڑھنے کے قابل ہو جائے تو سب سے پہلے اس کو قرآن شریف پڑھائیں جب اور زیادہ ہوشیار ہو جائے تو اس کو پاکی و ناپاکی، وضو و غسل وغیرہ کا اسلامی طریقہ بتائیں اور ہر بات اور ہر کام میں اس کو اسلامی آداب سے آگاہ کرتے

Marfat.com

رہیں۔ جب وہ سات برس کی ہو جائے تو اس کو نماز وغیرہ ضروریات دین کی باتیں تعلیم کریں۔ پردہ میں رہنے کی عادت سکھائیں تاکہ بچوں کے اخلاق وعادات اور چال وچلن خراب نہ ہوں۔

عورت بالغ ہونے کے بعد: جب عورت بالغ ہوگئی تو اللہ ورسول کی طرف سے شریعت کے تمام احکام کی پابند ہوگئی۔ اب اس پر نماز وروزہ حج وزکوٰۃ کے تمام مسائل پر عمل کرنا فرض ہوگیا۔ اور اللہ کے حقوق اور بندوں کے حقوق کو ادا کرنے کی ذمہ دار ہوگئی۔ اب اس پر لازم ہے کہ وہ خدا کے تمام فرائض ادا کرے اور چھوٹے بڑے تمام گناہ سے بچتی رہے اور یہ بھی اس کیلئے ضروری ہے کہ اپنے ماں باپ اور بڑوں کی تعظیم وخدمت بجالائے اور اپنے چھوٹے بہن بھائیوں اور عزیز واقارب سے پیار ومحبت کرے۔ پڑوسیوں اور رشتے ناطے کے تمام چھوٹے بڑوں کے ساتھ ان کے مراتب اور درجات کے لحاظ سے نیک سلوک کرے اور اپنی زندگی کو پورے طور پر اسلامی سانچے میں ڈھال کر سچی پکی نمازی، پابند شریعت اور ایمان والی عورت بن جائے، مختصر یہ کہ شادی کے بعد اپنے اوپر آنے والی تمام گھریلو ذمہ داریوں کی معلومات حاصل کرتی رہے اور شوہر والی عورت کو کس طرح اپنے شوہر کے ساتھ نباہ اور اپنا گھر سنبھالنا چاہیے۔ اپنی ماں اور اپنی بڑی بوڑھی عورت سے پوچھ پوچھ کر اس کا ڈھنگ اور سلیقہ سیکھے اور اپنے رہن سہن اور چال چلن کو اس طرح سدھارے کہ نہ شریعت میں گنہ گار ٹھہرے نہ برادری وسماج میں کوئی اس کو طعنہ مار سکے، کھانے، پینے، پہننے اور اوڑھنے، سونے، جاگنے، بات چیت غرض ہر کام ہر بات میں جہاں تک ہو سکے خود تکلیف اُٹھائے مگر گھر والوں کو آرام وراحت پہنچائے۔ بغیر ماں باپ کی

Marfat.com

اجازت کے نہ کوئی سامان اپنے استعمال میں لائے نہ کسی دوسرے کو دے۔ نہ بغیر ماں باپ کے پوچھے کسی کے گھر یا ادھر ادھر جائے۔ غرض ہر کام میں ماں باپ کی اجازت ورضامندی کو ضروری سمجھے۔ کھانے پکانے سینے پرونے اپنے بدن و کپڑے اور مکان وسامان کی صفائی غرض سب گھریلو کام دھندوں کا ڈھنگ سیکھ لے، اور اس کی عملی عادت ڈال لے۔ تاکہ شادی کے بعد سسرال میں نیک نامی کے ساتھ زندگی بسر کرے۔ اور میکے والوں اور سسرال والوں دونوں گھروں کی چہیتی و پیاری بنی رہے۔ پردہ کا خاص طور پر دھیان وخیال رکھے۔ غیر محرم مردوں اور لڑکوں کے سامنے آنے جانے، تاک جھانک اور ہنسی مذاق سے انتہائی پرہیز کرے، عاشقانہ اشعار، اخلاق کو خراب کرنے والی کتابوں اور رسائل اور اخبار کو ہرگز نہ دیکھے، بدکردار اور بے حیا عورتوں سے بھی پردہ کرے اور ہرگز کبھی ان سے میل جول نہ رکھے۔ کھیل تماشوں سے دور رہے۔ اور مذہبی کتابیں خصوصاً سیرت مصطفیٰ، سیرت رسول عربی، تمہید ایمان اور سیرت ازواج مطہرات کا مطالعہ کرتی رہے، فرائض عبادات کے ساتھ نفلی عبادتیں بھی کرتی رہے، مثلاً تلاوت قرآن، تسبیح، فاتحہ پڑھتی پڑھاتی رہے اور اہل سنّت وجماعت کے عقائد واعمال پر نہایت مضبوطی سے قائم رہے۔

عورت شادی کے بعد: جب لڑکی بالغ ہو جائے تو ماں باپ کو لازم ہے کہ جلد از جلد مناسب رشتہ تلاش کر کے اس کی شادی کر دیں۔ شادی ہو جانے کے بعد عورت اپنے شوہر کی بیوی بن جاتی ہے اور اب اس کے فرائض اور ذمہ داریاں پہلے سے بہت زیادہ بڑھ جاتی ہیں۔ وہ تمام حقوق وفرائض جو بالغ ہونے کے بعد اس پر لازم ہو گئے تھے، اب ان کے علاوہ شوہر کے حقوق کا بھی بہت بڑا بوجھ عورت کے سر

Marfat.com

پر آجاتا ہے۔جس کا ادا کرنا ہر عورت کیلئے بہت ہی بڑا فریضہ ہے۔یاد رکھو شوہر کے حقوق کو اگر نہ ادا کرے تو اس کی دنیوی زندگی تباہ و برباد ہو جائے گی۔اور آخرت میں وہ دوزخ کی بھڑکتی آگ میں ڈالی جائے گی،اس لئے شریعت کے حکم کے مطابق ہر عورت پر فرض ہے کہ وہ اپنے شوہر کے حقوق ادا کرتی رہے اور عمر بھر اپنے شوہر کی فرمانبرداری و خدمت گزاری کرتی رہے۔اللہ تعالیٰ نے شوہروں کو بیویوں پر حاکم بنایا ہے،اور بہت بڑی بزرگی دی ہے۔اس لئے ہر عورت پر فرض ہے کہ وہ اپنے شوہر کا حکم مانے اور خوشی خوشی اپنے شوہر کی تابعداری کرتی رہے۔عورت بغیر اپنے شوہر کی اجازت کے گھر سے باہر کہیں نہ جائے،نہ اپنے رشتہ داروں کے گھر،نہ کسی دوسرے کے گھر،شوہر کی غیر موجودگی میں عورت کی یہ ذمہ داری ہے کہ شوہر کے مکان اور مال واسباب کی حفاظت کرے،اور بغیر شوہر کی اجازت کے کسی کو بھی نہ مکان میں آنے دے نہ شوہر کی کوئی چھوٹی بڑی چیز کسی کو دے۔شوہر کا مکان اور مال وسامان یہ سب شوہر کی امانتیں ہیں اور بیوی ان سب چیزوں کی امین ہے۔اگر عورت نے اپنے شوہر کی کسی چیز کو جان بوجھ کر برباد کر دیا تو عورت پر امانت میں خیانت کرنے کا گناہ لازم ہوگا۔اور اس پر خدا کا بہت بڑا عذاب ہوگا۔عورت ہرگز ہرگز کوئی ایسا کام نہ کرے جو شوہر کو ناپسند ہو،بچوں کی نگہداشت ان کی تربیت اور پرورش خصوصاً شوہر کی غیر موجودگی میں عورت کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔عورت کو لازم ہے کہ مکان،سامان کا خاص طور پر دھیان رکھے،پھوہڑ،میلی کچیلی نہ بنی رہے بلکہ بناؤ،سنگھار سے رہا کرے،تاکہ شوہر اس کو دیکھ کر خوش ہو جائے،ہر عورت کو چاہیئے کہ وہ اپنے شوہر کے مزاج کو پہچان لے اور بغور دیکھتی رہے کہ اس کے شوہر کو کیا کیا چیزیں اور کون کون سی

Marfat.com

باتیں ناپسندیدہ ہیں۔ اور وہ کن کن باتوں سے خوش ہوتا ہے۔ اور کونسی باتوں سے ناراض ہوتا ہے، اُٹھنے بیٹھنے، سونے جاگنے، پہننے اوڑھنے اور بات چیت میں اس کی عادت اور اس کا ذوق کیا اور کیسا ہے، خوب اچھی طرح شوہر کا مزاج پہچان لینے کے بعد عورت کو لازم ہے کہ وہ ہر کام شوہر کے مزاج کے مطابق کرے، خواہ شوہر کا طرز عمل عورت کو پسند ہو یا ناپسند، لیکن شوہر کی مرضی کیلئے عورت وہی کام کرے جو شوہر کے مزاج کے مطابق ہو، ہرگز ہرگز شوہر کے مزاج کے خلاف نہ کوئی بات کرے نہ کوئی کام۔ عورت کو لازم ہے کہ شوہر کو کبھی جلی کٹی باتیں نہ سنائے نہ کبھی اس کے سامنے غصہ میں چلا چلا کر بولے نہ اس کی باتوں کا کڑوا تیکھا جواب دے، نہ کبھی اس کو طعنہ مارے، نہ اس کی لائی ہوئی چیزوں میں عیب نکالے، نہ شوہر کے مکان وسامان وغیرہ کو حقیر بتائے۔ نہ شوہر کے ماں باپ یا اس کے خاندان یا اس کی شکل وصورت کے بارے میں کوئی ایسی بات کہے جس سے شوہر کے دل کو ٹھیس لگے۔ اور خواہ مخواہ اس کو سن کر برا لگے۔

عورت کو چاہیئے کہ شوہر کی آمدنی کی حیثیت سے زیادہ خرچ نہ مانگے۔ بلکہ جو کچھ ملے اس پر صبر وشکر کے ساتھ اپنا گھر سمجھ کر ہنسی خوشی کے ساتھ زندگی بسر کرے۔ اگر کوئی زیور یا کپڑا و سامان پسند آجائے اور شوہر کی مالی حالت ایسی نہیں ہے کہ وہ اس کو لاسکے تو کبھی ہرگز ہرگز اسکی فرمائش نہ کرے، اور اپنی پسند کی چیزیں نہ ملنے پر کبھی ہرگز ہرگز کوئی شکوہ وشکایت نہ کرے۔ نہ غصہ سے منہ پھلائے، نہ طعنہ مارے، نہ افسوس ظاہر کرے۔

عورت کو لازم ہے کہ اگر شوہر کو کسی بات پر غصہ آجائے تو اس وقت خاموش

Marfat.com

ہوجائے اور ہرگز ہرگز ایسی بات نہ بولے جس سے شوہر کا غصہ اور زیادہ ہوجائے اور اگر عورت کی طرف سے کوئی قصور ہوجائے اور شوہر غصہ سے برا بھلا کہے اور ناراض ہوجائے تو عورت کو چاہیے کہ خود روٹھ کر اور گال پھلا کر نہ بیٹھ جائے بلکہ عورت کی ذمہ داری ہے کہ فوراً ہی عاجزی اور خوشامد کر کے شوہر سے معافی مانگے اور ہاتھ جوڑ کر پاؤں پکڑ کر جس طرح وہ مان لے اسے منائے۔ عورت کو اگر سسرال میں کوئی تکلیف ہو یا اور کوئی بات ناگوار گزرے تو عورت کی ذمہ داری ہے کہ ہرگز ہرگز میکے میں آکر چغلی نہ کھائے۔ عورت کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ جب تک شوہر اور ساس سسر وغیرہ نہ کھا پی لیں خود نہ کھائے بلکہ سب کو کھلا پلا کر خود سب سے اخیر میں کھائے، عورت کی اس ادا سے شوہر اور اس کے گھر والوں کے دل میں عورت کی قدر و منزلت اور محبت بڑھ جائے گی۔ عورت کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ سسرال میں اگر ساس یا نندوں کو کوئی کام کرتے دیکھے تو جھٹ پٹ اُٹھ کر خود ہی وہ کام کرنے لگے۔ اس سے ساس اور نندوں کے دل میں اثر پیدا ہوگا۔ کہ وہ عورت کو اپنا غمگسار اور رفیق کار بلکہ اپنا مددگار سمجھنے لگیں گی۔ جس سے خود بخود ساس نندوں کے دل میں ایک خاص قسم کی محبت پیدا ہوجائے گی۔ اور نیک نامی میں چار چاند لگ جائیں گے۔ عورت کے فرائض میں یہ بھی ہے کہ اگر شوہر غریب ہو اور گھریلو کام کاج کیلئے نوکرانی رکھنے کیلئے اس میں وسعت نہ ہو تو اپنے گھر کا گھریلو کام خود کرلیا کرے اس میں کوئی ذلت و شرم کی بات نہیں، خود بنت رسول حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بھی یہی معمول تھا کہ وہ اپنے گھر کا سارا کام کاج خود اپنے ہاتھوں سے کیا کرتی تھیں۔ عورت کی یہ ذمہ داری ہے کہ سسرال میں پہنچنے کے بعد ضد اور ہٹ دھرمی کی عادت بالکل ہی چھوڑ دے، عموماً

Marfat.com

عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ جہاں کوئی بات ان کی مرضی کے خلاف ہوئی فوراً غصہ میں آگ بگولہ ہوکر الٹ پلٹ شروع کردیتی ہیں۔ یہ بہت بری عادت ہے۔ اپنے شوہر کی فرمانبرداری اور خدمت گزاری کو فرض منصبی سمجھتی رہے۔

بہو کی ذمہ داریاں: ہر بہو کی ذمہ داری کہ اپنی ساس کو اپنی ماں کی جگہ سمجھے اور ہمیشہ ساس کی تعلیم اور اس کی فرماں برداری و خدمت گزاری کو اپنا فرض سمجھے، ساس اگر کسی معاملے میں ڈانٹ ڈپٹ کرے تو خاموشی کے ساتھ سن لے اور ہرگز ہرگز، خبردار کبھی ساس کو پلٹ کر الٹا سیدھا جواب نہ دے بلکہ صبر کرے اسی طرح اپنے خسر کو بھی اپنے باپ کی جگہ جان کر اس کی تعظیم و خدمت کرے اور ساس خسر کی زندگی میں ان سے الگ رہنے کی خواہش ظاہر نہ کرے اور اپنی دیورانیوں، جٹھانیوں اور نندوں سے بھی حسب مراتب اچھا برتاؤ رکھے اور یہ ٹھان لے کہ مجھے ہر حال میں انہی لوگوں کے ساتھ زندگی بسر کرنی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت کے تقاضوں کے مطابق بدکاری کے دروازوں کو بند کرنے کیلئے عورتوں کو پردے میں رہنے کا حکم دیا۔ پردے کی فرضیت اور اس کی اہمیت قرآن مجید اور حدیث پاک سے ثابت ہے۔

چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں پر پردہ فرض فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ: **وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن الجاهلية الاولىٰ۔**

(پارہ ۲۲، رکوع ۱)

تم اپنے اپنے گھروں کے اندر رہو اور بے پردہ ہوکر باہر نہ نکلو جس طرح پہلے زمانے کے دورِ جاہلیت میں عورتیں بے پردہ باہر نکل کر گھومتی پھرتی تھیں۔

Marfat.com

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے صاف صاف عورتوں پر پردہ فرض کر کے یہ حکم دیا ہے کہ وہ گھروں کے اندر رہا کریں اور زمانۂ جاہلیت کی بے حیائی اور بے پردگی کی رسم کو چھوڑ دیں زمانۂ جاہلیت میں کفار عرب کا یہ دستور تھا کہ ان کی عورتیں خوب بن سنور کر بے پردہ نکلتی تھیں اور بازاروں میں اور میلوں میں مردوں کے دوش بدوش گھومتی پھرتی تھیں، اسلام نے اس بے پردگی اور بے حیائی سے روکا اور حکم دیا کہ عورتیں گھر کے اندر رہیں اور بلا ضرورت باہر نہ نکلیں اور اگر کسی ضرورت سے گھر سے نکلنا ہی پڑے تو زمانہ جاہلیت کے مطابق بناؤ سنگار کر کے بے پردہ نہ نکلیں بلکہ پردہ کے ساتھ نکلیں، حدیث شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"عورت پردے میں رہنے کی چیز ہے جس وقت وہ بے پردہ ہو کر باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانک کر دیکھتا ہے۔" (ترمذی، ج ۱، ۴۰)

عورت ماں بننے کے بعد: عورت جب صاحب اولاد اور بچوں کی ماں بن جائے تو اس پر مزید ذمہ داریوں کا بوجھ بڑھ جاتا ہے کیونکہ شوہر اور والدین وغیرہ کے حقوق کے علاوہ بچوں کے حقوق کی ذمہ داری بھی عورتوں کے سر پر ہو جاتی ہے، جس کو ادا کرنا ہر ماں کا فرض منصبی ہے جو ماں اپنے بچوں کا حق ادا نہ کریگی یقیناً وہ شریعت کے نزدیک بہت بڑی گنہ گار اور سماج کی نظروں میں ذلیل وخوار ٹھہریگی۔

ہر ماں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اپنے بچوں سے پیار ومحبت کرے اور ہر معاملے میں ان کے ساتھ مشفقانہ برتاؤ کرے اور ان کی دلجوئی ودل بستگی میں لگی رہے اور ان کی پرورش اور تربیت میں پوری پوری ذمہ داری نبھائے، اگر ماں کے دودھ میں کوئی خرابی نہ ہو تو وہ خود اپنا دودھ پلائے کہ دودھ کا بچوں پر بڑا اثر ہوتا ہے،

Marfat.com

بچوں کی صفائی ستھرائی ان کی تندرستی وسلامتی کا خاص خیال رکھے۔

بے زبان بچے اپنی ضروریات نہیں بتا سکتے اس لئے ماں کی ذمہ داری ہے کہ بچوں کے اشارات کو سمجھ کر ان کی ضروریات کو پوری کرتی رہے، بچے جب کچھ بولنے لگیں تو ماں کی ذمہ داری ہے انہیں بار بار اللہ ورسول کا نام سنائے ان کے سامنے بار بار کلمہ پڑھے یہاں تک کہ وہ کلمہ پڑھنا سیکھ جائیں، جب بچے بچیاں تعلیم کے قابل ہو جائیں تو سب سے پہلے ان کو قرآن شریف اور دینیات کی تعلیم دلائیں۔

بچوں کو اسلامی آداب واخلاق اور دین ومذہب کی باتیں سکھائیں اچھی باتوں کی رغبت اور بری باتوں سے نفرت دلائیں، تعلیم وتربیت پر خاص طور پر توجہ کریں اور تربیت کا خاص دھیان رکھیں۔ کیونکہ بچے سادہ ورق کی مانند ہوتے ہیں، اور بچوں بچیوں کا سب سے پہلا مدرسہ ماں کی گود ہے ماں کی تعلیم وتربیت کا بچوں پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے۔

بچوں کو دودھ پلانے اور کھانا کھلانے کیلئے وقت مقرر کرے، جو عورتیں ہر وقت بچوں کو دودھ پلاتی یا جلدی جلدی دن رات بار بار کھانا کھلاتی رہتی ہیں ان بچوں کا ہاضمہ خراب اور معدہ کمزور ہو جایا کرتا ہے، بچوں کو ہر دم گود میں نہ لئے رہو، ہر دم گود میں لئے رہنے سے بچے کمزور ہو جایا کرتے ہیں اور وہ گود میں رہنے کی عادت پڑ جانے سے بہت دیر میں چلتے اور بیٹھتے ہیں۔

بچوں کی ہر ضد پوری مت کرو کہ اس سے بچوں کا مزاج بگڑ جاتا ہے اور وہ ضدی ہو جاتے ہیں اور یہ عادت عمر بھر نہیں چھوٹتی۔

Marfat.com

چند خواتین کے عبرتناک واقعات

حضرت لوط علیہ السلام کی نافرمان بیوی کا انجام

قوم لوط علیہ السلام کا ردعمل:

حضرت لوط علیہ السلام کے مواعظ کا جواب قوم لوط کے پاس یہ تھا کہ اگر آپ اپنے کو نیک سیرت مانتے ہیں تو آپ ہمارے شہر سدوم کو چھوڑ کر کسی ایسی جگہ چلے جائیں جہاں نیکیاں ہی نیکیاں ہوں ان سرکش لوگوں کا یہ متکبرانہ جواب اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دینا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے حضرت لوط علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو تو بچا لیا لیکن قوم لوط اور حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی جو اندر سے ان بدنہادوں سے ملی ہوئی تھی کو تباہ و برباد کر دیا۔ ہم نے ان پر آسمان سے پتھر برسائے اور اس طرح انہیں عبرتناک سزا دی۔

قومِ لوط پر عذاب کی کیفیت کو مفسرین نے یوں بیان کیا ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام بصورت لڑکوں کی شکل میں بارہ فرشتے ساتھ لے کر حضرت لوط علیہ السلام کے ہاں مہمان ٹھہرے۔ آپ ان خوبصورت مہمانوں کو دیکھ کر اپنی قوم کی حرکات سے ڈر گئے کہ کہیں ان سے بدسلوکی نہ کریں۔ ہمارے شہر میں ان حسین و جمیل لڑکوں کی آمد کی دھوم مچ گئی اور بدقماش لوگ حضرت لوط علیہ السلام کے گھر کے گرد منڈلانے لگے۔ حضرت لوط علیہ السلام نے اپنے مہمانوں کو چھپا دیا اور دروازے کے پاس کھڑے ہو کر لوگوں کو اندر آنے سے روکا مگر یہ سرکش لوگ دروازہ توڑ کر اندر گھس آئے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے پر مار کر سب کو اندھا کر دیا۔ لوگ حضرت لوط

Marfat.com

علیہ السلام کو کہنے لگے آپ نے گھر میں جادوگر بٹھا رکھے ہیں ہم انتقام لیں گے۔
حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت لوط علیہ السلام کو تسلی دی کہ آپ فکر نہ کریں ہم فرشتے ہیں اس قوم کی آزمائش کا وقت آ پہنچا ہے اور اللہ تعالیٰ کا عذاب آنے والا ہے۔
آپ شہر کو خالی کر دیں۔اس واقعہ کے تفصیلی احوال دوسرے مقام پر ملاحظہ فرمائیں۔
(بحوالہ تفسیر نبوی ﷺ از علامہ محمد نبی بخش حلوائی رحمۃ اللہ علیہ سپارہ نمبر ۹ سورۃ اعراف آیت ۸۳)

Marfat.com

ایک ولی کامل کی مکار و عیار، بے وفا، دنیا کی دولت اور زیورات کی اندھی، حریص دنیا، اپنے شوہر جو اپنے زمانہ کے ولی کامل، نہایت متقی، صاحب علم وعمل تھے ان سے بے وفائی اور مکاری کا ذکر

بلعم باعورا کا واقعہ:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بنی اسرائیل کا ایک بڑا عالم صوفی، پیر تھا جس کا نام بلعم یا بلعام ابن باعورا تھا یہ تھا تو اسرائیلی مگر جبارین کی بستی میں رہتا جو ملک شام میں واقعہ تھی۔ اس کی بیوی اسی قوم جبارین سے تھی۔ بلعم اس وقت کا بڑا ولی، عالم، صوفی تھا۔ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم جانتا تھا۔ مقبول الدعا تھا اپنے گھر میں بیٹھ کر عرش اعظم کو دیکھا کرتا تھا۔ لوگوں کو علم سکھاتا تھا اس کے درس میں بارہ ہزار طلباء ہوتے تھے جو اس کا بتایا ہوا سبق لکھ لیتے تھے۔ اس کی ہر بات لکھی جاتی تھی (تفسیر صاوی) غرضکہ وہ انتہائی عروج کو پہنچا ہوا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر اس علاقہ پر حملہ کرنے اسے فتح فرمانے کیلئے جب کنعانی علاقہ میں داخل ہوئے جو شام کے علاقہ میں واقعہ تھا تو قوم جبارین جمع ہو کر اس کے پاس آئی اور کہا کہ موسیٰ علیہ السلام تیز مزاج ہیں اور ان کے ساتھ لشکر جرار ہے اگر وہ ہمارے علاقہ پر قابض ہو گئے تو تمہاری خیر نہیں تو ان کیلئے بددعا کریں کہ وہ یہاں داخل نہ ہونے پائیں۔ بلعم بولا کہ وہ اللہ کے نبی ہیں۔ ان پر کسی کی بددعا کا اثر نہیں ہو سکتا بلکہ میری دنیا و دین برباد ہو جائیں گے۔ یہ لوگ بلعم کی بیوی کے پاس گئے اُسے بہت تحفے تحائف دیئے اور اسکے ذریعہ بلعم کو تحفے پہنچائے پھر بلعم کی بیوی نے اس پر زور دیا کہ تو یہ کام کر اس نے

Marfat.com

پہلے استخارہ کیا جس میں اسے اس حرکت سے روکا گیا مگر اس کی زوجہ اور قوم نے پھر دوبارہ استخارہ کرنے کو کہا اس نے کہا اس بار خاموشی رہی کوئی جواب نہ آیا۔ یہ لوگ بولے کہ اب کی بار تجھے منع نہیں کیا گیا معلوم ہوتا ہے کہ رب نے تجھے اس کی اجازت دے دی آخر کار بلعم ایک گدھی پر سوار ہو کر ایک پہاڑی میں گیا قوم ساتھ تھی اور موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کا نام زبان پر آتا تھا قوم بولی تو یہ کیا کر رہا ہے؟ وہ بولا میں مجبور ہوں میری زبان قابو میں نہیں۔ اس وقت اس کی زبان باہر نکل پڑی سینہ پر لٹک کر آ رہی اور وہ کتے کی طرح ہانپنے لگا پھر وہ لوگوں سے بولا کہ میری دنیا و دین دونوں تباہ ہو گئے اب تم ایک تدبیر کرو جس سے بنی اسرائیل تباہ ہو جاویں وہ یہ کہ اپنی خوبصورت لڑکیاں سجا بنا کر لشکر موسوی میں چھوڑ دو اور انہیں ہدایت کرو کہ جو اسرائیلی تم کو ہاتھ لگائے تو اسے منع نہ کرو۔ جب ان میں زنا پھیل جاوے گا تو وہ ہلاک ہو جاویں گے کہ زنا سے آفتیں آتی ہیں۔

ابر نہ آید از پئے منع زکوت وازز نا افتد بلا اندر جہات

ان لوگوں نے یونہی کیا چنانچہ ایک لڑکی کستی بنت صور کو ایک اسرائیلی زمری ابن شلوم (جو شمعون ابن یعقوب علیہ السلام کی اولاد کا سردار تھا) نے پکڑا موسیٰ علیہ السلام نے منع فرمایا اس نے چھپ کر اس سے زنا کیا اس پر اسرائیلوں میں طاعون پھیل گیا۔ ستر ہزار اسرائیلی فوت ہو گئے۔ ادھر ایک بہت قوی اسرائیلی فخاص ابن عیزار ابن ہارون کو جب یہ پتہ چلا تو اس نے اس دونوں زانی زانیہ کو عینی موقعہ پر اپنے نیزہ میں چھید کر اٹھایا اور بہت ذلت سے انہیں ہلاک کر دیا تب وہ طاعون ختم ہوا۔ ادھر بلعم کا یہ حال ہوا کہ یہ اسم اعظم شریف بھول گیا۔ معرفت و ایمان اس کے سینہ سے

Marfat.com

نکل گئے اُس نے دیکھا کہ میرے سینہ سے ایک سفید کبوتر کی مثل نکل کر اڑ گیا جسے لوگوں نے دیکھا سب سمجھ گئے کہ اس کا ایمان گیا۔ اس آیت میں اور اگلی آیت میں یہ واقعہ مذکور ہے۔ (روح المعانی، خازن، کبیر، خزائن، تفسیر صاوی وغیرہ)

(بحوالہ تفسیر نعیمی از قبلہ مفتی احمد یار خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ
جلد ۹ صفحہ ۳۹۸، سپارہ ۹، سورۃ الاعراف، آیت ۱۷۵)

Marfat.com

ایمان افروز حکایت

سورۂ قدر کا شانِ نزول بیان کرتے ہوئے بعض مفسرین کرام نے ایک نہایت ہی ایمان افروز حکایت بیان کی ہے۔ اس کا مضمون کچھ اس طرح ہے، کہ حضرت شمعون رحمۃ اللہ علیہ نے ہزار ماہ اِس طرح عبادت کی کہ رات کو قیام اور دِن کو روزہ رکھنے کے ساتھ ساتھ اللہ عزوجل کی راہ میں کفار کے ساتھ جہاد بھی کرتے۔ وہ اس قدر طاقتور تھے کہ لوہے کی وزنی اور مضبوط زنجیروں کو اپنے ہاتھوں سے توڑ ڈالتے تھے۔

کفارِ ناہنجار نے جب دیکھا کہ حضرت شمعون رحمۃ اللہ علیہ پر کوئی بھی حربہ کارگر نہیں ہوتا تو باہم مشورہ کرنے کے بعد بہت سارے مال ودولت کا لالچ دے کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زوجہ کو اِس بات پر آمادہ کرلیا کہ وہ کسی رات نیند کی حالت میں پائے تو انہیں نہایت ہی مضبوط رسیوں سے خوب اچھی طرح جکڑ کر اِن کے حوالے کردے۔ چنانچہ بے وفا بیوی نے ایسا ہی کیا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ بیدار ہوئے اور اپنے آپ کو رسیوں سے بندھا ہوا پایا تو فوراً اپنے اعضاء کو حرکت دی۔ دیکھتے ہی دیکھتے رسیاں ٹوٹ گئیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ آزاد ہو گئے۔ پھر اپنی بیوی سے استفسار کیا، ''مجھے کس نے باندھ دیا تھا؟ بے وفا بیوی نے وفاداری کی نقلی اداؤں سے جھوٹ موٹ کہہ دیا کہ میں تو آپ کی طاقت کا اندازہ کررہی تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اِن رسیوں سے کس طرح اپنے آپ کو آزاد کرواتے ہیں۔'' بات رفع دفع ہوگئی۔ ایک بار ناکام ہونے کے باوجود بے وفا بیوی نے ہمت نہیں ہاری اور مسلسل اِس بات کی تاک

Marfat.com

میں رہی کہ کب آپ رحمۃ اللہ علیہ پر نیند طاری ہو اور وہ انہیں باندھ دے۔

آخر کار ایک بار پھر موقع مل ہی گیا۔ لہذا جب آپ رحمۃ اللہ علیہ پر نیند کا غلبہ ہوا تو اُس ظالمہ نے نہایت ہی چالاکی کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو لوہے کی زنجیروں میں اچھی طرح جکڑ دیا۔ جوں ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھ کھلی، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ہی جھٹکے میں زنجیر کی ایک ایک کڑی الگ کر دی اور بآسانی آزاد ہو گئے۔ بیوی یہ منظر دیکھ کر سٹپٹا گئی مگر پھر مکاری سے کام لیتے ہوئے وہی بات دہرادی کہ میں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو آزما رہی تھی۔ دورانِ گفتگو حضرت شمعون رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی بیوی کے آگے اپنا راز افشاء کر دیا کہ مجھ پر اللہ عزوجل کا بڑا کرم ہے اُس نے مجھے اپنی ولایت کا شرف عنایت فرمایا ہے۔ مجھ پر دنیا کی کوئی چیز اثر نہیں کر سکتی مگر ہاں '''میرے سر کے بال'' چالاک عورت ساری بات سمجھ گئی۔

آہ! اُسے دنیا کی محبت نے اندھا کر دیا تھا۔ آخر ایک بار موقعہ پا کر اُس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اُن آٹھ گیسوؤں سے باندھ دیا جن کی درازی زمین تک تھی۔ (یہ اگلی اُمت کے بزرگ تھے۔ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت گیسو زیادہ سے زیادہ شانوں تک ہے) آپ رحمۃ اللہ علیہ نے آنکھ کھلنے پر بڑا زور لگایا مگر آزاد نہ ہو سکے۔ دنیا کی دولت کے نشہ میں بدمست بے وفا عورت نے اپنے نیک اور پارسا شوہر کو دشمنوں کے حوالے کر دیا۔

کفار بداَطوار نے حضرت شمعون رحمۃ اللہ علیہ کو ایک ستون سے باندھ دیا اور انتہائی بے دردی اور سفاکی سے اُن کے ناک، کان کاٹ ڈالے اور آنکھیں نکال لیں۔ اپنے ولی کامل کی بے کسی پر رب العزت عزوجل کی غیرت کو جوش آیا۔ قہر قہار

Marfat.com

وغضب جبار نے ظالم کافروں کو زمین کے اندر دھنسا دیا اور دنیا کے لالچ میں آ کر بے وفائی کرنے والی بدنصیب بیوی پر قہر خداوندی عزوجل کی بجلی گری اور وہ بھی خاکستر ہوگئی۔ (ماخوذ از مکاشفۃ القلوب ص ۳۰۶)

Marfat.com

نیک بیبیوں کا انعام

محشر میں بخشی جائیں گی سب نیک بیبیاں
جنت خدا سے پائیں گی سب نیک بیبیاں

حوران خلد آنکھیں بچھائیں گی راہ میں
جنت میں جبکہ جائیں گی سب نیک بیبیاں

ہر ہر قدم پہ نعرہ تکبیر و مرحبا
اعزاز ایسا پائیں گی سب نیک بیبیاں

کوثر بھی سلسبیل بھی پیتی رہیں گی یہ
جنت کے میوے کھائیں گی سب نیک بیبیاں

دیدار حق تعالیٰ کا ہوگا انہیں نصیب
انوار میں نہائیں گی سب نیک بیبیاں

تاروں میں جیسے چاند کی ہوتی ہے روشنی
اس طرح جگمگائیں گی سب نیک بیبیاں

جنت کے زیورات بہشتی لباس میں
سج دھج کے مسکرائیں گی سب نیک بیبیاں

اے بیبیو! نماز پڑھو ، نیکیاں کرو
انعام خُلد پائیں گی سب نیک بیبیاں

تم اعظمی کے پندونصائح کو مان لو
جلوہ تمہیں دکھائیں گی سب نیک بیبیاں

Marfat.com

غزل مسلسل وترجمہ منظوم غزل مسلسل

غزل مسلسل

ترجمہ: منظوم غزل مسلسل

از: حضرت جامی قدس سرہ صاحب نفحات الانس

از: شمس بریلوی مترجم نفحات الانس

جندا قومے کہ دید حق بود دیدار شاں
دید حق ہے دید اُن کی ایسے یہ ابرار ہیں
محو باشد در شہود سرغیب اسرار شاں
سرغیبی میں نہاں جن کے سدا اسرار ہیں

جملہ در کہف فنا از ہستی خود خفتہ اند
یعنی آغوش فنا میں اس طرح ہیں محو خواب
لیک پندا رند خواب آلود گاں بیدار شاں
دیکھنے والے یہ سمجھیں گویا یہ بیدار ہیں

گرچہ اند ایند خورشید جمال خود بگل
گرچہ گل اند وہ رکھتے ہیں خود مہر کمال
مشرق و مغرب گرفتہ پر تو انوار شاں
شرق سے تا غرب لیکن منتشر انوار ہیں

Marfat.com

یابی اندر فقر ، یک دینار شاں گرچہ زید
ایک بھی دینار ان کے فقر نے دیکھا نہیں
کس چو ابراہیم ادہمؒ مالک دنیا رشاں
اور مثل ابراہیم ادہم مالک دینار ہیں

ریختہ باران عرفاں از سحاب مکرمت
ایسی اَبرِ مَکرُمَت[1] سے بارش عرفاں ہوئی
شستہ نقش حرف غیراز صفحہ پندار شاں
دیکھنا سادہ پڑے سب صفحہ پندار ہیں

از خدا خواہند سر ذات خود در ذات او
اس کی ذات پاک میں سر خودی کے خواستگار
دیں بود ساعت بہ ساعت سر استغفار شاں
بن کے وہ لحظہ بہ لحظہ محو استغفار ہیں

---

[1] احسان، بخشش

Marfat.com

خاتمۃ الکتاب مع دعا

الحمد للہ آج 6 صفر المظفر 1428ھ سوا ایک بجے دن 147-PARK LANE ASTON BIRMINGHAM (U.K) میں بفضل تعالیٰ بصدقہ فیوض و برکات حضور ﷺ بنگاہ کرم پیر و مرشد بشفقت اساتذہ کرام کتاب ہذا مکمل ہوئی۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ نے جو مقام عورت کو عطا فرمایا ہے۔ عورت اُسے سمجھے اور حاصل کرے۔ اللہ تعالیٰ کے احکام اور حضور ﷺ کے ارشادات پر عمل کرنے کے لئے حضرات انبیاء علیھم السلام کی ازواج مطہرات۔ حضرات صحابہ کرام کی نیک سیرت بیبیوں، اولیاء کرام کی عظیم ماؤں اور احسن کردار کی مالک بیبیوں اور بیٹیوں رضوان اللہ علیھن کی پاک سیرتوں کا مطالعہ کر کے ان کو اپنے لئے راہ عمل کی شمعیں بنائیں۔ تا کہ موجودہ اور آئندہ نسلوں کو عظیم شخصیات کے مالک نوجوان دے سکیں۔

کدی سیرت اسلاف دی پڑھو مائیو کرو مقصد سید ھا رستہ نبھالنے دا
دین ایمان نماز قرآن اندر پاؤ ذائقہ نین اچھالنے دا
کیوں نہ خالد[1] اتے ٹیپو[2] ہون پیدا جاگے شوق قومی دیوا بالنے دا
دائم جاکے سیدہ فاطمہ تھیں پتہ پچھ بچے پالنے دا ئی

ساتھ ساتھ اپنی نیک صالحہ و صابرہ بیوی کے لئے بھی دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ اُسے مزید زندگی وصحت اور نیک عملی نصیب فرمائے۔ آمین۔ جس کے تعاون سے مجھ ناچیز کو کچھ لکھنے کا موقع مل جاتا ہے۔

تمام قارئین کتاب پڑھنے کے ساتھ ساتھ ہمیشہ تمام مومنین، مومنات کے لئے دعا خیر فرماتے ہوئے مجھ ناچیز کو بھی یاد رکھیں۔ اللہ حافظ

فقط محمد صفدر علی سلیمانی

---

[1] حضرت خالد بن ولیدؓ [2] حضرت سلطان ٹیپوؒ

Marfat.com

تعارف

چشمہ فنا و بقا

جامعہ رضویہ انوار العلوم کلرہ شریف تحصیل و ضلع جہلم (پاکستان)

ارشاد ربانی: فمن یرد اللہ ان یھدیہ یشرح صدرہ لاسلام۔

ترجمہ: اور جسے اللہ راہ دکھانا چاہے (ہدایت دے) اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے۔ (سپارہ نمبر ۸ سورۃ الانعام رکوع نمبر ۱۵)

حدیث شریف: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے اور بے شک میں تقسیم کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔
(متفق علیہ)

(حدیث شریف) طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ
علم (دین) حاصل کرنا ہر مسلمان عورت مرد پر فرض ہے۔ (ابن ماجہ شریف)

حدیث شریف: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ۔ فرائض (تقسیم ترکہ) کا علم حاصل کرو اور دوسروں کو بتاؤ قرآن پڑھو اور دوسروں کو پڑھاؤ۔ میرا وصال ہونے والا ہے۔ علم کم ہوتا جائے گا اس کے بعد فتنے ظاہر ہونگے۔ یہاں تک کہ دو شخص فرض کے بارے میں اختلاف کریں گے اور کوئی ان کے درمیان فیصلہ کرنے والا نہ ہوگا۔ (دارمی۔ دارقطنی بحوالہ مشکوۃ شریف)

حدیث شریف: عن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول

Marfat.com

اللہ ﷺ خیر کم من تعلم القرآن وعلمہ۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس نے قرآن پڑھا اور دوسروں کو پڑھایا۔ (بخاری شریف)

خوشا مسجد و مدرسہ خانقا ہے
کہ دروے بود قیل و قالے محمد

کیا ہی اچھی ہے وہ مسجد و مدرسہ اور خانقاہ ۔ کیونکہ وہاں حضور ﷺ کی احادیث کا ذکر ہوتا ہے۔

تمنا ہے کہ تعلیم قرآن عام ہو جائے
سب جھنڈوں سے اونچا پرچم اسلام ہو جائے

مسلمان بہنوں ، بھائیوں اور عزیز بچو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ : بعد مندرجہ بالا ارشاد ربانی اور ارشادات حضور ﷺ کے تحت ایک طویل عرصہ تک بحور علم کی تہوں سے علم کے قیمتی گوہر حاصل کرنے کے لئے مشائخ عظام اور حضرات علمائے کرام کے قدموں میں حاضر ہو کر اپنی سعادت سمجھتا رہا۔ اس سلسلہ مکتب اوّل حضرت خواجہ علامہ محمد اکرم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا دولت خانہ کلرہ شریف جو درس وتدریس علوم قرآنی کا مرکز تھا جہاں حضرت خواجہ مولانا قاضی محمد فاضل صاحب مدظلہ العالیٰ ، ان کے نانا قاضی نور احمد صاحب انکی محترمہ والدہ صاحبہ اور بیوی صاحبہ پڑھایا کرتے تھے۔

مکتب دوم مدرسہ کریمیہ اسلام پورہ جہلم جہاں قبلہ الحاج مولانا الحافظ القاری خادم حسین صاحب مدظلہ العالی پڑھاتے تھے اور ناظم اعلیٰ ہیں مکتب سوم مدرسہ عربیہ اسلامیہ محلہ چشتیاں محمدی چوک جہلم جہاں استاذ العلماء قبلہ حضرت علامہ صوفی

Marfat.com

محمد اسلم صاحب مدظلہ العالی ایم۔اے پڑھاتے تھے۔ناظم اعلیٰ اور مدرس اعلیٰ ہیں۔یہ مذکورہ تین مدرسے قابل ذکر ہیں۔چونکہ یہاں سے علمی استفادہ ہوا۔

نمبر۱: اسباق طریقت میں قبلہ عالم حضرت خواجہ صوفی نواب الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ عالمی مبلغ حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ آستانہ عالیہ موہری شریف تحصیل کھاریاں۔ضلع گجرات

نمبر۲: شیخ المشائخ حضرت خواجہ عبدالمجید صاحب خضری المعروف پیر صاحب دیول شریف رحمۃ اللہ علیہ آستانہ عالیہ وادی دیول مورگاہ راولپنڈی شریف

نمبر۳: پیر کامل صاحب روشن ضمیر حضرت خواجہ صوفی میر محمد سلطان رحمۃ اللہ علیہ آستانہ ڈھلی شریف تحصیل تلہ کنگ ضلع چکوال۔یہ ہستیاں قابل ذکر ہیں۔

جب ظاہر و باطن کسی حد تک استفادہ کر چکا تو خدمت دین کے لئے مصروف ہو گیا۔ساتھ ساتھ اپنے علاقہ ڈومیلی تحصیل سوہاوہ جہلم میں معیاری درسگاہ نہ ہونے کی کمی محسوس کرتا رہا اور یہ تڑپ دل میں اٹھتی رہی کہ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق بخشے تو اپنے گاؤں میں ایک عظیم درسگاہ بناؤں جہاں علوم ظاہر و باطن کے درس ہوں۔اور طلبا عالم صوفی بن کر دین حق کی اشاعت کے علم بردار بن سکیں۔

اس کے ساتھ ہی یہ مثال بھی مزید توجہ کا باعث بنی رہی۔وہ یہ کہ ہمارے گاؤں میں پرائمری سکول نہ تھا محترم ماسٹر راجہ جمروز خان مرحوم نے سکول منظور کروایا۔مقامی سکول ہونے کا یہ فائدہ ہوا کہ آج کم و بیش پندرہ (۱۵) اساتذہ مختلف سکولوں میں تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

اس خواہش کے پیش نظر دعائیں کرتا رہا خصوصاً ۱۹۹۳ء میں سعادت حج

Marfat.com

حاصل کرتے وقت خوب دعائیں کیں۔آخر یہ تمنائیں اور دعائیں رنگ لائیں۔

۱۹۹۴ء میں ہمارے اپنے بزرگ چوہدری محمد شہسوار خان صاحب نے تین کنال جگہ مدرسہ کے لئے وقف کی ساتھ ہی ایک کنال جگہ حضرات چوہدری محمد سرور مرحوم۔چوہدری محمد اکرم صاحب۔چوہدری محمود خان ولد محمد نذیر مرحوم نے بھی وقف کردی۔آہستہ آہستہ تعمیری کام ہوتا رہا۔الحمد اللہ ۱۹۹۸ء میں چار کنال کے اردگرد چاردیواری جس میں دوگیٹ رکھے گئے ہیں مکمل ہوئی۔درمیان میں پانی کے لئے بورنگ کرالیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پہاڑی اور کلری زمین میں میٹھا پانی عطا فرمایا۔جبکہ پانچ کمرے بھی تعمیر ہوئے۔بہت جلد پلستر ہوجانے کے بعد ایک بہترین تجربہ کار حافظ،قاری استاد کی نگرانی میں تعلیم ناظرہ قرآن مع تجوید وقرأت اور حفظ کی کلاسیں شروع ہوئیں۔

الحمد للہ اب طلبا کے لئے ۱۳ کمرے،کچن،طہارت خانے،غسل خانے بن گئے۔برآمدے جلد ہی بنوانے کا پروگرام تھا۔الحمد للہ اب بن چکے ہیں۔جبکہ طالبات کے لئے تین ہال،ایک کمرہ موجود تھا اب ایک بڑا ہال ۲ مزید کمرے لائبریری اور ایک رہائش کیلئے زیرتعمیر تھے۔اب تعمیر ہوچکے ہیں۔نگران کے لئے بھی ایک کمرہ پہلے سے تھا۔مزید اساتذہ کے لئے رہائشی مکانات اور وسیع مسجد بھی جلد تعمیر کرانے کا پروگرام ہے۔رہائش اساتذہ کیلئے بھی مکانات بن گئے ہیں۔خوبصورت مسجد،مسجد نبوی ﷺ کے مینار وگنبد کی طرح نقشہ کے ساتھ مع برآمدوں،غسل خانوں اور دائیں طرف مراقبہ کیلئے حجروں کے ساتھ انشاءاللہ تعمیر ہوگی۔

Marfat.com

جامعہ حمیرا للبنات ضیاء العلوم

معصوم آباد کلرہ شریف تحصیل و ضلع جہلم

بیادگار: ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ المعروف حمیرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

جامعہ رضویہ انوار العلوم کلرہ شریف ضلع جہلم

بیادگاہ: پیرزادہ محمد عطاء المصطفےٰ قادری قلندری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

زیرنگرانی: پیر طریقت فقیر متوکل علی اللہ الحاج مولانا صوفی ابو العطاء محمد صفدر علی سلیمانی

اپیل

تمام مسلمان بھائیوں اور بہنوں سے گزارش ہے کہ صدقات و خیرات۔ زکوٰۃ و فطرانہ۔ قربانی و دیگر تحائف و ہدایا (ہدیے اور تحفے) کے موقع پر جامعہ ہذا کے تعمیری و تعلیمی پروگراموں میں تعاون فرما کر صدقہ جاریہ کی صورت میں ثواب دارین حاصل کریں۔ جہاں غریب و مفلس یتیم و نادار مساکین طلبا و طالبات ایک سو پچاس (150) کی تعداد میں چھ (6) معلمات (استانیاں) اور چار (4) معلموں (استادوں) کی زیرنگرانی قرآن پاک کی تعلیم حفظ مع تجوید اور اردو پرائمری تعلیم تک حاصل کر رہے ہیں۔

اساتذہ۔ طلبا و طالبات۔ دو نگرانوں اور دو باورچی مستورات کے تمام اخراجات جامعہ ہذا کی انتظامیہ کے ذمہ ہیں۔

آپ حضرات بھی جامعہ رضویہ انوار العلوم اور جامعہ حمیرا للبنات ضیاء العلوم

Marfat.com

میں تشریف لائیں۔ جامعہ کا ماحول دیکھیں اور اپنی بچیوں کو بھی زیور تعلیم دینی سے آراستہ کرنے کا موقع دیں۔

پاکستان رابطہ کیلئے:

صوفی محمد ظہیر محمود سلیمانی

بمقام: ڈاکخانہ کلرہ شریف براستہ ڈومیلی

تحصیل دینہ ضلع جہلم

الداعی الی الخیر: جماعت غوثیہ مجددیہ اشاعت الاسلام

Marfat.com

اپیل

برائے تعاون ودعا

تمام مسلمان بھائیوں اور بہنوں سے گزارش ہے کہ اس کارِ عظیم کے مکمل ہونے میں جانی و مالی تعاون فرمائیں۔ نقدی امداد کے ساتھ ساتھ دعائیں بھی کریں تاکہ اس علاقہ میں جہاں پہلے قریب کوئی معیاری درسگاہ نہیں ہے۔ درسگاہ مکمل ہوجائے مجھ ناچیز اور معاونین حضرات کی تمنائیں پوری ہوسکیں اور آپ کے لئے صدقہ جاریہ بن سکے۔ علاقے کے بچوں کے لئے دینی تعلیم حاصل کرنے میں آسانی ہوجائے۔ بچوں کے علاوہ شریعت وطریقت حقیقت اور معرفت کے پیاسوں کی پیاس بجھاسکیں۔

تعمیر کے ساتھ ساتھ جو تدریس کا سلسلہ شروع کر رہے ہیں اس کو اچھے سے اچھے طریقہ سے کامیاب کرسکیں۔

تعاون کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل ایڈریس یادرکھیں

نمبر۱: صوفی ظہیر محمود معصومی صاحب بمقام وڈاکخانہ کلرہ شریف،
جامعہ رضویہ انوارالعلوم معصوم آباد براستہ ڈومیلی تحصیل دینہ ضلع جہلم (پاکستان)

نمبر۲: صوفی آصف محمود سلیمانی صاحب بمقام چک خاصہ
ڈاکخانہ ٹاہلیانوالہ تحصیل وضلع جہلم پاکستان

Marfat.com

نمبر۳: مولانا محمد صفدر علی سلیمانی

147-PARKLANE ASTON

BIRMINGHAM B-6 5DE U.K.

نوٹ: مندرجہ بالا جس ایڈریس کے ذریعہ جس صاحب سے رابطہ کریں اور کوئی ہدیہ نذرانہ مدرسہ کے لئے دیں تو مدرسہ کی رسید بک سے رسید ضرور حاصل کریں۔

فقط دعا گو طالب دعا

محمد صفدر علی سلیمانی

الداعی الی الخیر: جماعت غوثیہ مجددیہ اشاعت الاسلام پاکستان و برطانیہ

Marfat.com

Marfat.com

جنوب سائیڈ (دکن) شاخ جامعۃ رضویہ انوار العلوم، جامعۃ الحمیر اللبنات ضیاء العلوم معصوم آباد کلرہ شریف ڈومیلی روڈ ضلع جہلم (پاکستان)

Marfat.com

شمال سائیڈ (قطب) شاخ جامعۃ رضویہ انوار العلوم، جامعۃ الحمیر اللبنات ضیاء العلوم معصوم آباد کلرہ شریف ڈومیلی روڈ ضلع جہلم (پاکستان)

Marfat.com

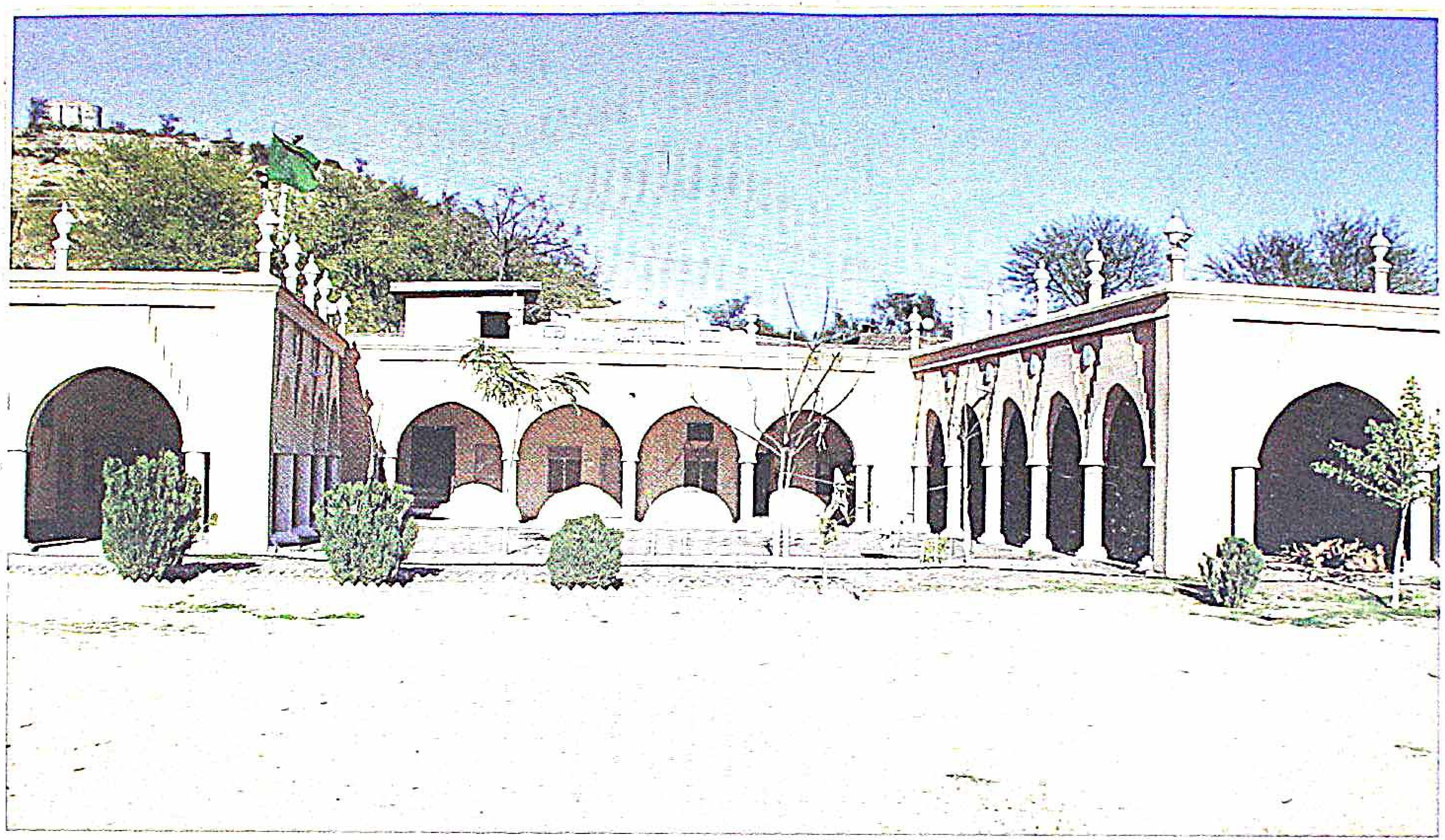

جامعہ رضویہ انوار العلوم معصوم آباد کلرہ شریف تحصیل دینہ ضلع جہلم (پاکستان)

Marfat.com

جامعہ رضویہ انوار العلوم معصوم آباد کلرہ شریف تحصیل دینہ ضلع جہلم (پاکستان)

Marfat.com

تعارف

جماعت غوثیہ مجددیہ اشاعت الاسلام پاکستان و برطانیہ

تمنا ہے تعلیم قرآن عام ہو جائے
سب جھنڈوں سے اونچا پرچم اسلام ہو جائے

ارشاد ربانی:

فَاستَبقوا الخیرات۔

''پس تم نیکیوں میں آگے نکل جاؤ۔''

ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر.

''تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیے جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلائے۔''

ضرورت جماعت

دورِ حاضر میں پھیلتی ہوئی بے دینی وفحاشی ہر خاص وعام کے لئے باعث تشویش ہے۔ پڑھا لکھا طبقہ ناول، ڈرامے، فلمی گیت، من گھڑت کہانیاں قصے پڑھ پڑھ کر اپنے آپ کو تباہ کر رہا ہے۔ چونکہ جو چیز پڑھی جائے وہ اپنا اثر چھوڑتی ہے۔ دوسری طرف گھروں بیٹھکوں، دوکانوں، ہوٹلوں کی سجاوٹ اور اس ملک میں برسرِ عام فحش تصویروں کا لٹکانا دعوت گمراہی ہے۔

تیسری سمت ویڈیو، ٹی۔وی کا عام استعمال جس میں اچھے برے کی کوئی تمیز نہیں۔ ہندو، سکھوں، عیسائیوں وغیرہ کی بے دھڑک ننگی اور انتہائی گندی حرکتوں والی فلموں کو دیکھنا جو کھلی شیطانی دعوت ہے۔

Marfat.com

چوتھی طرف اس ملک برطانیہ میں مختلف اقسام و مذاہب کے لوگوں کے رہنے اور ہر قسم کے رسم و رواج کرنے سے نئی مسلمان نسل بے دینی کا شکار ہورہی ہے۔

پانچویں سمت جوئے شراب کے عام اور کھلے اڈوں پر نوجوان پہنچ کر شیطانی خواہشات کا شکار ہورہے ہیں۔ برطانیہ میں ان سمندروں کی ٹھاٹھوں زور آور طوفان جیسی بے دینی و گمراہی کو روکنے اور اصلاح معاشرہ کیلئے ایک ایسی جماعت کی ضرورت تھی جو اللہ و رسول اللہ ﷺ کی رضا کے لئے کام کرے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کے چند بندوں کو یہ توفیق عطا فرمائی اور اس جماعت کا وجود اس ملک میں برسر عام آیا۔ دعاء ہے اللہ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے غیبی طور پر کامیابیوں کے تمام ذرائع کھول دے۔ تاکہ حضور ﷺ کی محبت کے چراغ روشن ہوسکیں اور اطاعت اللہ و رسول اللہ ﷺ آسان ہوسکے۔ آمین ثم آمین

بندہ ناچیز محمد صفدر علی سلیمانی

Marfat.com

جماعت غوثیہ مجددیہ اشاعت الاسلام کے اغراض ومقاصد

نمبرا: بَلِّغُوا عنی ولو آیة کے تحت مذہب حقہ واضح کرنے کے لئے مخصوص انداز میں اشتہارات، پمفلٹ اور کتابیں شائع کرنا، ان کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کرنا تا کہ ہر زبان والا سمجھ سکے۔ اشتہارات مسجدوں، گھروں اور دکانوں میں لگائے جاسکیں۔

نمبر۲: علمائے حق اہلسنت وجماعت کی تقاریر کی کیسٹیں حاصل کر کے ان کو لوگوں تک پہنچانا جو اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے۔

نمبر۳: مناسب مذاکروں کا انتظام کرنا جن میں غیر مذاہب سے مناسب اور موزوں گفتگو ہو سکے۔

نمبر۴: اخبار و رسائل میں اہم شائع شدہ مسائل کو جمع کرنا۔

نمبر۵: نوجوانوں کی تربیت کے لئے مناسب پروگرام بنانا۔

نمبر۶: معیاری لائبریری جس میں مذہب اسلام کا لٹریچر مل سکے قائم کرنا۔

نمبر۷: دوسری اسلامی ،انجمنوں سے رابطہ رکھنا ،ماہانہ چند رسائل منگوانا تا کہ حالات اور موجودہ مسائل کا علم ہو سکے۔

نمبر۸: یہ جماعت خالص اشاعت اسلام کے لئے ہوگی۔

نمبر۹: ماہانہ چندہ فی ممبر ۵ روپے سے ۱۰ روپے اور 5 پونڈ سے 10 پونڈ تک برطانیہ میں ہوگا۔

اپیل: جماعت کے ممبر بن کر اشاعت دین کے معاون بنیں اور ثواب دارین صدقہ جاریہ کی صورت میں حاصل کریں۔

رابطہ کیلئے:

SUFI SAFDAR ALI SULMANI
147-PARKLANE ASTON BIRMINGHAM
B-6 5DE U.K. TEL: 0121-350657

Marfat.com

جماعت غوثیہ مجددیہ اشاعت الاسلام کی مطبوعات (طبع شدہ)

از قلم

الحاج مولانا صوفی ابوالعطا محمد صفدر علی سلیمانی صاحب مدظلہ العالی

☆ سراج السالکین فی نصاح الطالبین (المعروف ہدایات برائے مریدین)
طبع شدہ

☆ جلاء القلوب للنجاۃ العیوب (ختم غوثیہ ختم خواجگان اور دیگر وظائف)
طبع شدہ

☆ احسن الکلام فی سنن خیر الانام (سنتوں کا بیان) طبع شدہ

☆ نسخۃ الشفا لکل داء (دم درود، وظائف کا مجموعہ) طبع شدہ

☆ صداقت اہل سنت و جماعت مع عقائد و اہم مسائل۔ طبع شدہ

☆ الرسالہ فی حقوق العباد و خاتم الضاد (حقوق العباد اور ان کے فائدے)
طبع شدہ

☆ نور الھدیٰ للفاسقین والفاجرین۔ (نوجوانوں کے لئے تحفہ) طبع شدہ

☆ خزینۃ الاخرۃ للنجاۃ والمغفرۃ (برائے تیاری و کامیابی سفر آخرت) طبع شدہ

☆ اظہار الحق فی الحقیقت (مرد حق) (تعارف حضرت بابا سلیمان پارسؒ جہلم)
طبع شدہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جماعت غوثیہ مجددیہ اشاعت الاسلام کی مطبوعات (زیرِ طبع)

ازقلم: الحاج مولانا صوفی ابوالعطاء محمد صفدر علی سلیمانی صاحب مدظلہ تعالیٰ

۱۔ مواعظ القیوم فی ضیاء المعصوم رحمۃ اللہ علیہ۔ (مجموعہ وعظ) زیرِ طبع

۲۔ درس القرآن المبین فی ضیاء نواب الدین رحمۃ اللہ علیہ۔ (زیرِ طبع)

۳۔ بیان تحقیقی درس عشق حقیقی۔ (زیرِ طبع)

۴۔ سی حرفی در عشق حقیقی۔ (زیرِ طبع)

۵۔ عقیدت کے پھول (حضور ﷺ کی نعتوں کا مجموعہ) (زیرِ طبع)

۶۔ کلام زریں درشان کاملین۔ (مجموعہ محامد داوصاف) (زیرِ طبع)

۷۔ اقوال معتبر در اصلاح معاشرہ (دوسو مختلف مسائل پر مشتمل کتاب)

۸۔ فیض العالم فی التحقیق الاسم اعظم (اسم اعظم کی تحقیق) (زیرِ طبع)

۹۔ فیضان زریں در اقوال زریں حصہ اول (مختلف بزرگوں کے اقوالوں کی نصیحتیں) (زیرِ طبع)

۱۰۔ انوار الحق فی توضیح اظہار الحق (سوالات واعتراضات وہابیہ کے جوابات) (طبع شدہ)

۱۱۔ غوغا اہل نجد رتعمیل ارشاد مرشد (آداب مرشد) طبع شدہ

۱۲۔ خبث نجدیت در آئینہ بریلویت (وہابیہ کے سوالات کے جوابات) طبع شدہ

۱۳۔ سنت مصطفےٰ ﷺ (حضور ﷺ کی شب وروز سنتوں کا بیان) طبع شدہ

Marfat.com

Marfat.com

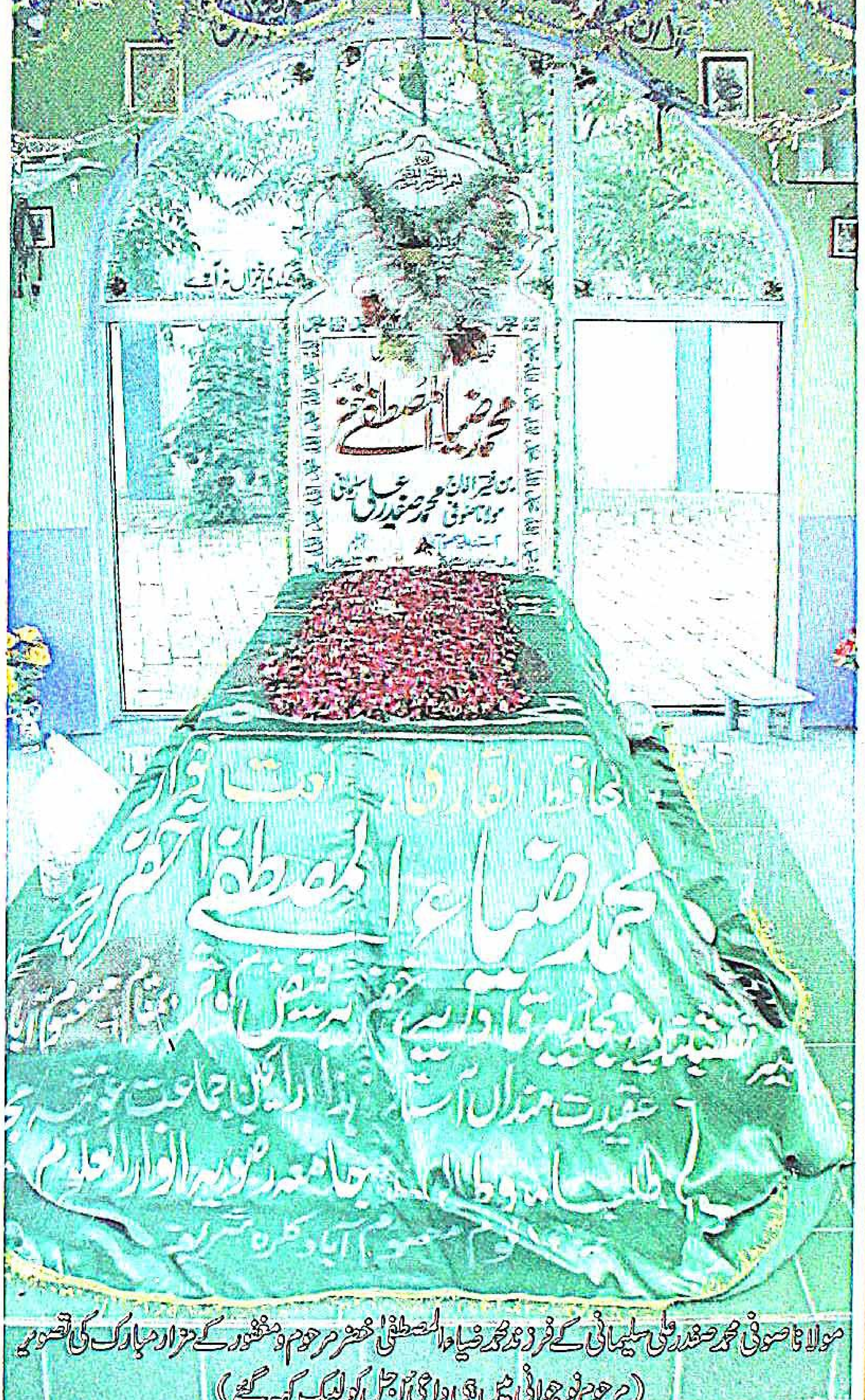

مولانا صوفی محمد صفدر علی سلیمانی کے فرزند محمد ضیاء المصطفیٰ اظہر مرحوم و مغفور کے مزار مبارک کی تصویر
(مرحوم نوجوانی میں ہی داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے)

Marfat.com

اللہ

اقوالِ معتبرہ در اِصلاحِ معاشرہ

المعروف

تُحفۂ نسواںؑ در نصائح دُختراںؑ

مرتبہ

فقیر ناچیز الحاج مولانا صُوفی ابو العطاء محمّد صَفدرؒ علی سیلمانی
فاضل جامعہ عربیہ اسلامیہ محلہ چشتیاں محمّدی چوک جہلم (پاکستان)
خطیب برمنگھم (یو۔کے)

ناشر
جماعت غوثیہ مجددیہ اشاعت الاسلام پاکستان / یو۔کے

Marfat.com